میثم قادری

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا اے ظالم   تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

دیوبندیوں کی عمر بھر کی کمائی اَلْمُہَنَّد کو خاک میں ملانیوالی کتاب

رَادُّ الْمُہَنَّد عَلَی النَّہِیقِ الْاَنْبِہتی الْمُفَنَّد

۱۳۴۵ھ

علمائے دیوبند کی مکاریاں

حضرت شیر بیشۂ سنت

مولانا محمد حشمت علی خان قادری رضوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

باہتمام سید شاہ تراب الحق قادری

ناشر مجلس اتحاد اسلامی کراچی

میثم عباس قادری رضوی

میثم قادری

بحمدہٖ تعالیٰ

یہ رسالہ مبارکہ انبہٹی جی میاں خلیل احمد کی عیاریوں مکاریوں کے دھوئیں بکھیر دینے والا ان کی المہند کو انھیں کے ہاتھوں سے اُن کی اور تمام دیوبندی وہابیوں کی گردنوں پر پھیر دینے والا دیوبندیوں کی مایۂ ناز اور عمر بھر کی کمائی اُن کی کتابوں میں سب سے بڑھ کر چمکتی بھڑکتی المہند کو خاک میں ملا دینے والا اُس کی دجالیوں وکذابیوں سے نقاب اُٹھا دینے والا فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین شریف کی حقانیت کو آفتاب سے زیادہ روشن طور پر دکھا دینے والا دیوبندیوں کے قلعۂ مکر وفریب کو انھیں کے ہاتھوں اُڑا دینے والا

مسمّٰی بنام تاریخی

رادّ المہنّد علیٰ انبہتی المفند

۱۳۵۱ھ

مؤلفہ

ناصر الاسلام حضرت شیر بیشۂ سنت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر شاہ

ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی علیہ الرحمۃ

ملنے کا پتہ

حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی

دکان نمبر ا، رہبر منزل متصل المسلم ویلفیئر سوسائٹی نزد بسم اللہ مسجد

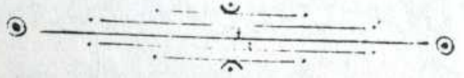
حنفیہ چوک، کھارادر، کراچی نمبر ۲۔





الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدّین کله وکفیٰ بالله شهیدا ؛ والصّلوٰة والسّلامُ الاتمان الاکملان الافضلان الاشرفان علیٰ رسوله الحبیب الذی اصطفاه ربه فجاء بفضل ربه فریداً وحیداً ؛ قامع الکفر والشرك والارتداد والطغیان ومؤسس دین الحق الذی رضیه الملك المنان ؛ نصره ربه اذ یمکر به الذین کفروا باغواء الشیخ النجدی الشیطان ؛ فلم یحصل لهم الا الخیبة والخسران وما رماهم اذ رماهم ولکنّ الله رمیٰ فاذا هم عمیان ؛ ان الذین یبایعونه انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم اذ یبایعونه تحت شجرة الرضوان ؛ الّذی محبّته هی اصل الایمان ؛ لایؤمن احد حتیٰ یکون احبّ الیه من نفسه ووالده والنّاس اجمعین والاموال والولدان ؛ فمن لا یحبّه لایکون فیه مثقال ذرة من الایمان ؛ فد سعرت لاعدائه الذین یؤذونه وینقصونه النیران ؛ وازلفت لخدامه واحبائه الفردوس والجنان ؛ ورب العرش العظیم

لم یوذه من اذاه الا وقد اذی الملك القدوس الجبار الدیّان ؛ فعلیٰ من عابه او اهانه او نقصه لعنة الله والملٰئکة والانس والجن والقرآن ؛ فصلی الله تعالیٰ علیٰ حبیبه سیّدنا محمد سیّد الانس والجان ؛ وعلیٰ اخوانه من الانبیاء والمرسلین سادات المقربین عند الله الرحمٰن ؛ وعلیٰ اٰله الکاملین الواصلین الیٰ اقصیٰ غایات العرفان ؛ وصحبه المکرمین المعظمین الفائزین باعلیٰ درجات الایمان والایقان ؛ وعلیٰ ازواجه الطاهرات امّهات المؤمنین بالاذعان ؛ وعلیٰ اولیاء امته وعلماء ملته الذین هم خدامه وعبیده وهم له الغلمان ؛ وعلینا بهم ولهم وفیهم ومعهم یا الله یا رحمٰن یا حنّان یا منّان ؛ امّا بعدُ فاشهد ان لَآ اِلٰه الا اللّٰه وحده لاشریك له الٰهاً واحداً احداً صمداً فرداً وتراً حیًّا قیّوماً ملکاً جبّاراً الذنوب غفاراً العیوب ستاراً نتقی بها ان شاء الله تعالیٰ من النّیران ؛ واشهد انّ سیّدنا ومولانا مُحَمَّداً عبدهٗ ورسولهٗ ارسله بالهدیٰ ودین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه وکفیٰ باللّٰه شهیداً شهادةً ندخل بها ان شاء الله تعالیٰ مع الرحیل الاول دار الجنان صلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ اٰله وصحبه وابنه وحزبه وامّته وبارك وسلم ؛



میرے پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ناولیں تو بہت دیکھیں ڈرامے بہت ملاحظہ فرمائے۔ افسانے بہت سُنے جھوٹے قصّے بہت دیکھے۔ ایک ذرا ادھر کان لگایئے۔ دیکھئے آپ کا رب العزت جلّ جلالہٗ فرمارہا ہے **فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہ**۔ ارے اللہ کی طرف بھاگو۔ آپ کے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ھَلُمُّوْا اِلَیَّ عَنِ النَّارِ**۔ ارے دوزخ سے بچ کر میری طرف آؤ۔

اب تھوڑی دیر این و آن چنیں و چناں سے **نظر قطع کرکے کلام خدا سنو۔** ارشاد ہوتا ہے۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْکَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ کفار اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے نور کو پورا ہی فرمانے والا ہے۔ اگرچہ کفار کو ناگوار ہو۔ **میرے سُنّی بھائیو!** اللہ کا وعدہ صادقہ ہے کہ اپنے نور کو کامل ہی کردے گا اگرچہ کفار اس کے بجھانے میں جان توڑ کوششیں کریں۔ سعی کرتے کرتے تھک جائیں۔ مرجائیں مٹ جائیں فنا ہوجائیں سڑ جائیں گل جائیں یہاں تک کہ جہنّم میں چلے جائیں لیکن اللہ کا نور تو کامل ہی ہو کر رہے گا۔ جو اس کے بجھانے کا ارادہ کریں انھیں مردودوں کے مونہہ اور داڑھیاں جھلس جائیں گی۔ مشہور ہے کہ جو پاگل چاند پر خاک ڈالے گا۔

چاند کا کچھ نہ ہوگا وہ خاک اُلٹی اسی کی آنکھوں میں جاکر اس کو اندھا بنادے گی میرے بھائیوں کی نگاہوں میں ہجرتِ مقدّسہ کا مبارک واقعہ بسا ہوا ہے کہ شیخ نجدی کے چیلے دارالندوہ میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہونچانے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اُس بہی خواہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدخواہیاں ہورہی ہیں اندر سے دروازہ بند کرلیا ہے اس خیال سے کہ کوئی غیر ہماری ان کارروائیوں پر مطلع نہ ہو۔ اتنے میں دروازہ پر کسی کے پکارنے کی آواز آتی ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہاں کے رہنے والے ہو۔ آواز۔ نجد کا (آپس میں گفتگو ہوتی ہے) ایک مکّہ کا تو ہے نہیں کہ کسی سے کہہ دے گا نجد کا۔ ایک نووارد ہے اندر بلانے میں کیا حرج ہے۔ دوسرا ہاں کیا حرج ہے بلکہ بہت ممکن ہے کہ ہم سے بڑھ کر اس کی رائے ہو (رائے متفق ہوکر آواز دی جاتی ہے) آجاؤ۔ دروازہ سے ایک نہایت موٹا پُرانا بڈھا ڈیڑھ ہاتھ کی داڑھی سر گھٹا ہوا۔ پیشانی پر کالا گھٹّا۔ مقطع صورت۔ ٹخنوں تک کُرتہ۔ ایک ہاتھ داڑھی پر اور ایک زیرِ ناف داخل ہوتا ہے۔ تمام کفارِ مکّہ اہلاً و سہلاً کا شور مچادیتے ہیں۔ اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیفیں پہونچانے پر رائے زنی ہوتی ہے۔ ایک کافر۔ میری رائے ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے دشمنوں کو (معاذ اللہ) قید کیا جائے۔ یہاں تک کہ ہمارے معبودوں کو بُرا کہنا چھوڑدیں۔ **شیخ نجدی** ایں جانب علیہ اللعنۃ کی رائے اس کے خلاف ہے اگر اجازت ہو تو گذارش کروں۔ تمام کفار (یک زبان ہوکر) جلد فرمایئے۔ تکلیف کو رخصت کیجئے۔ **شیخ نجدی**۔ اس صورت میں بنی ہاشم سارے قبائل عرب کو جمع کرکے ان کو چھڑالیں گے۔

تمام کفار۔ بیشک بجا ہے. دوسرا کافر: میری رائے ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کو مکہ سے کہیں باہر بھیج دیا جائے. شیخ نجدی: میں اس کے بھی مخالف ہوں. تمام کفار۔ جلد فرمائیں. شیخ نجدی: یہ تو معلوم ہے کہ ان کی زبان میں کیا تاثیر ہے جو ان کی باتیں سُن لیتا ہے یا ان کی صورت دیکھ لیتا ہے انھیں کا ہو جاتا ہے اس صورت میں اگر لوگوں کو مسخر کر کے مکہ پر قبضہ کر لیں تو بہت ممکن ہے تمام کفار: یا حکیم الامۃ الکفریہ ہم تو آپ کو معمولی شخص سمجھے تھے لیکن فی الواقع ہماری امت کے لئے حکیم ہی نکلے. بالکل درست فرمایا. اب ہم لوگ تو رائے پیش کر نہیں سکتے. آپ ہی کوئی رائے تجویز فرمائیں. شیخ نجدی: واہ، ہی واہ ہیں، یہ لوگ میرے اصلی لقب کو جو خدا کی طرف سے عطا ہوئے ہیں یعنی لئیم الامۃ الابلیسیہ اور رجیم الامۃ النبویہ وہ تو چھوڑ ہی گئے خیر ۔ کفار سے مخاطب ہو کر، ہاں صاحبو! میں رائے دینے کے قابل نہیں۔ آپ حضرات کے اصرار سے ایک رائے پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر ہر قبیلہ سے مسلح جوان جمع ہو کر رات کے وقت ان کے دشمنوں کو قتل کریں یوں ہر قبیلہ پر الزام عائد ہو گا بنی ہاشم تمام قبائل سے لڑ نہیں سکیں گے ناچار خوں بہا پر راضی ہو جائیں گے اور تم سب مل کر ادا کر دینا یوں کچھ کسی پر بار بھی نہ ہو گا تمام کفار۔ واہ واہ شیخ نجدی صاحب خوب رائے بتائی. دار الندوہ کی مجلس ختم ہوتی ہے. شیخ نجدی غائب ہو جاتا ہے اس کی رائے پر تعمیل شروع ہو جاتی ہے.

بعثت اقدس کو تیرھواں سال ہے صفر کی اٹھائیسویں تاریخ ہے شب کے وقت کفار حرم سرائے نبوت کے گرد جمع ہیں اور بے ادبی پر مستعد ہیں مکہ میں

کسی کی رفتار کی آہٹ سنائی نہیں دیتی اور لوگوں کے خراٹوں کی صدائیں آرہی ہیں اتنے میں اللہ جس کا مبارک وعدہ ہے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ٥ اللہ تو اپنے نور کو پورا ہی کرنے والا ہے اگرچہ کفار اپنے غصہ میں مر جائیں وہ اپنے حبیب نور منیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کے لئے اپنا پیام بذریعہ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجتا ہے کہ بعد سلام کے آپ کا حافظ رب العزۃ جل جلالہٗ فرماتا ہے کہ اپنی چادر علی کو اوڑھا کر آپ ابوبکر کو ہمراہ لے کر مدینہ منورہ کو مشرف فرمایئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بلا کر فرماتے ہیں آج کی شب تم میری چادر اوڑھ کر میرے بستر اقدس پر سو رہو کفار تمھارا کچھ نہ کر سکیں گے یہاں کیا عذر تھا بلکہ مقام شکر ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس بستر پر جس پر بارہا وحی نازل ہوئی ہو سونا نصیب ہوتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے جاتے ہیں کفار کو ملاحظہ فرماتے ہیں سورۂ یٰسٓ شریف فھم لا یبصرون تک پڑھ کر کنکریوں پر دم فرما کر کفار کی طرف پھینکتے ہیں یہ کنکریاں تو ایک مٹھی بھر ہیں معلوم ہے کہ کس کے ہاتھ سے پھینکی گئی ہیں ہاں ان کا پھینکنے والا وہ ہاتھ ہے جس میں تمام عالم کی کنجیاں جنت کی کنجیاں نار کی کنجیاں نفع کی کنجیاں ہیں۔ ہاں ہاں! یہ وہ ہاتھ ہے جس کی طرف تمام عالم کی نگاہیں ہیں جس کا نام یَدُ اللّٰہِ ہے جو جارحۂ قدرت الٰہیہ ہے یہ کنکریاں تمام کفار کی آنکھوں میں گھس کر اُن کو اندھا کر دیتی ہیں. حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسلامت ان کے درمیان سے تشریف لے جاتے ہیں شیخ نجدی کے چیلوں کو دکھائی نہیں دیتے ہیں اور بخیریت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کو

مشرف فرماتے ہیں یہاں تو اسی روز کے منتظر ہی تھے فوراً جاں نثاری کو تیار ہو گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے غارِ ثور تک لاتے ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع اپنے یارِ غار کے غار ثور میں تشریف رکھتے ہیں۔ غار کے منہ پر ایک مکڑی آ کے جالا تن دیتی ہے اور ایک جوڑا جنگلی کبوتروں کا غار کے دہانے پر آ کر انڈے دے کر سینے لگتا ہے اب اُدھر توجہ کیجئے۔ کفار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتے کرتے عاجز آ گئے ہیں یہاں تک کہ کاشانۂ نبوت میں ڈھیلے پھینکنا شروع کرتے ہیں کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئیں تمام ڈھیلے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے نازنین مبارک بدن پر لگ رہے ہیں مگر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا یہ خیال کہ مباوا میرے اٹھنے اور باہر جانے سے کفار کو معلوم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہیں اور حضور کی تلاش کریں اور ممکن ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی نہ پہونچے ہوں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے سپر بن گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بڈھا خرانٹ شیخ نجدی داڑھی ہلاتا آ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے ارے خرابی ہو تمھاری۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو کہیں ہیں سے تشریف لے گئے ہیں اور تم اندھوں کو نہ سوجھا۔ تمام کفار دیوار پر چڑھ کر کاشانۂ نبوت میں اترتے ہیں مولیٰ علی اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ تمام کفار خائب و خاسر چلے آتے ہیں لوگوں کو تلاش میں بھیجتے ہیں۔ شیخ نجدی کہتا ہے کہ میرے پیچھے چلے آؤ۔ وہ سب اس کے پیچھے چلتے ہیں یہاں تک کہ غار ثور کے منہ پر لا کھڑا کر دیتا ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ!

کفار پہونچ گئے اگر اپنے پاؤں کو جھک کر دیکھیں تو ہم پر نظر پڑ جائے۔ جاں نثار کی تسلی کو ارشاد عالی ہوتا ہے لا تحزن ان اللہ معنا تم کچھ غم نہ کرو ہمارے ساتھ تو اللہ ہے۔ کفار آپس میں کہتے ہیں یہ غار تو پہلے سے ہم ایسا ہی دیکھتے تھے پھر اگر اس میں جاتے تو جالا ٹوٹ جاتا اور جنگلی کبوتر اڑ جاتے۔ خائب و خاسر چلے جاتے ہیں پیارے بھائیو! اللہ جو فرما چکا ہے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون اللہ تو اپنا نور غالب ہی کرنے والا ہے۔ اگرچہ شیخ نجدی کے اُمتیوں کو ناگوار ہو۔ وہ ظاہر فرما رہا ہے کہ دیکھو ہم اپنے نور منیر بشیر و نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد تلواروں تیروں نیزوں بندوقوں توپوں سے نہیں کرتے بلکہ ایک مٹھی کنکریوں مکڑی کے جالے کبوتر کے انڈوں سے اس کی حمایت کرتے ہیں۔ پیارے برادران گرامی اب میں آپ کو مدینہ منورہ کی مبارک ہوا کھلاتا ہوں۔ ہجرت کا دوسرا سال ہے۔ شنبہ کی شب بارھویں یا تیسری تاریخ رمضان مبارک کی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے عاشقوں جاں نثاروں کو مدینہ طیبہ سے لے کر باہر تشریف لے چلتے ہیں کچھ معلوم ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ساز و سامان و لشکر لے کر برآمد ہوتے ہیں کل تین سو تیرہ آدمی ہمراہ رکاب اقدس ہیں ستر اونٹ اور دو یا تین گھوڑے ہیں چھ زرہیں آٹھ تلواریں دو دو تین تین آدمیوں میں ایک ایک اونٹ ہے باری باری سے لوگ سوار ہو رہے ہیں۔ یہ ہے جاہ و حشم ظاہری۔ ابی عتبہ کے کنوئیں پر مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلے پر قیام فرماتے ہیں جاں نثاروں کو ملاحظہ فرماتے ہیں کہ کم ہیں بے سامان ہیں پیارے پیارے نرم و نازک دستِ کرم اپنے ناز اٹھانے والے اپنے چاہنے والے کے حضور اٹھا

دیتے ہیں اور ان کے پیارے پیارے نازک و نرم لب ہائے مبارک جن کی دُعا کبھی رد نہ ہوئی. عرض کرتے ہیں. اے خدا یہ پیادہ ہیں انھیں سوار کردے. یہ بھوکے ہیں انھیں سیر کردے اور برہنہ ہیں ان کو لباس پہنادے اور فقیر ہیں ان کو اپنے فضل سے غنی کردے. کفار کے نوسو پچاس پہلوان آتے ہیں اور ان کے اسباب پر نظر کیجئے سو گھوڑے ہیں سات سو ستر اونٹ ہیں اور سوار پیادے سب زرہ پوش ہیں. گانے والی عورتیں. بجانے کے ساز ساتھ ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میدانِ بدر میں تشریف لاتے ہیں جاں نثاروں کا امتحان لیا جارہا ہے ارشاد ہورہا ہے آج تو مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے نکالے ہیں سب عرض کرتے ہیں یارسول اللہ! ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہ جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لڑائی کا حکم دیا تو سب نے بے ساختہ کہہ دیا اذھب انت وربك فقاتلا انا ھھنا قاعدون آپ اور آپ کا رب جائیے اور لڑیئے. ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے بلکہ ہم یوں عرض کرتے ہیں اذھب انت وربك فقاتلا انا معکما مقاتلون آپ اور آپ کا رب مدد فرمائے ہم آپ کی مدد پر لڑیں گے تبسم فرمایا جاتا ہے اور خرمنِ عصیاں پر بجلی گراکر خاک سیاہ کردیا جاتا ہے. جاں نثاروں کے دلوں کو صبر و سکون سے پُر کردیا جاتا ہے خیر اب وہ وقت آگیا ہے کہ شہدار کو حوران جنت دوڑ کر اپنی گود میں لے لیں جنت شہدار کے لئے سجائی گئی ہے دوزخ ان کے مقتولین کفار کے واسطے بھڑکائی گئی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف بندی فرمارہے ہیں مبارک ہاتھوں میں ایک لکڑی ہے سواد بن غزنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صف سے آگے کھڑے ہیں.

اپنے مبارک ہاتھ سے وہ لکڑی سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ پر مارتے ہیں (اس مارنے کا مزا اور سرور حضرت سواد ہی خوب جانتے ہوں گے) اور فرماتے ہیں اے سواد برابر ہو. سواد. یارسول اللہ! آپ نے ایک درد دینے والی ضرب مجھے ماری اور اللہ نے آپ کو حق انصاف عدل کے ساتھ بھیجا ہے مجھ کو قصاص دیا جائے (خدا کو معلوم ہے کہ اس درد کا مزا کیسا ہوگا) جامۂ اقدس سینۂ اقدس سے ہٹادیا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے قصاص لے. سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا منہ سینۂ اقدس پر رکھ دیتے ہیں اور بوسہ لیتے ہیں ارشادِ عالی ہوتا ہے یہ کیا کیا. سواد یہ آخر وقت ہے میں اسی وقت شہید ہوں گا. میں نے چاہا کہ آخر وقت میں میرا بدن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدن اقدس سے ملے. عاشق جاں نثار کو دعا فرمائی جاتی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے یار غار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عریش میں جلوہ افروز ہوتے ہیں. جنگ شروع ہوتی ہے. نورِ الٰہی کے بجھانے والوں کی کثرت ملاحظہ فرماکر اپنے چاہنے والے وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ فرمانے والے کی جناب میں روبقبلہ ہوکر عرض کرتے ہیں. اے خدا تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کر. اے خدا اگر ان تھوڑے سے مسلمانوں کی مدد نہ کرے گا اور یہ شہید ہوجائیں گے تو روئے زمین پر تیرا پوجنے والا کوئی باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ دعا میں مبالغہ فرمایا جاتا ہے کہ چادر مقدس گر پڑتی ہے. صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چادر اٹھاکر دوشِ مبارک پر ڈال دیتے ہیں اور حضور کو اپنی بغل میں لے کر عرض کرتے ہیں یارسول اللہ! اب دعا کو موقوف فرمائیے.

جو آپ نے طلب فرمایا ہے کافی ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا ہی فرماتا ہے اتنے میں سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غنودگی آجاتی ہے لحظہ بھر کے بعد بیدار ہوکر تبسم فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں اے ابوبکر خدا کی نصرت آگئی یہ ہیں جبرئیل اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے اور ان کے اگلے دانتوں پر غبار پڑا ہوا۔ جنگ میں ایک ہوا تیز چلتی ہے اور جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہزار فرشتے ساتھ لے کر نورِ الٰہی کی حمایت کو آگئے ہیں پھر اسی طرح دوسری ہوا تیز چلتی ہے اور میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہزار فرشتے لے کر آتے ہیں پھر ایک اور ہوا ویسی ہی چلتی ہے اور اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آتے ہیں کفار کے سر جدا ہو رہے ہیں اور مارنے والا نظر نہیں آتا۔ مسلمانو! کفار نورِ الٰہی کے بجھانے کو بڑے ساز و سامان سے آتے ہیں کچھ کم ہزار آدمی جنگجو پہلوان اور چاہتے ہیں کہ نورِ الٰہی کو بجھا دیں لیکن خدائے برحق جس کا وعدہ صادقہ ہے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ؁ اللہ تو اپنے نور ہی کو کامل فرمائے گا اگرچہ کفار اپنے غم و غصہ میں گھٹ گھٹ کر مر جائیں۔ خدائے برحق اپنے نور کے اِتمام کو تین ہزار فرشتے بھیج کر مدد فرماتا ہے اور کفار کے منہ جھلس جاتے ہیں ستر کفار قید اور ستر شرفائے قریش جہنم رسید ہوتے ہیں تمام مال و اسباب اونٹ گھوڑے رسد غلہ مسلمانوں کی مِلک بنا دیا جاتا ہے یہ کیا ہے یہ اسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا جلوہ ہے اچھا اب ادھر ملاحظہ ہو۔

ہجرت کا گیارھواں سال ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسندِ خلافتِ راشدہ پر جلوہ افروز ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظاہری آنکھوں سے

چھپے ہوئے دو تین مہینے ہوئے ہیں تمام قبائل عرب میں ارتداد کی آگ ایسی لگی ہوئی ہے کہ الامان الحفیظ ایک طرف سجاح مدعیۂ پیغمبری ہے تو دوسری طرف یمامہ میں مُسیلمہ کذاب مدعیٔ نبوت تیسری طرف طُلیحہ بن خویلد منکرِ زکوٰۃ غرضیکہ ہر چہار طرف بلائے ناگہاں پھیل گئی ہے اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح نورِ الٰہی کو بجھا دیں کہ وہ خدائے برحق جس کا وعدہ حقّہ ہے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اللہ تو اپنے نور کو روشن ہی فرمائے گا اگرچہ کفار کو برا لگے وہ خدا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات پر مقرر فرماتا ہے کہ نورِ الٰہی کے بجھانے والوں کو اسی نور کے شرارے سے بھسم کر دیں چنانچہ ویسا ہی ہوتا ہے اور تمام مرتدین یا توبہ کرتے ہیں یا جہنم میں مکان تیار کرلیتے ہیں یہ کیا ہے یہ اسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ ہے اور آیئے ملاحظہ ہو کہ فلسفۂ یونانیہ مسلمانوں میں شائع ہوتا ہے اس کی وجہ سے مذاہبِ باطلہ کا شیوع ہوتا ہے سیکڑوں مذاہب برساتی کیڑوں کی طرح نکل پڑتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نورِ الٰہی کو بجھا دیں کہ اللہ جو فرما چکا ہے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اللہ تو اپنے نور کو غالب ہی فرمائے گا اگرچہ کفار کو ناگوار ہو۔ وہ اپنے بندوں متکلمین عظام کو نورِ الٰہی کی حمایت کے لئے کھڑا کر دیتا ہے کہ انھیں کا فلسفہ انھیں کے منہ پر پٹک دیتے ہیں اور سارے فلسفہ کو باطل کر کے دکھا دیتے ہیں یہ کیا ہے۔ یہ اسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ ہے اب آیئے میں آپ کو ۴۹۱ھ سے ۵۲۲ھ تک کا منظر دکھاتا ہوں تمام اقوامِ یورپ متفقہ قوت سے جمع ہوکر اسلام کے مقابل آئے ہیں اور بہت کچھ فتوحات بھی حاصل کی ہیں۔ اسلام میں تنزل

آگیا عیسائی اقوام چاہتی ہیں کہ نور الٰہی کو بجھادیں کہ یکایک خدائے برتر و بر حق فرما چکا ہے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اللہ تو اپنا نور کامل فرمائے گا اگرچہ کفار کو برا معلوم ہو۔ وہ سلطان عماد الدین زنگی کو اسلام کی خدمت پر مقرر فرماتا ہے تمام عیسائی اقوام کے دانتوں پر پسینہ آجاتا ہے اور تمام عیسائی اقوام مغلوب ہو جاتی ہیں۔ اسلام کا عروج ہوتا ہے یہ کیا ہے یہ اسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ ہے اور ملاحظہ ہو سنہ ۶۰۶ھ ہے تاتاری وحشی قوم اسلام پر حملہ آور ہوتی ہے یہ لوگ ایسے سنگدل ہیں کہ ان کا بادشاہ چنگیز خاں یہ کہا کرتا ہے کہ دھوپ میں آدمیوں کے خونوں کی دھاریں اڑتی ہوئی میرے دل کو نہایت اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ ان کو رسد کی ضرورت نہیں جہاں کہیں لڑائی ہوئی آدمیوں کا گوشت بھون بھون کر خود کھا گئے اور رانیں گھوڑوں کو ڈال دیتے ہیں وہ رانوں کو چبا جاتے ہیں۔ اللہ اکبر ایسا سخت حادثہ واقع ہوتا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی بنا کیونکر ہوئی اس کی تشریح کروں۔ مسلمانو! واقعہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد تھا کہ اترکوا الترک ما ترکوکم۔ تاتاریوں سے چھیڑ مت کرو جب تک وہ تم سے مزاحم نہ ہوں۔ ان دنوں میں وسط ایشیا کا سلطان جلال الدین خوارزمی ہے چینی تجار کی آمد و رفت اس کے ملک میں ہے۔ محمد خوارزم شاہ نے چند چینی تاجروں کو قید کر کے ان کا مال و اسباب بیچ ڈالا چنگیز خاں نے حکم بھیجا کہ ان کا مال ان کو دیکر چھوڑ دو۔ سلطان جلال الدین نے ان قاصدوں کو داڑھیاں منڈوا کر

نکال دیا۔ اب کیا تھا بلائے ناگہانی کی طرح تاتاری ٹوٹ پڑے خوارزم شاہ تو کہیں غائب ہے نہیں معلوم کہ زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے بچے بوڑھے جوان عورتیں سب کو قتل کیا جا رہا ہے سمرقند مارندراں رے ہمدان قزوین وربند شروان خفچاق روس خراساں فرغانہ اور ترمذ بخارا مرو نیشاپور خوارزم موصل سنجار خلاط بغداد مقدس شام وغیرہ تمام بلاد اسلامیہ برباد کئے جا چکے ہیں ہزار ہا اولیاء و علماء و فضلاء شہید کئے گئے ہیں ٹڈی دل کی طرح تمام مقامات میں غلبہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ تاتاری چاہتے ہیں کہ نور الٰہی کو بجھادیں۔

آخر مصر پر حملہ کرتے ہیں ۶۵۸ھ کا زمانہ ہے ۲۵ رمضان ہے جس مقام پر جالوت سے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لڑائی ہوئی تھی اور جالوت کو جہنم رسید کر دیا تھا اسی مقام پر خاندان ملوکان سے لڑائی ہوتی ہے کہ یکایک خدائے قدوس جو فرما چکا ہے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اللہ تو اپنے نور کو کامل ہی فرمادے گا اگرچہ کفار اپنے غیظ میں جل جائیں وہ خدا خاندان ملوکیہ کو ان پر غلبہ دیتا ہے اور تاتاریوں کا قدم پیچھے ہٹتا ہے دمشق وغیرہ مسلمانوں کے قبضے میں آتا ہے اور آگے تشریف لے چلئے ۶۶۳ھ ہے تاتاریوں کی فتوحات کامل ہو چکی ہیں اور چین سے لے کر مصر اور سندھ سے لے کر پولینڈ واقع روس تک ان کے تسلط کا ڈنکا بجنے لگا کسی کو چون و چرا کی طاقت نہیں ہے ہر وقت یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ دیکھیں کس وقت اسلام چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں۔

ناگاہ خدائے جبار جل جلالہ جس کا فرمان واجب الاذعان ہے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اللہ تو اپنے نور کا غلبہ ہی ظاہر فرمائے گا اگرچہ کفار کو غصہ کی آگ جلا کر خاک کر دے وہ خدا اس مایوسی کے عالم میں اپنی نور کی شعاعیں چاروں طرف پھیلانا شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ ۷۰۳ھ آگیا ہے خدابندہ خربندا بن ارغد تخت نشین ہوتا ہے اور مسلمان ہو کر اسلام کو رواج دیتا ہے اور اس کا لقب غیاث الدین مقرر ہوتا ہے۔ تاتاری مسلمان ہونا شروع ہوتے ہیں اور تاتار میں اسلام شائع ہو رہا ہے یہ کیا ہے یہ اسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ ہے۔

اب میرے پیارے برادران گرامی اس چودھویں صدی کا منظر ملاحظہ ہو فرقہ دیوبندیہ خذلہم اللہ تعالیٰ اس بات کی کوشش میں ہے کہ نور الٰہی کو اپنے مونہوں سے بجھا دے خدا کو صاف لکھ دیا کہ معاذ اللہ اس کا جھوٹا ہونا درست ہو گیا اور اس کو صراحۃً جھوٹا کہنے والا مسلمان سُنّی صالح ہے اس کو کوئی سخت لفظ نہ کہنا چاہیئے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صراحۃً لکھ دیا کہ شیطان سے کم علم رکھتے ہیں ان کو اتنا ہی علم ہے جتنا ہر پاگل چوپائے کو ہوتا ہے انھوں نے اُردو زبان مدرسۂ دیوبند سے سیکھی انھوں نے گنگوہی کے لئے روٹی پکائی۔ ان کا مرتبہ اتنا ہی ہے جتنا بڑے بھائی کا۔ ان کا ذکر میلاد اگرچہ بروایات صحیحہ ہو بدعت سیئہ ہے کنہیا کے جنم کی مثل بلکہ اس سے بدتر ہے نماز میں ان کا خیال آنا بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے خدا کے آگے ان کا مرتبہ چوہڑے

چمار بلکہ ذرّے سے بھی کمتر ہے۔ یکایک خدائے برتر و برحق جس کا ارشاد عالی ہے کہ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اللہ تو اپنے نور کو غالب ہی کر دے گا اگرچہ کفار کتنے ہی جلیں وہ اپنے نور کی حمایت کے لئے اپنے ایک خاص بندے کو کھڑا کر دیتا ہے جو ایک ہی حملہ میں ان کا قلع قمع فرما دیتا ہے حرمین طیبین میں ان کی تذلیل و تکفیر ہوتی ہے تمام علمائے کرام حرمین شریفین اس کی مدد کرتے ہیں اس کو اپنا امام سردار مجدد مانتے ہیں اس سے اجازتیں حاصل کرتے ہیں اور دیوبندیوں کی نسبت نام بنام تحریر فرماتے ہیں کہ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان دیوبندیوں کی ان باتوں پر مطلع ہو کر ان کو کافر ہونے ان کے عذاب دیئے جانے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے یہ کیا ہے یہ اسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ ہے کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف طبع ہو چکی ہے مطبع اہلسنت بریلی سے بہ قیمت ۲۵ روپے مل سکتی ہے اس کی تعریف کیا ہو سکے ہاں ہاں! اس بندۂ برگزیدۂ خدا کا نام لیا جاتا ہے منکروں سے کہہ دو کہ اپنے کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں ٹھونس لیں ورنہ ان کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے حاسدوں سے جتا دو کہ اندھے بہرے بن جاؤ ورنہ اُس کے مبارک نام کی ہیبت سے تمہارے کلیجے شق ہو جائیں گے وہ کون ہے ہاں ہاں! وہ وہ ہے جس کا نیزۂ قلم یادگار ذوالفقار اس کا ایک ایک جملہ صولت فاروقیہ کا پرتو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا عاشق سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا نائب سلطان الہند خواجہ

غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا جانشین وہ دین و سُنّت کا حامی اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کر دینے والا کُفر کے قلعوں کو ڈھا دینے والا حامل لوائے قادریت موصل بارگاہِ غوثیت صاحب حجت قاہرہ. آیتِ الٰہیہ باہرہ مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملتِ طاہرہ سیدنا و مرشدنا و ملاذنا و معاذنا وکنزنا و ذخرنا الیومنا وغدنا اعلحضرت عظیم البرکۃ مولوی حاجی قاری مفتی مولینا محمد احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومتع اللہ الاسلام والمسلمین برکاتہم. اللہ تعالیٰ اس کا بول بالا کرے اس کے اعداء کا منہ کالا کرے اس کے غلاموں کی نصرت غیب سے فرمائے. ہم کو اس کے مُبارک قدموں پر قربان کر دے. قیامت کے دن ہمارا حشر اس کے گروہ میں کرے. اس کے پیچھے پیچھے ہم کو بھی جنت میں داخل کرے اس کی اولاد میں وہ چراغ روشن فرمائے جو عالم کو ہمیشہ روشن و تاباں کرتے رہیں اور نور الٰہی کے بجھانے والوں کی سرکوبی کرتے رہیں. آمین

قصیدۂ مدحیہ در شانِ اقدس حضور پُرنور اعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معروضہ فقیر سگ بارگہ بغداد عبید الرضا محمد حشمت علی خاں رضوی لکھنوی غفرلہ

اے سُنّیاں را مقتدا یا سیدی احمد رضا — بر کافراں تیر قضا یا سیدی احمد رضا
اے ہادئ راہ ہدیٰ یا سیدی احمد رضا — وے عارف ذات خدا یا سیدی احمد رضا
بر مصطفےٰ جانت فدا یا سیدی احمد رضا — اے عاشق غوث الوریٰ یا سیدی احمد رضا
صمصام حق شیر بے یا سیدی احمد رضا — وے شیر شیران خدا یا سیدی احمد رضا

شکوٰۃِ نور کبریا یا سیدی احمد رضا — مرآۃ حسن مصطفےٰ یا سیدی احمد رضا
اندھوں کو بینا کر دیا بہروں کو شنوا کر دیا — دین نبی زندہ کیا یا سیدی احمد رضا
ہم کو ملا تجھ سے شہا واللہ حق کا راستہ — موصل الی الحق تو ہوا یا سیدی احمد رضا
تیری مبارک روشنی پھیلی ہوئی ہے چار سو — اے طمع شمع من رائے یا سیدی احمد رضا
جتنے اٹھا یا سر ترے آگے ہوا وہ سرنگوں — حامی ترا شیر خدا یا سیدی احمد رضا
کفار کوشش کر رہے تھے دین کے اعدام کی — ان کو فنا تو نے کیا یا سیدی احمد رضا
شمشیر تیری اٹھ گئی اعدائے دیں غارت ہوئے — اے یادگار مرتضےٰ یا سیدی احمد رضا
چکڑالویت رفض و نیچر نجدیت مرزائیت — سب پر تو ہے برق فنا یا سیدی احمد رضا
بھاگے ترے آگے سے کیسے دم دبا کر سب خبیث — محشر نما حملہ ترا یا سیدی احمد رضا
یا سیدی یا مرشدی یا مالکی یا شافعی — اے دستگیر رہنما یا سیدی احمد رضا
اچھلی تھی ندوہ جھوم کر دیں کے مٹانے کو شہا — اس کو دیا تو نے مٹا یا سیدی احمد رضا
القاب ملتے ہیں مجدد سید و فرد و امام — کعبے سے تجھ کو برملا یا سیدی احمد رضا
کی تجھ سے بیعت عالمانِ کعبہ و طیبہ نے شاہ — یہ تیرا عز و اعتلا یا سیدی احمد رضا
الدولۃ المکیہ سے ہے فضل تیرا آشکار — دس گھنٹے میں اسکو لکھا یا سیدی احمد رضا
یاد آتا ہے اللہ رویت سے ولی اللہ کی — فرماتے ہیں خیر الوریٰ یا سیدی احمد رضا
جس وقت دیکھا تیرا جلوہ یاد اللہ آگیا — وہ ہے تری پیاری ادا یا سیدی احمد رضا
ہے عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ ضرور — رحمت ہوئی جب کہہ دیا یا سیدی احمد رضا
علم شریعت میں امام اعظم اپنے وقت کا — تو ہے نہیں اس میں خفا یا سیدی احمد رضا
فیض و علوم معرفت میں یادگار غوث ہے — تو بیشک و بے امترا یا سیدی احمد رضا

شیرِ ہدایت[1] سے سُنے جتنے ترے فضل و کمال
دیکھا تجھے ان سے سوا یا سیدی احمد رضا

سجّادہ نشین غوث ہے از فضل ربِ مصطفیٰ
کرِ قادری صدقہ عطا یا سیدی احمد رضا

اچھے میاں کے صدقے میں اچھا بُرے کو بھی تو کر
داتا ترا نوری بھلا یا سیدی احمد رضا

آلِ رسول احمدی کے صدقے میں یا مرشدی
بندہ مجھے اپنا بنا یا سیدی احمد رضا

صدقے میں نور اللہ کے تو نور سر تا پا بنا
دے ڈال صدقہ نور کا یا سیدی احمد رضا

تیرے مقدس ہاتھ میں میں نے دیا ہے اپنا ہاتھ
رکھ لاج اس کی سرورا یا سیدی احمد رضا

جب جاں کنی کا وقت ہو اور رہزنی شیطاں کرے
ایماں مرا اس سے بچا یا سیدی احمد رضا

لب پر خدا کی یاد ہو دلِ مصطفیٰ آباد ہو
ہو قلب میں تیری ولا یا سیدی احمد رضا

روزِ قیامت لوگوں میں جب شور رستاخیز ہو
دامن میں لے اپنے چھپا یا سیدی احمد رضا

چل اے عبیدِ کمترین آ بخشوا دیں تجھ کو ہم
یوں حشر میں دینا ندا یا سیدی احمد رضا

اللہ فرمائے مدد تیری ہمیشہ غیب سے
اعدا ترے سب ہوں فنا یا سیدی احمد رضا

صدیق و فاروق و غنی حیدر رہیں تیرے حفیظ
سبطین حافظ دائما یا سیدی احمد رضا

اہلِ سنن پر تیرا سایہ دائم و قائم رہے
منکر پہ ہو قہرِ خدا یا سیدی احمد رضا

باغ رضا پھولا پھلا یارب رہے تا روزِ حشر
نکلی ہے دل سے دُعا یا سیدی احمد رضا

احمد پہ ہو رب کی رضا احمد کی ہو تجھ پہ رضا
اور ہم پہ ہو تیری رضا یا سیدی احمد رضا

تیرا عبید پُر خطا ہیں تو ہے عبد المصطفیٰ
اور مصطفیٰ عبدِ خدا یا سیدی احمد رضا

[1] یعنی حضرت شیر بیشہ سنت سیف اللہ المسلول مولانا شاہ محمد ہدایت الرسول رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ۱۲۔

خیر اب تمام فرقہ دیوبندیہ پر ہر جانب سے تھُتکار پڑنے لگی ہر شخص علانیہ جیسا کہ حکم اسلام تھا. کافر مرتد کہنے لگا. اب اس کتاب کا جواب کس سے ہو سکے وہ تو الٰہی تلوار محمدی صمصام ہے ان کلماتِ ملعونہ سے توبہ شائع کریں یہ کس کو توفیق اس کا جواب دے. یہ کس میں ہمت ناچار جاہلوں کے چھلنے کو یہ کتر گانٹھے تمام دیوبندی کنبہ اس بات پر آمادہ ہوا کہ کسی طرح ان قاہر ضربات سے کھوپڑی تو دم لے اس مقدس برحق فتوائے مبارکہ سے جان تو بچے لہٰذا یہ کید فریب کئے کہ چھپی چھپائی کتابوں سے منکر ہو جائیں کہ نُو ہم نے یہ کہا ہی نہیں. ہماری کتابوں میں وہ عبارتیں ہیں ہی نہیں وہ تو ہمارے استاذ شفیق بڈھے ابلیس لعین نے ہمارے ہیولے میں گھُس کر بک دیا تھا. اس کے لئے چند دغا بازیاں کیں اول تو یہ کہ جب حسام الحرمین شریف کو منہ چڑانے پر آئے تو مصداق آنچہ آدم میکند بوزینہ ہم چند جعلی تصدیقیں بھی جی سے گڑھ لیں خوش قسمتی سے کچھ نام تو معلوم تھے لہٰذا بعض انھیں علمائے کرام کے نام لکھ لئے جو حسام الحرمین شریف کے مقرظ و مُصدّق ہیں اور بعض اُن کے جو دیوبند کے پڑھے ہوئے وہاں جا کر بسنے لگے ہیں. دوسرے یہ کہ جنھوں نے اپنی تقریظ سے رجوع فرمائی. اُن کی تحریروں کو بھی داخل کر لیا کہئے یہ کون سی دیانت ہے ۵۵ دیکھو کہ مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی نے اپنی تقریظ واپس کر لی مگر نقل موجود طرفہ یہ کہ واپسی کا اقرار بھی ہے چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد. تیسرے یہ کہ ہر شخص بداہتہً جانتا ہے کہ سوال کے موافق جواب ہوتا ہے

فرض کیجئے کہ انبہٹہ کے کسی وہابی نے سُنّیوں کی مسجد سے چوری کی. زید عالم سُنّی نے قطع یہ کا فتویٰ دیا اس پر عمرو وہابی بکر سُنّی کے پاس جاکر تقیہ کہے کہ انبہٹی صاحب پر چوری کی جھوٹی تہمت رکھی گئی ہے. زید کو معلوم تھا پھر بھی قطع ید کا فتویٰ دے دیا کیا بکر نہ کہے گا کہ انبہٹی بری کیا جائے اور زید کا فتویٰ غلط ہے **یا فرض کیجئے** ایک دیوبندی مہادیو کی بندگی لنگ جلہری کی پوجا کرے اور کسی مفتی کے آگے جاکر یہ کہے کہ میں ایک اللہ کو مانتا اور نبی کو برحق جانتا اور شرک سے بیزار ہوں کیا وہ اسے مسلمان نہ کہہ دے گا مگر اس کا کہنا کیا کام آئے گا جبکہ اس دیوبندی کے گھر میں مہادیو اور بت رکھے ہیں اور وہ اب تک انھیں سجدہ اور ڈنڈوت کئے جاتا ہے تو بالفرض اگر علمائے حرمین شریفین کی واقعی تقریظیں بھی ہوتیں تو اُن کی کیا خطا آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ انبہٹی جی نے عبارات ملعونہ کی کایا پلٹ عقائد وہابیہ سے کان پر ہاتھ دھر لیتا یہاں تک کہ خود اپنے عقیدے والوں کو کافر مرتد خارج از اسلام لکھ دیتا غرض کتنے مکر وفریب کئے ہیں اس کام کے انجام دینے کے لئے مہینوں طائفے بھر میں ڈھونڈھا گیا کہ کوئی ایسا جیوٹ منچلانہ ملا کہ اپنے ہی عقیدے والوں کو کافر مرتد خارج از اسلام بھاتا ہو. ناچار اپنا اگوا میاں انبہٹی جی کو بنایا کہ تم ابھی ٹانٹھے ہو. گنگوہی جی تو ہار بول گئے بھتانوی جی اپنے اساتذہ کو جاہل کہہ بھلگے دوسرے یہ کہ اُن کے سر پر حسام الحرمین ہی کا وہ زخم کاری

ہے جس سے اب تک کھوپڑی سہلا رہے ہیں تمھاری کھوپڑیہ شریفہ البتہ اس لائق ہے کہ دو چار ضربیں سہ سکو. اس وقت ایک تحریر پُرمکر و تزویر فقیر کے زیرِ مشق رد ہے جس کا نام **التلبیسات لدفع التصدیقات** ہے. یہ ایک مُجمل عبارت ہے تفسیر یہ ہے التلبیسات الدیوبندیات الکاذبات الملعونات لدفع التصدیقات المکیات المدنیات الصادقات المصدوقات یعنی دیوبندیوں کی تمامتر مکّاریاں عیاریاں حرمین طیبین کی اُن تصدیقات مبارکہ کے مقابلہ میں جو اُن کے کفر پر ہوئیں اور اُس کا عرف المفند علی المہند اس عبارت میں دونوں صفتوں کے موصوف محذوف ہیں اصل یوں ہے الدیوبندی المفند علیٰ حسام الحرمین المہند یعنی دیوبندی بڈھا خود اس تلوار کی دھار پر بیٹھتا ہے جو حرمین میں مصقل ہوئی اور دراصل ہندوستان کی بنی ہوئی ہے خیر الاسماء تنزل من السماء، بات یہ ہے کہ فقیر نے اپنے بھولے بھائیوں کی آگاہی کے لئے اس کی مکاریاں غداریاں عیاریاں کذابیاں بے ایمانیاں کھولنے کا بیڑا اٹھایا ہے. فاقول و باللہ التوفیق.

(۱) تمام وہابیوں دیوبندیوں غیرمقلدوں کے امام اسمٰعیل دہلوی

لہ یہ فقیر اپنی طرف سے نام نہیں رکھتا بلکہ خود نام ہی یہ ہے چنانچہ اس شکل پر لکھا ہے. (المہند علی المفند) معروف (التصدیقات لدفع التلبیسات)

اور قاعدہ ہے کہ اس طرز کی عبارت نیچے سے اوپر کو پڑھی جاتی ہے. چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر اقدس کی شکل یوں تھی (محمد رسول اللہ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

نے اپنی تقویت الایمان مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۱۲ پر لکھا۔
کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا جانور چڑھائے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جائے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھائے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے۔ رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کر بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے اس کو اشراک فی العبادۃ کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ مسلمانو! یہ تقویت الایمان کی اصل عبارت ہے۔ اب ملاحظہ فرمائیے امام الوہابیہ نے اس ایک ہی عبارت میں مسلمانوں پر کس قدر شرک کے فتوے دیئے ۱ جو شخص کسی نبی ولی کی سچی قبر کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو وہ مشرک ۲ جو کسی نبی ولی کی قبر کی زیارت کے لئے دور سے سفر کر کے جائے

وہ مشرک ۳ جو کسی نبی ولی کی قبر پر روشنی کرے وہ مشرک ۴ جو کسی ولی کے مزار پر غلاف ڈالے وہ مشرک ۵ جو کسی نبی ولی کے مزار پر چادر چڑھائے وہ مشرک ۶ جو کسی نبی ولی کے مزار سے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں ادب کے لئے مزار کو بغیر پیٹھ کئے ہوئے چلے وہ مشرک ۷ جو کسی نبی ولی کی قبر کو بوسہ دے وہ مشرک ۸ جو کسی نبی ولی کی قبر کو مورچھل جھلے وہ مشرک ۹ جو کسی نبی ولی کی قبر پر شامیانہ کھڑا کرے وہ مشرک ۱۰ جو کسی نبی ولی کی درگاہ کی چوکھٹ کو بوسہ دے وہ مشرک ۱۱ جو کسی نبی ولی کی قبر پر ہاتھ باندھ کر کچھ عرض کرے وہ مشرک ۱۲ جو کسی نبی ولی کی قبر پر کسی قسم کی کوئی مراد مانگے وہ مشرک ۱۳ جو کسی نبی ولی کے مزار کی خدمت کے لئے مجاور بن کر وہاں رہے وہ مشرک ۱۴ جو کسی نبی ولی کے مزار کے ارد گرد کے جنگل کا ادب کرے وہ مشرک پھر صاف صاف کہا کہ اگر انبیائے کرام و اولیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بندہ خدا کا مخلوق سمجھا اور یہ جان کر کہ ان کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ان کے ساتھ یہ معاملہ کرے وہ بھی مشرک پھر اس گستاخ بے ادب کی سرکشی دیکھئے انبیاء و اولیاء خدا کے محبوبوں کے ساتھ بھوت پری کو ملاتا ہے خیر ان تمام باتوں پر قیامت کبریٰ تو رسالہ مبارکہ کشف ضلال دیوبند میں دیکھئے یہاں تو یہ گزارش کہ امام الوہابیہ نے صاف صاف کسی نبی کی سچی قبر کی زیارت کرنے کے لئے دور سے سفر کر کے جانے والے کو مشرک کہا تو معلوم ہوا کہ سارے کے سارے وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کا یہی دھرم ہے کہ حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت کرنے کے لئے سفر کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہونا شرک ہے اب انبہٹی جی کی التلبیسات لدفع التصدیقات معروف بالمہند میں سخت ناپاک تلبیسیں دیکھئے چلاجال گڑھا کیا فرماتے ہو شدّ رحال (یعنی دور سے سفر کرنے) میں سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے پھر اس کا جواب گڑھا کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین ہماری جان آپ پر قربان اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شدِّ رحال اور بذلِ جان و مال (یعنی سفر کرنے اور جان و مال کے خرچ کرنے) سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اس کے چند سطر بعد لکھا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی چاہیئے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب سو یہ قول مردود ہے پھر چند سطر بعد لکھا اسی مبحث میں ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین قدس سرہ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہے[1] جس میں مولانا نے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ڈھادی. دیکھئے انبہٹی جی نے اس مسئلہ میں کس قدر فریب کئے تقویۃ الایمان کی اصل عبارت نہیں پیش کی امام الوہابیہ نے جس بات کو شرک لکھا اُسے اعلیٰ درجہ کی قربت (عبادت) نہایت ثواب جنت کے درجے حاصل ہونے کا سبب بلکہ واجب کے قریب لکھا.

[1] یہ رسالہ ترجمہ کے ساتھ ادارہ ھذا نے شائع کیا ہے - ناشر

صاف صاف وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین کے امام کے قول کو مردود لکھا مفتی صدر الدین صاحب دہلوی جنھوں نے امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کا رد کیا انھیں اپنے گروہ کا عالم اور اپنا شیخ المشائخ لکھا. مسلمانو! دیکھو اسی المہند پر تمام دیوبندیوں اور مرتضیٰ حسن دربھنگی ایڈیٹر النجم کا کوروی محمد حسین راندیری احمد بزرگ ڈابھیلی غلام نبی تاراپوری حسین احمد اجودھیاباشی شبیر احمد دیوبندی اشرف علی تھانوی خلیل احمد انبہٹی کو بڑا ناز ہے. ہر موقع پر اسی کو اچھل اچھل کر بڑے فخر سے پیش کیا کرتے ہیں کہ دیکھو ہمارے پاس بھی المہند ہے جو حرمین شریفین کا فتاویٰ ہے. آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس کے پہلے ہی سوال کے جواب میں کیسی ناپاک سات مکاریاں کی گئی ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ. انبہٹی جی اگر بات کے پکّے ہوتے تو یوں جواب دیتے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے پیشوایان وہابیہ کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور کی زیارت کے لئے سفر کر کے مدینہ طیبہ جانا شرک ہے دیکھو ہمارا نیا قرآن تقویت الایمان صفحہ ۱۲ مگر وہ جانتے تھے کہ اگر اصل وہابی دھرم ظاہر کر دیا تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے کفر کے فتوے لگیں گے لہٰذا یوں تقیہ کی ٹھہرائی الا لعنۃ اللہ علی اللکذبین (۲) مسلمانوں میں محبوبانِ خدا سے توسل و استعانت کے چار طریقے ہیں انھیں[1] واسطہ فیوض باری و جارحہ قدرت الٰہی جان کر اُن سے مدد مانگنا ان سے اپنی حاجتیں طلب کرنا ان سے فریاد کرنا. اُن کی قبر سے دور انھیں پکارنا اور کہنا کہ آپ خدا

[1] نیز انور شاہ کشمیری ۱۲

کے پیارے ہیں خدا سے دعا کیجے کہ وہ ہماری حاجت پوری کردے آپ کی قبر کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنا کہ آپ اللہ عزوجل کے محبوب ہیں خدا سے عرض کیجئے کہ ہماری مراد بر لائے۔ اللہ عزوجل سے عرض کرنا کہ تو اپنے فلاں پیارے بندے کے طفیل میری حاجت پوری کردے۔ اب ملاحظہ ہو فتاوی رشیدیہ مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی صفحہ ۹۸ پر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں۔ صاحب قبر سے کہے کہ تم میرا کام کردو۔ یہ شرک ہے خواہ قبر کے پاس کہے خواہ قبر سے دور کہے۔ دیکھئے گنگوہی جی نے پہلی قسم کی استعانت و توسل کو شرک بتایا۔ تقویت الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۲۷ پر امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں۔ جو بعضے لوگ اگلے بزرگوں کو دور دور سے پکارتے ہیں اور اتنا ہی کہتے ہیں کہ یا حضرت تم اللہ کی جناب میں دُعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور پھر یوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ شرک نہیں کیا اس واسطے کہ ان سے حاجت نہیں مانگی بلکہ دعا کروائی ہے سو یہ بات غلط ہے اس واسطے کہ گو اس مانگنے کی راہ سے شرک ثابت نہیں ہوتا لیکن پکارنے کی راہ سے ثابت ہوتا ہے۔ دیکھئے امام الوہابیہ نے توسل و استعانت کی دوسری قسم کو شرک ٹھہرایا اُسی فتاوی رشیدیہ صفحہ ۸۸ پر گنگوہی جی لکھتے ہیں قبر کے پاس جا کر کہے کہ اے فلاں تم میرے واسطے دُعا کرو کہ حق تعالیٰ میرا کام کردے اس میں اختلاف علماء کا ہے مجوز سماع موتی اس کے جواز کے مقر ہیں اور مانعین سماع منع کرتے ہیں سو اس کا فیصلہ اب کرنا محال ہے۔ دیکھئے توسل و استعانت

کی تیسری قسم کو گنگوہی جی نے مختلف فیہ بتایا صاف کہہ دیا کہ اس کا فیصلہ کرنا اب محال ہے یعنی توسل و استعانت کی اس تیسری قسم کو جائز بھی نہیں کہہ سکتے اور ناجائز بھی نہیں کہہ سکتے توسل کے قابل یہ تیسری صورت بھی وہابی دھرم میں نہیں رہی اسی تقویت الایمان مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۱۶ پر امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ عزوجل کی ساری مخلوقات میں سب سے بڑے مخلوق انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ تو امام الوہابیہ نے اس عبارت میں منہ بھر کر انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ عزوجل کے دربار میں کسی چمار کے وسیلہ سے دعا کرنا ضرور ناجائز اور خدائے قدوس جل جلالہٗ کی بے ادبی ہے جب وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے نزدیک معاذ اللہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام خدا کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں تو معلوم ہوا کہ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے دعا کرنا ضرور ناجائز اور اللہ عزوجل کی توہین و بے ادبی اور کفر ہے تو معلوم ہوا کہ دیوبندی دھرم میں توسل کی چوتھی صورت بھی ناجائز بلکہ کفر ہے اب ملاحظہ ہو انبیٹھی جی المہند کے تیسرے اور چوتھے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء صلحاء اولیاء شہداء صدیقین کا توسل جائز ہے ان کی حیات میں ہو یا بعد وفات بایں

کہ کہے یا اللہ میں بوسیلۂ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں دیکھئے یہاں بھی تقویت الایمان وفتاویٰ رشیدیہ کی اصل عبارتیں جن سے وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین کے اصلی دھرم کا پتہ چلتا تھا پیش نہیں کی اپنا اور اپنے پیشواؤں کا عقیدہ اس کے خلاف بتایا بیچارے جانتے تھے کہ اصل مذہب پیش کر دیا تو پھر وہی قسمت کا کفر گلے پڑے گا لہٰذا تقیہ پر عمل رہا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین (۳) اسی تقویت الایمان صفحہ ۶۹ پر حدیث لکھی اَرَأَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا پھر اس کا ترجمہ بھی خود ہی لکھا بھلا خیال تو کرو جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو۔ امام الوہابیہ کا مقصود تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے وہ حدیث سے کیونکر حاصل ہو سکتا لہٰذا فوراً گفر کا ف لکھ کر پیوند لگا دیا یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں اب کوئی وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں سے پوچھے کہ تمھارے امام نے جو یہ ناپاک فقرہ لکھا یہ حدیث کے کون سے لفظ کا مطلب ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جہنم میں بھی پہونچ کر نہیں بتا سکتے مسلمانو! مٹی میں ملنے کے کیا معنے ہوتے ہیں یہی کہ کسی چیز کے اجزا متفرق ہو کر خاک کے ذروں میں اس طرح مل جائیں کہ تمیز دشوار ہو چاندی کا برادہ خاک میں مل جائے تو بیشک کہیں گے کہ چاندی مٹی میں مل گئی کوئی شخص اپنا خزانہ زمین میں دفن کر دے اس کو کوئی نہیں کہے گا کہ اس کا خزانہ مٹی میں مل گیا

تو معاذ اللہ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر گئے بلکہ معاذ اللہ جسم اقدس بھی ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں مل گیا الا لعنۃ اللہ علی الظلمین اب المہند کی عیاری ملاحظہ ہو انبہٹی جی پانچویں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیا علیہم السلام اور شہدا کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو دیکھئے اس جواب میں بھی وہی مکاریاں کی ہیں کہ اصل عبارت تقویۃ الایمان نہیں پیش کی اپنا اور اپنے پیشواؤں کا عقیدہ تقویت الایمان کے خلاف ظاہر کیا انبہٹی جی اگر اپنے عقیدۂ کفریہ کو ظاہر کرنے سے نہ ڈرتے تو اس سوال کا صاف صاف جواب تقویت الایمان کے مطابق یوں لکھتے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے دیوبندی مولویوں کے نزدیک (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے دیکھو ہمارے دھرم کی کتاب تقویت الایمان صفحہ ۶۹ پھر ہم بھی دیکھ کہ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ سے ان کو کیسے فتوے ملتے مگر بیچارے جانتے تھے کہ یہاں اپنے دھرم کو ظاہر کرتے ہی سر پر قہر آ جائے گا لہٰذا تقیہ اختیار کیا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین (۴) دیوبندیوں کے حکیم الامۃ وہابیوں کے مجدد الملۃ جناب مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی اپنی حفظ الایمان مطبع انتظامی کانپور صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں

یہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں گفتگو تھی جس میں آپ نہایت قوی حیات برزخیہ کے ساتھ ساتھ تشریف رکھتے ہیں دیکھئے تھانوی جی نے یہاں کھلے لفظوں میں وہابی دھرم کے عقیدے کا اظہار کر دیا کہ قبر انور میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات حیات برزخیہ ہے مگر انبہٹی جی نے علمائے حرمین کے سامنے اس عقیدے کو چھپایا اور صاف لکھ دیا کہ آپ کی حیات دنیا کی سی ہے برزخی نہیں ہے یہی کہ لعنۃ اللہ علی الکذبین (۵) اسی تقویت الایمان کی ایک عبارت پہلے گزر چکی ہے جس میں کسی نبی ولی کے مزار کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کو امام الوہابیہ نے شرک لکھا اور اسی تقویت الایمان مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۴۴ پر امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ادب سے کھڑا ہونا اور اس کو پکارنا اور اس کا نام جپنا انھیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لئے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے اس عبارت سے معلوم ہوا کہ تمام وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں کسی نبی ولی کے سامنے ادب سے کھڑا ہونا شرک کسی نبی ولی کو پکارنے والا مشرک کسی نبی ولی کا بار بار نام لینے والا شرک اب المہند میں انبہٹی جی کی عیاریاں دیکھئے چھٹے سوال کے جواب کے آخر میں لکھتے ہیں اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرۂ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہئے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے دیکھئے کہ اصل عبارت

تقویت الایمان پیش نہیں کی تقویت الایمان میں جسے شرک لکھا گیا ہے اسے المہند میں اولیٰ اور بہتر لکھا اسی شرک کو معتبر بتایا اسی شرک پر اپنا اور اپنے پیشواؤں کا عمل بتایا۔ پھر پہلے میں تقویت الایمان کی جو عبارت گزری اس میں کسی نبی ولی کے مزار کے سامنے ہاتھ باندھ کر التجا یعنی دعا کرنے کو بھی امام الوہابیہ نے شرک لکھا یہاں انبہٹی جی لکھتے ہیں یہی حکم دعا مانگنے کا ہے یعنی روضۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منہ کر کے دعا بھی مانگنی چاہیئے اس میں بھی تقویت الایمان کی عبارت پیش نہیں کی جسے وہاں شرک لکھا گیا انبہٹی جی کہتے ہیں وہی کرنا چاہیئے مسلمانو! یہ مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ کے علمائے کرام کا خوف ہے جو انبہٹی جی سے ان کہی کہلوا رہا ہے ورنہ اگر ڈر نہ ہوتا تو اپنا دھرم کیوں چھپاتے صاف صاف لکھتے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مولویان دیوبندیوں کے نزدیک روضۂ اقدس کی طرف ادب سے کھڑا ہونا اور دعا مانگنا دونوں شرک ہیں۔ دیکھو ہماری دھرم پستک تقویت الایمان صفحہ ۱۲ و صفحہ ۴۴۔ افسوس خدا سے ڈر کر توبہ تو نہ کریں مگر بندوں سے ڈر کر اپنا مذہب چھپائیں جھوٹ بولیں۔ الا لعنۃ اللہ علی الکذبین (۶) ابھی تقویت الایمان کی عبارت گزری جس میں خدا کے سوا کسی دوسرے کے نام جپنے کو امام الوہابیہ نے شرک لکھا نام جپنے کے معنیٰ یہی تو ہیں کہ کسی کا نام متبرک سمجھ کر بار بار لیا جائے اور بکثرت درود شریف پڑھنے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام جپنا ہی تو ہے پھر دلائل الخیرات شریف میں درود شریف ہی تو بھرے ہوئے ہیں۔

تو دلائل الخیرات کے پڑھنے میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام جپنا ہے تو وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں بکثرت درود شریف پڑھنا اور دلائل الخیرات پڑھنا دونوں شرک ہیں اب دیکھئے المہند کے ساتویں سوال کے جواب میں انبہٹی جی لکھتے ہیں ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر وثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے دیکھئے انبہٹی جی نے کس قدر عیاری کی اصل عبارت تقویت الایمان نہیں لکھی جو بات تقویت الایمان سے شرک ثابت ہوتی ہے یعنی درود شریف کثرت سے پڑھنا یا دلائل الخیرات کا ورد رکھنا اسی شرک کو مستحب کہا اسی شرک کو موجب اجر کہا اسی شرک کو ثواب کہا اسی شرک کو طاعت کہا ہم تو جب جانتے کہ انبہٹی جی مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علماء سے اپنا اصلی مذہب نہ چھپاتے اور صاف صاف لکھتے کہ بکثرت درود شریف پڑھنے اور دلائل الخیرات کا ورد رکھنے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام جپنا پڑتا ہے لہٰذا ہمارے نزدیک اور دیوبندی مولویوں کے نزدیک شرک ہے دیکھو ہمارے امام اسمٰعیل دہلوی کی تقویت الایمان صفحہ ۴۴ مگر انبہٹی جی ایسے نادان نہیں تھے ساری پارٹی نے انھیں عیاری مکاری چالاکی بے باکی میں فرسٹ نمبر دیکھ کر اس کام کے لئے مقرر کیا تھا اس لئے جو کچھ مکاری عیاری انھوں نے برتی وہ آپ لوگوں نے دیکھ لی الا لعنۃ اللہ علے الکذبین (۷)

انبہٹی جی اسی سوال کے جواب میں آگے چل کر لکھتے ہیں خود ہمارے شیخ مولانا گنگوہی اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدوں کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدوں کو اجازت دیتے تھے اللہ اکبر اس مکاری کچھ حد بھی ہے کسی طرح دھوکے دے کر کفر کا فتویٰ اکابر طائفہ کی پشت پر سے اٹھ جائے خواہ تقویت الایمانی دھرم پر گنگوہی اور حاجی امداد اللہ دونوں کے دونوں ڈبل مشرک ثابت ہو جائیں ابھی اوپر ثابت ہو چکا کہ وہابی دھرم میں اور تقویت الایمانی فتویٰ سے دلائل الخیرات شریف کا پڑھنا شرک ہے اور انبہٹی جی علماء حرمین شریفین کو دھوکے دینے کے لئے کہتے ہیں کہ گنگوہی جی اور ان کے پیر جی حاجی امداد اللہ دونوں دلائل الخیرات خود بھی پڑھتے تھے اور دوسروں کو اس کی اجازت بھی دیتے تھے دلائل الخیرات کا پڑھنا ایک شرک اور اس اجازت دینا دوسرا شرک تو تقویت الایمانی فتویٰ سے حاجی امداد اللہ صاحب ڈبل مشرک ہوئے اور گنگوہی جی دو ڈبل مشرک ہوئے اور تھانوی و انبہٹی دونوں تین ڈبل مشرک ہوئے لعنۃ اللہ علی الکذبین

(۸) تقویت الایمان مطبع مرکنٹائل دہلی صفحہ ۴۴ پر ہے نام جپنا انھیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لئے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے تو دلائل الخیرات اور درود شریف تو الگ رہا

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہابی دھرم میں اور تمام وہابیہ دیوبندیہ وغیر
مقلدین کے نزدیک کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا ورد کرنا اور کلمہ طیبہ کو وظیفہ کے طور پر پڑھنا شرک ہے کیونکہ اس
میں بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام جپنا ہے۔ اس پر کوئی وہابی
دیوبندی غیر مقلد اگر چیخ پڑے اور اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لئے یوں کہے کہ
کلمۂ طیبہ کے وظیفہ میں اللہ کا نام بھی ہے لہذا شرک نہیں تو اس کا راستہ بھی
امام الوہابیہ پہلے ہی بند کر گیا ہے کہ شرک تو اسی کو کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے
ساتھ دوسرے کو ملایا جائے جو بات خاص دوسرے ہی کے لئے ہو اللہ تعالیٰ
کے لئے نہ ہو وہ ہرگز شرک نہیں مثال کے طور پر سنو! اگر کوئی وہابی دیوبندی
غیر مقلد اللہ عزوجل کی عبادت سے بالکل ہی منکر ہو جائے اور کسی مہادیو
کی پوجا کرنے لگے تو وہ کافر مرتد یقیناً ہوگا مگر شرک نہیں کیونکہ وہ خدا کی عبادت
کا تو سرے سے انکار کرتا ہے اکیلے مہادیو کو اپنا معبود جانتا ہے تو معلوم ہوا کہ شرک
وہی ہے جس میں خدا کے ساتھ دوسرے کو ملایا جائے خود امام الوہابیہ اسی تقویۃ الایمان
مطبع مجیدی کانپور صفحہ ۱۳ پر لکھتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں بڑا بے پرواہ ہوں ساجھیوں
میں ساجھے سے جو کوئی کرے کچھ کام کہ ساجھی کردے اس میں میرے ساتھ کسی
اور کو سو میں چھوڑ دیتا ہوں اس کو اور اس کے ساجھے کو اور میں اس سے بیزار ہوں
تو معلوم ہوا کہ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں کلمۂ طیبہ کا ورد
کرنا ضرور شرک ہے ہم تو جب جانتے کہ انبہٹی جی اپنا دھرم نہ چھپاتے تقیہ
سے کام نہ لیتے اور وہابی دھرم کے مطابق اس سوال کا صاف صاف جواب

یوں دیتے کہ اے حرمین شریفین کے علمائے کرام آپ لوگ بکثرت درود بھیجنے اور
دلائل الخیرات پڑھنے کو ہم سے کیا پوچھتے ہیں سنیئے جناب ہمارے دھرم میں
اور ہمارے دیوبندی مولویوں کے دھرم میں کلمۂ طیبہ کا ورد کرنا بھی شرک ہے
کہ کلمۂ طیبہ کے ورد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام بھی جپنا پڑیگا
اور ہمارے تقویۃ الایمانی دھرم میں دوسرے کا نام جپنا شرک ہے۔ پھر
دیکھئے کہ حرمین شریفین سے کیسا کرارا فتویٰ لگتا کہ انبہٹی جی کا سر شریف بھی
ہمیشہ یاد رکھتا مگر بیچارے انبہٹی جی یہ سب کچھ جانتے تھے اسی لئے مجبوراً تقیہ
سے کام لیا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین ۱۹؎ تقویۃ الایمان مطبع مرکنٹائل دہلی
صفحہ ۱۰ پر ہے عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی
خواہش سے مارنا اور جلانا روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور
بیمار کردینا فتح و شکست دینی اقبال و ادبار دینا مرادیں پوری کرنا حاجتیں بر
لانی بلائیں ٹالنی دستگیری کرنی برے وقت میں پہونچنا یہ سب اللہ ہی کی
شان ہے اور کسی انبیا اور اولیا کی پیر و شہید کی بھوت و پری کی یہ شان
نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے
اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اس کو مصیبت
کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اس کو اشراک فی التصرف
کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں
سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے
ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ یہ تو امام الوہابیہ

کا ادب ہے کہ ہر جگہ انبیائے کرام و اولیائے عظام علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام
کے ساتھ بھوت پری کو ملاتا ہے مگر اس عبارت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہابیوں
دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں خدا کے سوا کسی دوسرے کے لئے خدا کا
حکم اور اس کی دی ہوئی قدرت سے عالم میں تصرف کرنے اپنا حکم جاری
کرنے مارنے زندہ کرنے روزی میں برکت دینے روزی کم کردینے تندرستی
اور شفا دینے بیمار کردینے فتح و شکست دینے خوش نصیبی بدبختی دینے مراد پوری
کرنے حاجت بر لانے بلا ٹالنے مشکل میں مدد کرنے فریاد سننے اور فریاد کو
پہونچنے کی قدرت ماننا اور ان کی نذر و نیاز کرنا انہیں پکارنا یہ سب شرک
ہے اور جو شخص کسی نبی ولی کے لئے خدا کے حکم سے اس کی دی ہوئی قدرت
سے ان باتوں میں سے کسی ایک کام کی قدرت مانے وہ وہابی دھرم میں
مشرک ہے اب ملاحظہ ہو دلائل الخیرات شریف میں تقویت الایمانی شرکوں
کے کیسے بھاری پہاڑ بھرے ہوئے ہیں مثال کے طور پر ملاحظہ ہو حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں یہ نام بھی لکھے اَخِیْذٌ
یعنی اپنی امت کو نار دوزخ سے بچانے والے مُحْیِیْ یعنی زندہ کرنے والے
مُنْجِیْ یعنی بلا و مصیبت سے بچانے والے نَاصِرٌ یعنی مدد کرنے والے
غَوْثٌ یعنی فریاد کو پہونچنے والے عَفُوٌّ یعنی گناہوں کو معاف کرنے والے
وَلِیٌّ یعنی مددگار غِیَاثٌ یعنی دوہائی سن کر مدد فرمانے والے مُخْتَارٌ یعنی
اللہ کی طرف سے اس کی نعمتوں اس کے خزانوں پر اختیار رکھنے والے
کہ جس کو جو نعمت چاہیں عطا فرمائیں جس کو چاہیں نہ دیں شَفِیْعٌ یعنی

شفاعت کرنے والے مُهَيْمِنٌ یعنی نگہبان قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ یعنی روشن
پیشانی والے مسلمانوں کو جنت میں کھینچ لے جانے والے دَلِيْلٌ یعنی بگڑی
بنانے والے كَفِيْلٌ اپنی امت کی نگہبانی و حفاظت و بخشش کا ذمہ لینے والے
كَافِيْ یعنی دونوں جہان میں کافی ہر مراد کو پورا کرنے والے مُكْتَفِيْ یعنی
دنیا و آخرت میں کافی ہر دکھ اور مصیبت میں کام آنے والے شَافِيْ یعنی
تندرستی اور شفا دینے والے فَاتِحٌ یعنی خیر و برکت و نعمت کا دروازہ کھولنے
والے مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ یعنی جنت کی کنجی کے بغیر حضور کے جنت نہیں مل سکتی
مُصَحِّحُ الْحَسَنَاتِ یعنی نیکیوں کو صحیح اور قبول ہونے کے قابل بنانے والے
مُقِيْلُ الْعَثَرَاتِ یعنی گناہوں کو معاف کردینے والے صَفُوْحٌ عَنِ
الزَّلَّاتِ یعنی امت کے گناہوں سے درگذر فرمانے والے صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ
یعنی شفاعت کے مالک خَطِيْبُ الْأُمَمِ یعنی اللہ کی جناب میں تمام
امتوں کی طرف سے وکالت کرکے ان کو عذاب قیامت سے چھڑانے والے
كَاشِفُ الْكُرَبِ یعنی تکلیف اور مصیبت کو دور کردینے والے رَافِعُ الرُّتَبِ
یعنی اپنی امت کے درجے بڑھانے والے صَاحِبُ الْفَرَجِ یعنی
مشکلوں کے کھول دینے والے۔ اسی دلائل الخیرات شریف حزب ثانی
میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ مبارک نام بھی ہیں شَفِيْعُ
الْأُمَّةِ یعنی امت کی شفاعت فرمانے والے كَاشِفُ الْغُمَّةِ یعنی غم
اور رنج کو کھو دینے والے مَوْلَى النِّعْمَةِ یعنی نعمتوں کے عطا فرمانے والے
مُؤْتِي الرَّحْمَةِ یعنی رحمت دینے والے اسی دلائل الخیرات شریف حزب

سادس میں تین بار ہے یا[۳۲] نعمۃ[۳۳] الرسول[۳۴] الطاہر یعنی اے پیارے
پاکیزہ رسول یہ نمونے کے طور پر چونتیس[۳۴] تقویت الایمانی شرک ہم نے
دکھا دیئے ہیں دلائل الخیرات شریف کے آخر کے اشعار ہیں ؎

یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ اِنِّیْ خَائِفٌ وَّجِلٌ	یَا نِعْمَۃَ اللّٰہِ اِنِّیْ مُفْلِسٌ عَانِیْ
وَلَیْسَ لِیْ عَمَلٌ اَلْقَی الْعَلِیْمَ بِہٖ	سِوٰی مُحَبَّتِکَ الْعُظْمٰی وَ اِیْمَانِیْ
فَکُنْ اَمَانِیْ مِنْ شَرِّ الْحَیٰوۃِ وَمِنْ	شَرِّ الْمَمَاتِ وَمِنْ اِحْرَاقِ جُثْمَانِیْ
وَکُنْ غِنَایَ الَّذِیْ مَا بَعْدَہٗ فَلَسٌ	وَکُنْ فِکَاکِیْ مِنْ اَغْلَالِ عِصْیَانِیْ

یعنی اے[۳۵] خدا کی رحمت میں بہت ڈرتا ہوں اور خوف کرتا ہوں
اے[۳۶] خدا کی نعمت میں محتاج اور مصیبت میں ہوں اور میرا کوئی
کام ایسا نہیں جس کو لے کر خدا کے حضور حاضر ہوں سوا اس کے کہ
مجھے حضور کے ساتھ بڑی محبت اور حضور پر ایمان ہے تو حضور[۳۷] مجھے
زندگی کی مصیبت اور[۳۸] موت کی تکلیف اور[۳۹] جہنم میں جلنے سے بچا لیجئے
اور[۴۰] مجھے ایسا دولتمند کر دیجئے کہ پھر میں کبھی محتاج نہ ہوں اور[۴۱] مجھے گناہ
کے طوق سے چھڑا دیجئے چونتیس پہلے کے اور سات یہ کل اکتالیس[۴۱]
تقویت الایمانی شرک ہوئے اور پھر یہ بھی نمونہ کے طور پر مشتے از خروارے
ہیں تو جس کتاب میں اس قدر تقویت الایمانی شرک بھرے ہوں اس
کا پڑھنا وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں سیکڑوں شرکوں
کے برابر پچاسوں ڈبل سے بھی بڑھ کر ڈبل شرک ہوگا انبہٹی جی اگر
سچائی کا شمہ بھی دکھاتے اپنے دھرم کے مطابق اس سوال کا جواب

دیتے کہ دلائل الخیرات میں سیکڑوں ڈبل شرک بھرے ہیں اس لئے ہمارے
امام کی کتاب تقویت الایمان کے حکم سے ہمارے نزدیک اور ہمارے
دیوبندی پیشواؤں کے نزدیک دلائل الخیرات کا پڑھنے والا ابوجہل کے
برابر مشرک ہے تنبیہ میں نے شفیع اور شفیع الامۃ اور صاحب الشفاعۃ وغیرہ
کو بھی تقویت الایمانی شرکوں میں شمار کیا اس پر کوئی وہابی دیوبندی غیر
مقلد شاید چیخ پڑے کہ امام الوہابیہ نے شفاعت ماننے کو کہاں شرک
لکھا ہے لہٰذا اس کا ثبوت بھی سن لیجئے امام الوہابیہ تقویت الایمان مطبع
مرکنٹائل دہلی صفحہ ۸ پر لکھتا ہے پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں
کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا بندہ اور اسی کا مخلوق سمجھتے
تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی
پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا
یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ
کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے اسی مضمون
میں چند سطر بعد لکھتا ہے اس بات میں اولیا و انبیا میں اور جن و شیطان
میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے جو کوئی یہ معاملہ
کرے گا وہ مشرک ہو جائے گا خواہ انبیا، اولیا سے خواہ پیروں و شہیدوں
سے خواہ بھوت و پری سے یہ تو اس گستاخ کی عادت ہے کہ ہر جگہ انبیاء
و اولیاء علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والثناء کے ساتھ اپنے بڑوں یعنی جن و
شیطان بھوت و پری کو ملاتا ہے مگر یہ بات اس عبارت سے بالکل ظاہر ہے کہ

صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمۂ مجتہدین وعلمائے دین واولیائے کاملین
بلکہ تمام مسلمات ومسلمین ومومنات ومومنین اولین وآخرین جو ہمیشہ سے حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا شفیع مانتے اپنی کتابوں میں لکھتے چلے
آئے اور ہمیشہ مانتے رہیں گے وہ سب کے سب تقویت الایمانی دھرم میں
ابوجہل کے برابر مشرک ہیں بے دینوں پر خدا کی پھٹکار کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور توہین کرنے والوں پر شریعت
طاہرہ کے حکم سے علمائے اہل سنّت کافر مرتد ہونے کا فتویٰ دیں اس کا
تو رونا روئیں کہ ساری دنیا کو کافر کہہ دیا گویا گنتی کے چار پانچ دیوبندیوں
کا ہی نام ساری دنیا ہے اور خود اپنے ناپاک گریبانوں میں اپنے نجس
سروں کو ڈال کر اپنی خباثت نہیں سوجھتے کہ تمام امت مرحومہ تمام مسلمین و
مومنین اولین وآخرین کو ابوجہل ملعون کے برابر مشرک وکافر کہتے ہیں الا لعنۃ
اللہ علی الظلمین خیر تو کہنا یہ ہے کہ انبہٹی جی نے اس سوال کے جواب میں
دجالیت کذابیت سے کام لیا اور اپنا دھرم ظاہر نہ کیا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین
(۱۰) امام الوہابیہ تقویت الایمان مطبع مجیدی کانپور صفحہ ۲ پر کہتا ہے اللہ ورسول
کے کلام کو اصل رکھیے اور اس کی سند پکڑیئے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجیے
اور جو قصہ بزرگوں کا یا کلام مولویوں کا اس کے مطابق ہو سو قبول کیجیے اور جو
موافق نہ ہو اس کی سند نہ پکڑیئے اور جو رسم اس کے موافق نہ ہو اس کو چھوڑ
دیجیے اور یہ جو عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ ورسول کا کلام سمجھنا بہت
مشکل ہے اس کو بڑا علم چاہیے ہم کو وہ طاقت کہاں کہ ان کا کلام سمجھیں

اور اس راہ پر چلنا بڑے بزرگوں کا کام ہے سو ہماری کیا طاقت ہے کہ اس
کے موافق چلیں بلکہ ہم کو یہی باتیں کفایت کرتی ہیں سو یہ بات غلط ہے
اس واسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں باتیں بہت صاف
درج ہیں ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں صفحہ ۳ پر لکھتا ہے اللہ ورسول کے کلام
سمجھنے کو بہت علم نہیں چاہیئے کہ پیغمبر تو نادانوں کے راہ بتانے کو اور جاہلوں
کے سمجھانے کو اور بے علموں کو علم سکھانے کو آئے تھے صفحہ ۴ پر کہتا ہے
جو کوئی بہت جاہل ہے اس کو اللہ ورسول کے کلام سمجھنے میں زیادہ
رغبت چاہیئے اسی صفحہ پر لکھتا ہے ہر خاص وعام کو چاہیئے کہ اللہ و
رسول ہی کے کلام کو تحقیق کریں اور اسی کو سمجھیں اور اسی پر چلیں مسلمان
ان عبارتوں کو ملاحظہ فرمائیں اول تو ہر گنوار سے گنوار جاہل سے جاہل
لگیدی کو قرآن وحدیث کے معانی ونکات سمجھنے کے قابل بتایا پھر اللہ
عزوجل پر افترا ابھی جڑ دیا کہ قرآن مجید میں باتیں بہت صاف وصریح
ہیں ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں کیا ہے دم کسی وہابی دیوبندی غیر مقلد میں
کہ بتا سکے کہ اللہ عزوجل نے یہ کہاں فرمایا ہے یہ کون سی آیت کا ترجمہ
ہے پھر قرآن پاک صراحۃً جھٹلا دیا کہ اللہ ورسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم
نہیں چاہیئے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا
يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝ یہ کہاوتیں بیان تو سب کے لئے کرتے ہیں اور
انھیں عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا۔ اب نہیں معلوم وہابیہ دیوبندیہ
غیر مقلدین اللہ عزوجل کو سچا کہتے ہیں یا اسمٰعیل دہلوی کو ہمیں تو یہی

توقع ہے کہ ان سے اللہ چھوٹ جائے تو پرواہ نہیں مگر امام الوہابیہ کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ اہل اسلام ملاحظہ فرمائیں ان عبارتوں میں امام الوہابیہ نے صاف صاف مسلمانوں کو اماموں کی تقلید سے توڑا اور ہر جاہل اجہل کو حکم دیا ہے کہ تم خود قرآن وحدیث سے احکام سمجھو اور ہر جاہل اجہل جو کچھ قرآن وحدیث سے سمجھے اسی پر عمل کرے بلکہ صاف صاف کہا کہ جو شخص بہت زیادہ جاہل ہو وہ اپنی سمجھ کے مطابق بہت زیادہ مسئلے قرآن وحدیث سے نکالے بلکہ جاہل گیدی کو حکم دے رہا ہے کہ مولویوں کی نہ سنو بلکہ کلام الہی کو خود سمجھو اور اس کے ذریعہ سے اپنی سمجھ کے مطابق مولویوں یعنی ائمہ مجتہدین امام اعظم ابوحنیفہ وامام شافعی وامام مالک وامام احمد بن محمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہم کے اقوال کو پرکھو ان کی جانچ پڑتال کرو اگر تمہاری سمجھ میں وہ قرآن وحدیث کے مطابق معلوم ہوں تو مانو ورنہ پھینک دو کیوں بھائیو کیا غیر مقلدی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں دیکھو صاف صاف ہر جاہل اجہل کو اماموں کی تقلید سے منع کیا اور خود قرآن وحدیث سے مسائل سمجھنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ تقویت الایمانی دھرم میں اماموں کی تقلید ناجائز ہے اسی تقویت الایمان کے دوسرے حصہ تذکیر الاخوان صفحہ ۱۰۸ پر لکھا مسلمانوں کو چاہیئے کہ جب تک مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو تب تک مجتہد کی پیروی وتقلید نہ کرے اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کر

کے نہ بیٹھ رہے اسی تذکیر الاخوان کے صفحہ ۱۸۹ پر لکھا جیسے خدا کے حکم کو ماننا ویسے ہی اور کسی مولوی درویش کا حکم ماننا شرک ہے دیکھئے صاف تقلید کو شرک لکھا اب ملاحظہ ہو انبہٹی جی نے آٹھویں نویں دسویں سوال کا جواب المہند میں لکھا اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑے اور اپنے نفس وہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد اور زندقہ کے گڑھے میں جا گرتا ہے اللہ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول وفروع میں امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔ اس جواب میں انبہٹی جی نے کس قدر بے ایمانیاں کی ہیں تقویت الایمان وتذکیر الاخوان کی اصل عبارتیں جن میں تقلید کو شرک اور ناجائز لکھا ہے وہ نہیں پیش کیں۔ جس بات کو تقویت الایمان وتذکیر الاخوان میں ناجائز وشرک لکھا۔ اسے ضروری بتایا بلکہ اسے واجب کہا پھر اسی تقویت الایمانی شرک کے چھوڑنے کا انجام ملحد اور زندیق ہو جانا بتایا پھر کہا اللہ پناہ میں رکھے یعنی اسی تقویت الایمانی شرک میں مبتلا رکھے۔ پھر اسی تقویت الایمانی شرک پر موت مانگی پھر تقویت الایمانی دھرم میں جو لوگ مشرک ہیں انھیں کے گروہ میں حشر کی دعا کی اب نہیں معلوم المہند کے فتوی سے امام الوہابیہ ملحد وزندیق تھا یا تذکیر الاخوان کے حکم سے انبہٹی تھانوی

گنگوہی نانوتوی جواپنے آپ کو مقلد بتاتے ہیں یہ لوگ مشرک ہیں دیکھیں اب وہابیہ دونوں میں سے کس کا فتویٰ مانتے ہیں۔ انبہٹی جی اگر بہادر ہوتے تو اپنا تقویت الایمانی دھرم ہرگز نہ چھپاتے اور صاف صاف ان تینوں سوالوں کا جواب یوں لکھتے کہ بیشک ہمارے اور ہمارے دیوبندی پیشواؤں کے دھرم میں ضرور اماموں کی تقلید شرک [۱] ہے تو ہم اور اکابر طائفہ کیوں اپنے آپ کو مقلد کہتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا تقیہ ہے اگر ہم کھلے غیر مقلد بن جائیں تو حنفیوں میں ہماری دال نہ گلے اور کسی کو ہم اسلام سے برگشتہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں اس لئے حنفیوں کو دھوکے دینے کے لئے ہم اپنے آپ کو حنفی ظاہر کرتے ہیں ورنہ اصل بات یہ ہے کہ ہم غیر مقلدوں کو بھی برا نہیں جانتے ہیں بلکہ وہ بھی ہمارے جگری بھائی ہیں دیکھو ہمارے دھرم گرو گنگوہی جی کا فتاویٰ گنگوہیہ حصہ دوم صفحہ [۱۸] عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں دیکھو ہمارے اور غیر مقلدوں کے عقائد بالکل ایک ہی ہیں مگر انبہٹی جی کو معلوم تھا کہ اگر تقویت الایمانی دھرم کے مطابق صاف جواب لکھ دیں تو گمراہی و بدمذہبی کے فتوے حرمین شریفین سے ملیں گے اور مقصود تو یہ تھا کہ کسی طرح دھوکے اور فریب سے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے کچھ فتوے اپنی موافقت میں حاصل کئے جائیں مجبوراً یوں جھوٹ اور فریب سے کام لیا الا لعنۃ اللہ علے الکذبین (۱) اسی تقویت الایمان

مطبع مجیدی کانپور کے حصۂ دوم تذکیر الاخوان صفحہ ۴۶ پر وہابیوں دیوبندیوں کا امام اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے تم اپنے دین میں نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہووے کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجئی کہلائے اور کوئی سر پر بال رکھ کر اور چار ابرو کا صفایا دے کر فقیری جتائے پھر اُن میں کوئی قادری کوئی سہروردی کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے حکم یہی ہے کہ سب مل کر قرآن وحدیث پر عمل کرو اور سنّت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود و نصاریٰ کی طرح کئی فرقے مت ہو جاؤ اور نئی نئی باتیں نکال کر تفرقہ اور پھوٹ مت ڈالو اس واسطے کہ قیامت کو بعضے لوگ سُرخرو اور بعضے سیاہ رو ہوں گے تو ان روسیاہوں سے کہا جائے گا کہ تم پہلے مسلمان ہوئے اور اللہ کی کتاب قرآن کے ماننے کا تم نے اقرار کیا پھر دین میں نئی نئی باتیں رسمیں نکالیں اور بدعات کفریہ جاری کیں تو اس سے اللہ کی کتاب کے موافق عمل کرنا چھوٹ گیا پھر ان نئی رسموں کے جاری ہونے سے اُن کی محبت دل میں پڑ گئی اور چھوٹنا ان کا مشکل پڑ گیا تو قرآن میں جو اس کے خلاف ہے اس حکم سے دل میں انکار آگیا اس انکار کا مزہ چکھو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی باتیں بدعتیں نکالے اور بدعت کے کام کرے تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹھہر جاتا ہے اور روز قیامت کو روسیاہ اٹھے گا پھر اس پر عذاب ہوگا اور اُس سے کہا جائیگا

مزا چکھا ان بدعتوں کا. پیارے بھائیو! ذرا اس ناپاک عبارت کو دیکھو اس بے ایمان خبیث نے تمام قادریوں چشتیوں سہروردیوں نقشبندیوں کو کیسی جی بھر کر گندی گالیاں دی ہیں قادریوں چشتیوں سہروردیوں نقشبندیوں کو معتزلہ خوارج روافض نواصب جبریہ قدریہ مُرجیہ جیسے بدمذہبوں گمراہوں کے مثل ٹھہرایا انھیں یہود و نصاریٰ کے کافر فرقوں کی طرح بتایا انھیں قرآن و حدیث کے خلاف کہا انھیں بدعتی کہا اور خالی بدعتی نہیں بلکہ معاذ اللہ بدعات کفریہ جاری کرنے والا پھر کہا قیامت کے دن ان کے منہ کالے ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے اُن پر عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا کہ اپنی بدعتوں کا مزا چکھو حتی کہ منہ بھر انھیں اللہ کے نزدیک قرآن کا منکر یعنی کافر کہہ دیا یہ دس گالیاں ہیں جو امام الوہابیہ نے اِس ایک ہی عبارت میں چاروں سلسلوں کے اولیائے کرام و مشائخ عظام کو دی ہیں خیر اس کی اُس ذرّیت شیطان سے کیا شکایت جو خود اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں سُنا رہا ہے مگر اب ملاحظہ فرمائیے کہ انبہٹی جی المہند میں گیارھویں سوال کا جواب دیتے ہیں ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو چند سطر بعد لکھا بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں دیکھئے انبہٹی جی نے تذکیر الاخوان کی اصل

عبارت نہیں پیش کی جواب وہ لکھا جو بالکل تذکیر الاخوان کے خلاف ہے بلکہ جو بات تذکیر الاخوان میں کفر تھی وہی المہند میں مستحب ہوگئی اگر تذکیر الاخوان سچی ہے تو انبہٹی جی اور ان کے دیوبندی مشائخ ضرور جہنمی اور کافر ہوں گے اور قیامت کے روز اُن سب کے منہ کالے ہوں گے اور اگر جھوٹی ہے تو امام الوہابیہ کا منہ انشاء اللہ تعالیٰ کالا ہوگا اور اس کو امام مان کر تمام وہابیوں دیوبندیوں کے منہ کالے ہوں گے اس سوال کا جواب بھی تقویۃ الایمانی دھرم کے مطابق یوں تھا کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے دیوبندی پیشواؤں کے نزدیک قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ وغیرہ کسی سلسلہ میں بیعت کرنے والا قرآن کا منکر بدعتی دوزخی ہے قیامت کے دن اس کا منہ کالا ہوگا رہا یہ سوال کہ جب ہم لوگ بیعت کو کفر جانتے ہیں تو ہم خود کیوں چشتی صابری نقشبندی بنتے ہیں تو اس کا جواب وہی ہے کہ اس طرح بیچارے عوام مسلمین ہمارے فریب میں آسانی سے آ جاتے ہیں اور تقیہ ہمارے دھرم کا اصل اصیل ہے مگر انبہٹی بیچارے کو معلوم تھا کہ یہاں بغیر تقیہ کے کام نہیں چل سکتا مجبوراً عیاری کذابی سے کام لیا۔ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین (۱۲) امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان مطبع مجیدی کانپور صفحہ ۳۵ پر لکھا مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہے اور نفع اور نقصان کی امید رکھنی اس سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے صفحہ ۳۶ پر لکھا ان سے کچھ دین و دنیا کے فائدے کی توقع رکھنی یہ سب شرک کی باتیں ہیں ان سے بچنا

چاہیئے کیونکہ یہ معاملہ خالق ہی سے کیا چاہیئے کسی مخلوق کی یہ شان نہیں کہ اس سے یہ معاملہ کیجئے ان عبارتوں میں کیسا صاف صاف بکا کہ جو کسی نبی ولی سے دین یا دنیا میں کچھ بھی فائدے کی امید رکھے وہ مشرک ہے ہم تمام مسلمانوں کا تو یہ ایمان ہے کہ ہم نے اولیائے کرام و علمائے عظام و صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بے شمار احسانات ہیں اور اُن سے ہمیں دین کے بیحد فائدے پہونچے ہیں اور سب سے بڑھ کر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو ہمیں اس قدر دین دنیا کی نعمتیں ملی ہیں جن کا شمار خدا ہی جانتا ہے بلکہ دین و دنیا کی جس قدر نعمتیں ہم کو اور تمام اولین و آخرین کو ملیں اور ملتی ہیں اور ابدالآباد تک ملیں گی وہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے صدقہ میں ملیں اور ملتی ہیں اور ملیں گی مگر امام الوہابیہ کے ناپاک دھرم میں ایسا سمجھنے والے سب مشرک ہیں اب انبہٹی جی کی لیجئے المہند کے گیارھویں سوال کے جواب کے آخر میں لکھتے ہیں مشائخ سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیض کا پہونچنا تو بیشک صحیح ہے دیکھئے اس جواب میں کس قدر بے ایمانی کی ہے اصل عبارت تقویت الایمان کی نہیں لکھی جس بات کو تقویت الایمان میں شرک لکھا اسی بات کو انبہٹی نے علمائے حرمین کے ڈر سے صحیح بتایا۔ اب نہیں معلوم اسمٰعیل دہلوی کے فتوے سے وہابیہ دیوبندیہ انبہٹی جی اور المہند پر دستخط کرنے والوں کو مشرک کہیں گے یا انبہٹی جی کے حکم سے اسمٰعیل دہلوی کو مسلمانوں پر

شرک کا حکم لگانے کے سبب کافر کہیں گے مگر ہے یہ کہ جھوٹے پر خدا کی پھٹکار الا لعنۃ اللہ علی الکٰذبین (۱۳) دیوبندی دھرم کے ایک بڑے گرو مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے فتاویٰ گنگوہیہ حصہ اول صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے دیکھئے نجدی ملعون کے عقائد کو عمدہ بتایا نجدی بے ایمان اور اس کے مقتدیوں اچھا کہا بلکہ صاف لکھ دیا کہ عقائد سب کے متحد ہیں یعنی گنگوہی اور اس کے چیلوں کے بالکل وہی عقائد ہیں جو نجدی خبیث اور اس کے چیلوں کے ہیں کیا اس سے صاف ثابت نہیں ہوا کہ گنگوہی اور اس کے چیلے سارے کے سارے دیوبندیہ وہابیہ سب نجدی ہیں اب دیکھئے انبہٹی جی المہند میں بارھویں سوال کا جواب لکھتے ہیں ہمارے نزدیک ان کا (یعنی نجدی اور ان کے چیلوں کا) وہی حکم ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے آگے چل کر ردالمختار علامہ شامی سے نقل کیا جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر اُن کا عقیدہ یہ

تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے پھر لکھا عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ، مشائخ میں نہیں ہے اس جواب میں انبہٹی جی کی مکاریاں عیاریاں ملاحظہ ہوں فتاویٰ گنگوہیہ کی اصل عبارت نہیں پیش کی نجدیوں کو خارجی بتایا صاف انکار کیا کہ ہمارے سلسلہ میں کوئی شخص نجدی کا ہم عقیدہ نہیں ہے بھلا اس بے ایمانی کا کچھ ٹھکانا ہے کیا کوئی شخص کسی دھرم کو بھی بتا سکتا ہے جس میں جھوٹ کا اس قدر استعمال کیا جاتا ہو الالعنۃ اللہ علی الکذبین (۱۴) اسمٰعیل دہلوی نے ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ صفحہ ۳۵ و ۳۶ پر لکھا تنزیہ او تعالیٰ از زمان ومکان وجہت و اثبات رؤیت بلاجہت ومحاذات (الیٰ قولہ) ہمہ او جمیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ بیشمار وانتہیٰ ملخصاً یعنی اللہ عزوجل کو زمان ومکان وجہت سے پاک ماننا اور اس کا دیدار بغیر کیف ومحاذات کے ماننا سب بدعت وگمراہی ہے، اگر ان اعتقادوں والاان باتوں کو دینی عقیدوں میں سے جانے دیکھئے اس ناپاک عبارت میں اسمٰعیل دہلوی نے تمام ائمہ کرام اور پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی وگمراہ بتایا اب انبہٹی جی کی بے ایمانی ملاحظہ ہو المہند میں تیرھویں اور چودھویں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت ومکانیت اور جملہ

علاماتِ حدوث سے منزّہ وعالی ہے ملاحظہ ہو ایضاح الحق کی اصل عبارت نہیں پیش کی اور اپنا عقیدہ وہ بتایا جو وہابی دھرم کے خلاف ہے کیونکہ ایضاح الحق کی عبارت سے ثابت ہوا کہ وہابی دھرم میں خدا زمان ومکان وجہت میں گھرا ہوا ہے اب اس بے ایمانی کا کچھ ٹھکانا ہے الالعنۃ اللہ علی الکذبین (۱۵) اوپر آپ سن چکے کہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان صفحہ ۱۳ پر ہر مخلوق کو بڑا ہو یا چھوٹا جس میں انبیاء ومرسلین سب شامل ہیں خدا کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل بتایا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کے نزدیک چمار کی جس قدر عزت ہے معاذ اللہ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عزت اس سے بھی کم ہے الالعنۃ اللہ علی الظلمین جس سے ثابت ہوا کہ معاذ اللہ وہابیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں چمار کا مرتبہ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون انبہٹی جی کی بے ایمانی ملاحظہ ہو تیئسویں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اور اللہ تعالیٰ سے قرب ومنزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا دیکھئے کس طرح اپنے ناپاک عقیدے کو چھپایا تقویت الایمان کی عبارت پیش نہیں کی اور اپنا عقیدہ اس

کے خلاف ظاہر کیا انبہٹی جی بیچارے تقیہ کے لئے مجبور تھے اگر صاف صاف وہابی دھرم ظاہر کردیتے تو خدا چاہتا مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ میں ایسی خدمت کی جاتی کہ انبہٹی بیچارے عمر بھر یاد رکھتے الا لعنۃ اللہ علی الکذبین (۱۶) اسمٰعیل دہلوی تقویت الایمان مطبع مجیدی کانپور صفحہ ۲۷ پر لکھتا ہے اس کے دربار میں ان کا (یعنی انبیا و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کا) تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہوجاتے ہیں اور ادب و دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کرسکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اس بات کی آپس میں تحقیق کرلیتے ہیں سوائے آمَنَّا وَصَدَّقْنَا کے کچھ نہیں کہہ سکتے اور یہی اسمٰعیل دہلوی اپنے جاہل پیر سید احمد بریلوی صراط مستقیم مطبع ضیائی ۱۲۸۵ھ صفحہ ۱۷۵ پر لکھتا ہے تا اینکہ روزے حضرت جل علا دست راست ایشان را بدست قدرت خاص گرفتہ چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش روئے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادہ ام و چیز ہائے دیگر خواہم داد یعنی یہاں تک کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے پیر جی کا داہنا ہاتھ اپنے خاص دستِ قدرت میں لے کر عالمِ قدس کی چند چیزیں جو بہت اعلیٰ درجہ کی اور نفیس تھیں پیر جی کے سامنے پیش کرکے فرمایا کہ تجھ کو ایسی چیزیں میں نے دی ہیں اور دوسری چیزیں بھی دوں گا۔ اللہ اکبر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی تو اللہ کے دربار میں یہ حالت کہ مارے دہشت کے بے حواس ہوجائیں اور پیر جی سے ایسا یارانہ کہ ہاتھ میں ہاتھ لے کر باتیں ہوں۔ ان دونوں عبارتوں سے معلوم ہوا کہ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں اللہ کے یہاں اسمٰعیل دہلوی کے پیر جی کا معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ مرتبہ ہے انبہٹی جی نے یہ دونوں عبارتیں بھی نہیں پیش کیں جس سے اُن کا بھرم کھلتا اور دیوبندی دھرم کا پتہ چلتا مجبوراً ڈر کے مارے تقیہ اور جھوٹ سے کام لیا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین (۱۷) دور کیوں جایئے خود انھیں انبہٹی جی کی لیجئے براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا دیکھئے انبہٹی جی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اردو زبان نہیں آتی تھی جب دیوبندی مولویوں سے معاملہ ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اردو آگئی اس خواب کو لکھ کر فرماتے ہیں اس سے اس مدرسہ کا مرتبہ معلوم ہوا یعنی بھلا بتاؤ تو وہ کون سا مدرسہ ہے جس کے مولویوں سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علم حاصل کیا ہو دیکھو دیوبندی مولویوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اردو زبان کا علم حاصل ہوا تو

معاذ اللہ اردو زبان میں دیوبندی ٹلّے استاذ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شاگرد ٹھہرے پھر کس منہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام مخلوق میں سب سے افضل کہا جاتا ہے مگر ہے یہ کہ وہابیوں کے تقیہ نے رافضیوں کے تقیہ کو بھی مات کردیا فلعنۃ اللہ علی المنافقین (۱۸)

دیوبندی دھرم کے ایک بڑے گرو مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی تحذیر الناس صفحہ ۳ پر لکھا عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں دیکھو اس عبارت میں کیسی کھلی تصریح ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا خاتم النبیین معنی آخر الانبیا یعنی سب سے پچھلا ہونا اہل فہم یعنی سمجھ دار لوگوں کے نزدیک صحیح نہیں۔ یہی نانوتوی جی اسی تحذیر الناس کے صفحہ ۱۴ پر لکھتے ہیں بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو پھر بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ یہی نانوتوی جی اسی تحذیر الناس کے صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جب بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا ملاحظہ ہو نانوتوی جی نے ان تینوں عبارتوں میں سے ہر ایک میں کس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے کو

ے ہم مسلمان لکھتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ۱۲

جاہلوں کا خیال بتایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں بلکہ حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نئے نبی ہونے کو جائز بتایا۔ یہی وہ ناپاک ملعون عبارتیں ہیں جنھیں مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام کے سامنے پیش کیا گیا اور انھیں خبیث عبارتوں کے سبب اُن حضرات کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ نانوتوی کافر مرتد ہے اور جو شخص اُس کے ان کفروں پر مطلع ہونے کے بعد بھی اُس کو کافر نہ کہے بلکہ جو اس کے کافر مرتد ہونے میں شک کرے وہ خود بھی کافر مرتد ہے ان عبارتوں پر مفصل بحث رسالہ مبارکہ لطمۂ شیر بر نجدی زادہ [۱۳۳۵] رانڈیر میں ہو چکی ہے ساری المہند دیکھ جایئے کہیں ان عبارتوں کا پتہ نہیں پائے گا انبیٹھی جی نے یہ تینوں عبارتیں اپنی جیب نہانی میں غائب کرلیں نانوتوی جی کے یہ کفر تینوں انبیٹھی جی نگل گئے ساری المہند میں کہیں ان تینوں میں سے کسی ایک کا ذکر اپنی زبان پر نہیں لائے اور حرمین شریفین کے سامنے ان عبارتوں میں سے ایک بھی پیش کرنے کی ہمت نہیں کرسکے المہند کے سولھویں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں جو کچھ مولانا (نانوتوی) نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اُس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ سب کی نبوت کے خاتم ہیں اور

دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی
کی نبوت ہے جس پر تمام انبیا کی نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ
خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں۔
بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات
ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات ہے
اور تمام انبیا علیہم السلام کی بالعرض اس لئے کہ سارے انبیا کی نبوت
آپ کی نبوت کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ اور
دائرۂ نبوت و رسالت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں پس
آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت
صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لئے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت
نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ
کامل سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ کا شرف و فضل اسی
وقت ثابت ہوگا جبکہ آپ کی خاتمیت ذات و زمانہ دونوں اعتبار سے
ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیا ہونے سے آپ کی سیادت و
رفعت نہ مرتبۂ کمال کو پہونچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل کلی کا
شرف حاصل ہوگا۔ مسلمانو! آپ ملاحظہ فرماؤ نانوتوی جی صراحۃً
تحذیر الناس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب سے پچھلے
نبی ہونے کو جاہلوں کا خیال اور سمجھدار لوگوں کے نزدیک اسے غلط
ٹھہرائیں اور انبہٹی جی اس کا حاصل یہ نکالیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام ذات و زمانہ دونوں اعتبار سے خاتم النبیین ہیں۔ نانوتوی
کھلم کھلا ختم زمانی کو باطل بتائے اور انبہٹی جی اس پر افترا گڑھے
کہ اس نے تو ختم زمانی و ختم ذاتی دونوں کو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے لئے ثابت کیا ہے۔ الا لعنۃ اللہ علی المفترین اسی جواب میں
لکھا ہمارا اور ہمارے مشائخ کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا
اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔
آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور اسی جواب میں لکھا ہے حاشا کہ ہم
میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے
نزدیک کافر ہے۔ ملاحظہ ہو انبہٹی جی نے نانوتوی کے کفر پر پردہ
ڈالنے کے لئے کس قدر فریب کئے۔ اپنا عقیدہ تحذیر الناس کے
خلاف بتایا۔ تحذیر الناس کی اصل کفری عبارتیں پیش نہیں کیں۔
ایک نئی عبارت لکھی کہ یہ تحذیر الناس کی عبارت کا خلاصہ ہے۔
حالانکہ وہ عبارت تحذیر الناس میں بالکل نہیں بلکہ خود تحذیر الناس
کی عبارت انبہٹی جی کی پیش کی ہوئی عبارت سے بالکل خلاف
ہے نانوتوی کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ کے اعتبار
سے خاتم النبیین ہونا جاہلوں کا خیال ہے انبہٹی جی کہتے ہیں کہ اس نے
ذات و زمانہ دونوں اعتبار سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین
ہونا ثابت کیا ہے بلکہ جو اصل کفر تحذیر الناس میں تھا اس سے صاف
انکار کر دیا کہ ہم میں سے کسی نے ایسا نہیں لکھا بلکہ حد بھر کی مکاری

یہ کہ خود تحذیر الناس ہی کے مضمون پر صاف صاف کافر ہونے کا فتویٰ دے دیا کہ جو اُس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ (۱۸)، امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان مطبع مجیدی کانپور صفحہ ۵۵ پر لکھا انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہیئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا انبیا امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں. اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اُن کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو اُن کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم اُن کے چھوٹے ہیں. پیارے مسلمان بھائیو ملاحظہ فرماؤ. اس عبارت میں کس طرح صاف صاف امام الوہابیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑا بھائی بتایا اور صاف صاف کہا کہ اُن کی اتنی ہی تعظیم کرنی چاہیئے جتنی چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی تعظیم کرتا ہے.

مسلمانو! یہ ہے وہابیوں. دیوبندیوں غیر مقلدوں کا ناپاک دھرم. الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین انبہٹی جی المہند میں سترھویں سوال کا جواب لکھتے ہیں ہم ہیں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام

کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گزشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدۂ وہابیہ کا خلاف مصرح ہے. دیکھئے امام الوہابیہ کے اس کفر کو اسلام بنانے کے لئے کتنے فریب کئے تقویت الایمان کی اصل عبارت پیش نہیں کی. اُس تقویت الایمانی عقیدہ سے صاف انکار کر دیا. اُس تقویت الایمانی عقیدہ کو خرافات لکھا بلکہ ایسی خرافات بتایا جو کسی ضعیف الایمان یعنی کمزور ایمان والے کی زبان سے بھی نہیں نکل سکے بلکہ یہاں تک لکھ دیا کہ دیوبندیوں کے تمام اگلے پیشواؤں نے اس عقیدہ کا رد لکھا ہے اس تقویت الایمانی عقیدہ کو عقیدہ وہابیہ یعنی خراب عقیدہ بتایا بلکہ اس تقویت الایمانی عقیدہ پر کفر کا فتویٰ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے وہ دائرہ ایمان سے خارج یعنی کافر ہے بھلا اس کذابی کی کچھ حد ہے الا لعنۃ اللہ علی الکذبین (۱۹) خود انہیں انبہٹی جی اور ان کے گرو گنگوہی جی دونوں نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھا شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے یعنی شیطان کے لئے تمام روئے زمین کا علم نص یعنی آیت یا حدیث سے ثابت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تمام

روئے زمین کا علم ثابت ہونے میں کوئی آیت یا حدیث نہیں بلکہ جو شخص حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تمام روئے زمین کا علم مانے وہ مشرک ہے ملاحظہ ہو یہ وہی ناپاک ملعون عبارت ہے جس پر علمائے حرمین طیبین نے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا ہے پوری عبارت مفصل بحث کے ساتھ رسالہ مبارکہ لطمۂ شیر بر نجدی زادہ راندیر[13] میں گزر چکی ہے یہی عبارت علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کی گئی تھی ساری المہند پر نظر کر جایئے کہیں اس ملعون عبارت کا پتہ نہیں المہند میں انہٹی جی انیسواں جواب لکھتے ہیں نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم و اسرار کے متعلق مطلقًا تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اَعلم یعنی زیادہ جاننے والا ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اُس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے ہاں کسی جزئی حادثہ حقیرہ کا حضرت کو اس لئے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اُس کی جانب توجہ نہیں فرمائی. آپ کے اَعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کر سکتا جبکہ ثابت ہو چکا کہ آپ اُن شریف علوم میں جو آپ کے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدتِ التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے اُس مردود میں کوئی شرافت اور علمی

کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہوگئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اُس متبحر و محقق مولوی سے زیادہ ہے جس کو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہدہد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں اور کتب حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں.
نیز حکما کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جن کو دواؤں کی کیفیت اور حالات کا بہت زیادہ علم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور مزے اور کیفیت سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالات سے ناواقف ہونا اُن کے علم ہونے کو مضر نہیں اور کوئی عقلمند بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ ان کا نجاست کے احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام شریف و ردی اور اعلیٰ و اسفل علوم ثابت کرتے اور یوں کہتے کہ جب آنحضرت ساری مخلوق سے افضل ہیں تو ضرور سب کے ہی علوم جزئی ہوں یا کلی آپ کو معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے محض اس فاسد قیاس کی

بنا پر اس علم کلی وجزئی کے ثبوت کا انکار کیا ذرا غور تو فرمایئے ہر مسلمان کو
شیطان پر فضل وشرف حاصل ہے پس اس قیاس کی بنا پر لازم آئے گا
کہ ہر امتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم آئے گا کہ
سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اُس واقعہ کی جسے ہدہد نے جانا اور افلاطون
وجالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم
باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین
قاطعہ میں بیان کیا ہے. یہ پاگلوں کی بکواس وہی ہے جو انبیٹھی جی
نے تحبیر ضلالت میں لکھی اور بحمدہ تعالیٰ ہم رسالہ مبارکہ لطمۃ الشیر بر نجدی زادہ انبیٹھر
میں اس کا مفصل رد کر چکے ہیں ملاحظہ فرمایئے. ساری براہین قاطعہ دیکھیے
اس عبارت کے الفاظ تو الفاظ اُس کا مطلب بھی کہیں براہین قاطعہ میں
نہیں پایا جاتا اور حد بھر کی بے ایمانی یہ کہ صاف لکھ دیا کہ یہ ہمارے قول
کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے. اب ملاحظہ ہو انبیٹھی
جی نے اپنے اور اپنے دھرم گرو گنگوہی کے اس کفرِ ملعون پر پردہ ڈالنے
کے لئے کتنے فریب کئے. براہین قاطعہ کی اصل کفری عبارت سے
صاف صاف انکار کر دیا کہ یہ مضمون ہماری کسی کتاب میں نہیں ایک
نئی عبارت گڑھی جس کے الفاظ یا معانی کسی کا وجود براہین قاطعہ میں
نہیں اور اُسے براہین قاطعہ کی عبارت کا خلاصہ بتایا اپنا عقیدہ براہین
قاطعہ کے خلاف لکھا بلکہ جو شخص براہین قاطعہ کی عبارت کے موافق عقیدہ
رکھے اُس پر صاف صاف کفر کا فتویٰ دے دیا بلکہ یہاں تک لکھ دیا کہ

تمام دیوبندی مولویوں نے ایسا عقیدہ رکھنے والے پر کفر کا فتویٰ دیا ہے
الا لعنۃ اللہ علی الدجالین (۲۰) تھانوی اشرف علی نے حفظ الایمان صفحہ
۸ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں اور
چارپاؤں کے علم غیب کے مثل بتایا جس پر حرمین طیبین سے کافر مرتد
ہونے کا فتویٰ پایا اصل عبارت اگرچہ لطمۃ الشیر میں گزر چکی ہے مگر ہم
اُسے پھر یہاں ذکر کئے دیتے ہیں تھانوی نے لکھا آپ کی ذات مقدسہ
پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے
کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد
ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمر و بکر بلکہ ہر
صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے.
اس مقام پر انبیٹھی جی کی بے ایمانی دیکھنے سے پہلے حکم اور اطلاق
کا فرق سمجھ لینا ضروری ہے. ایک چیز کے لئے کسی بات کا ثابت
ہونا اس کو حکم کہتے ہیں اور ایک چیز کے لئے کسی لفظ کا بولنا اُسے
اطلاق کہتے ہیں. حکم اور اطلاق کبھی دونوں جمع ہوتے ہیں اور کبھی حکم
صحیح ثابت ہوتا ہے مگر اطلاق درست نہیں ہوتا. مثلاً ہر مسلمان جانتا
ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے عزت اور
جلالت یعنی بزرگی ضرور ثابت ہے جو شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لئے عزت اور جلالت کا انکار کرے وہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے.
مگر یوں بولنا محمدٌ عزّ وجلّ یہ جائز نہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پر عزت وجلالت کا حکم تو صحیح ہے مگر عزوجل کا اطلاق درست نہیں یا ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جس قدر انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ہے اُتنی کسی دوسری مخلوق پر نہیں اس کا منکر بھی کافر ہے مگر یوں کہنا کہ سیدنا آدم صفی اللہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ یا سیدنا ابراہیم خلیل اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یا سیدنا موسیٰ کلیم اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ ہرگز درست نہیں حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ۔ ت کا حکم صحیح ہے مگر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اطلاق درست نہیں یا مثلاً زَارِعٌ کے معنی ہیں کھیتی اُگانے والا ہر مسلمان کا یہ ایمان ہے کہ بیشک حقیقت میں کھیتی کا اُگانے والا وہی ایک اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ جل جلالہٗ ہے اور اسی لئے قرآن عظیم میں نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ ۝ فرمایا گیا یعنی ہمیں کھیتی کے اُگانے والے ہیں مگر ہم اللہ عزوجل کو زارع نہیں کہہ سکتے تو ذاتِ الٰہی پر زارع کا حکم صحیح ہے مگر اطلاق درست نہیں اسی طرح شریعت میں صدہا نظیریں مل سکتی ہیں جن میں حکم صحیح ہے مگر شریعت طاہرہ نے مصلحتاً اطلاق کو منع فرما دیا ہے اسی طرح اس مسئلہ کو سمجھیے کہ بیشک حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر علم غیب کا حکم ضرور ضرور یقیناً قطعاً صحیح اور حق ہے بیشک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے رب عزوجل نے وہ علم غیب عطا فرمایا کہ سارا ماکان و مایکون سب ان کے سامنے ایسا ہے جیسا سمندر

کے سامنے ایک قطرہ یا دفتروں کے آگے ایک نقطہ مگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہنا بہتر نہیں اس لئے کہ شریعت مطہرہ میں یہ لفظ اللہ عزوجل کی ذاتِ پاک کے لئے وارد ہوا ہے ہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اسی معنی کا دوسرا لفظ کہنا بالکل جائز ہے جیسے عَالِمُ الْاَسْرَارِ وَالْخَفَایَا یعنی بھیدوں اور چھپی باتوں کے جاننے والے یا مُطَّلِعٌ عَلَے الْغُیُوْبِ یعنی غیبوں پر اطلاع رکھنے والے یا عَالِمُ مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ یعنی روزِ اول سے روزِ آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہوگا سب کے جاننے والے۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر علم غیب کا حکم صحیح اور حق ہے مگر عالم الغیب کا اطلاق نہیں۔ اب ملاحظہ ہو تھانوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علمِ غیب ثابت ہونے سے مطلقاً منکر ہے کہتا ہے کہ کل غیبوں کا علم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہونا تو عقلی و نقلی دلیلوں سے باطل ہے اور بعض علم غیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مانتا ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ اس میں حضور کا کیا کمال ہے ایسا علم غیب تو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کو بھی ہوتا ہے نبی کے علم غیب اور غیر نبی یعنی بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب میں کیا فرق ہے یہی وہ عبارتِ ملعونہ ہے جس پر حرمین طیبین سے تھانوی کو کافر مرتد ہونے کا فتویٰ ملا اب انبیٹھی جی کی دغابازی ملاحظہ ہو ساری المہند

پڑھ جایئے کہیں یہ کفری عبارت اس میں نہیں پایئے گا۔ المہند میں
بیسویں سوال کا جواب لکھا میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا
اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر
کیا خدا اُنھیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں پھر اپنی اندرونی جیب
سے بالکل ایک نئی عبارت نکال کر دکھائی جو دنیا بھر کی کسی نئی یا
پرانی حفظ الایمان میں نہیں کہ حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا
اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اُسی سے دریافت کرتے ہیں
کہ اس غیب سے مراد کیا ہے۔ یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب
کوئی غیب کیوں نہ ہو پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا
سا ہو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی
حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو
نہیں تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے
کی وجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ مذکورہ بالا تمام حیوانات
پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اس کو مان لیا تو یہ اطلاق کمالاتِ
نبوت میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ مانے
تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو سکے گی۔ تحذیر الناس
و براہین قاطعہ کی عبارتوں میں انبہٹی جی نے اتنی ہی بے ایمانی کی تھی کہ
نئی عبارتیں لکھ کر کہہ دیا کہ یہ تحذیر الناس اور براہین قاطعہ کی عبارتوں

کے خلاصے ہیں جس سے ایک سمجھدار سمجھ سکتا تھا کہ یہ اصل کفری عبارتیں
نہیں ہیں مگر یہاں تو انبہٹی جی کی مکاری و عیاری کے جوبن اُبھار پر ہیں
اوپر کی گڑھی ہوئی عبارت لکھ کر صاف صاف بک دیا مولانا تھانوی
کا کلام ختم ہوا خدا تم پر رحم فرمائے ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں
کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے۔ یعنی یہ عبارت بعینہا اسی طرح
حفظ الایمان میں ہے۔ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین بے شرموں کے
پیشوا بے حیاؤں کے امام کو خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا خوف تو کیوں ہوتا مگر بندوں سے بھی شرم نہ آئی کہ عرب کے علما بیچارے
اردو نہیں جانتے اُن کے حضور تو جھوٹی قسمیں کھا کھا کر جو کچھ عبارتیں
پیش کر دیں وہ سمجھے کہ اُن کی کتابوں میں یہی عبارتیں ہوں گی مگر یہ نہ
سوچا کہ اگر ہندوستان میں کسی مسلمان نے پوچھ لیا کہ حفظ الایمان میں یہ
عبارت کہاں ہے تو یہ کس گھر سے دکھائے گا اور پوچھنے والا اس کی
بے حیائی پر کتنے ہزار بار تھوکے گا۔ یہ بھی ملاحظہ ہو کہ تھانوی تو حفظ
الایمان میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر علم غیب کے
حکم ہی کو غلط و باطل بتا رہا ہے اور انبہٹی جی کہتے ہیں کہ حفظ الایمان
میں لفظ عالم الغیب کے اطلاق کو منع کیا ہے حفظ الایمان میں تو یوں ہے
کہ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے یعنی
بعض علم غیب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کچھ تخصیص نہیں اور
انبہٹی جی حفظ الایمان کی عبارت یوں بتاتے ہیں کہ اگر بعض غیب

مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص نہ رہی جس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایسا علم غیب مانا جائے جو حضور کے ساتھ خاص ہو اور بعض علم غیب ماننے میں حضور کی تخصیص نہیں رہتی حفظ الایمان کی عبارت تو یہ ہے کہ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے یعنی جیسا علم غیب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچہ ہر پاگل ہر جانور ہر چارپایہ کو بھی ہے اور المہند میں حفظ الایمان کی عبارت یوں لکھی ہے کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے دیکھئے وہ ایسا کا لفظ جس سے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں چارپاؤں جانوروں کے علم سے تشبیہ دی تھی اُسے انبہٹی جی کیسا صاف نگل گئے حفظ الایمان کی عبارت تو یوں ہے پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے جس کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت بھی ہو تو اس میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمال کیا ہے بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کو بھی ایسا علم غیب ہوتا ہے اور انبہٹی جی المہند میں حفظ الایمان کی عبارت یوں نقل کرتے ہیں

اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اس کو مان لیا تو یہ اطلاق کمالاتِ نبوت میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے تھانوی تو علم غیب کے ثبوت ہی کو کمالاتِ نبوت میں نہیں مانتا اور انبہٹی جی اُس کے سر یہ تھوپتے ہیں کہ وہ لفظ عالم الغیب کے اطلاق کو نبوت کا کمال نہیں مانتا حفظ الایمان کی عبارت تو یہ ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے یعنی اگر زید یوں کہے کہ میں بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے لئے علم غیب نہیں مانتا میں تو صرف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب مانتا ہوں تو تھانوی کہتا ہے کہ نبی میں اور بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں میں کیا فرق ہے جیسا علم نبی کو ہے ایسا علم تو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کو بھی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تو علم غیب مانا جائے اور بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے لئے علم غیب نہ مانا جائے اور انبہٹی جی تھانوی کا قول یوں نقل کرتے ہیں اور اس کو نہ مانے تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو سکے گی اِس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ اگر زید بعض غیب کے جاننے کے سبب سے لفظ عالم الغیب کے اطلاق کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جائز رکھے اور بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں پر لفظ عالم الغیب کے

اطلاق کو جائز نہ مانے تو پوچھا جائے گا کہ فرق کی وجہ کیا ہے بھلا اس خباثت کا کچھ ٹھکانا ہے تھانوی شروع سے آخر تک علم غیب پر بحث کرتا ہے انبہٹی جی اُس کی عبارت کو پیش نہیں کرتے اپنی طرف سے ایک نئی عبارت گڑھتے ہیں اور اس میں ساری بحث لفظ عالم الغیب کے اطلاق پر رکھتے ہیں اور چوری کے ساتھ سینہ زوری یہ کہ اُسے تھانوی کی عبارت بھی بتاتے ہیں میں بھی یہاں پر مجبوراً المہند کی زبان میں کہتا ہوں کہ یہ بھی دجالوں کی دجالی اور کذابوں کی کذابی ہے کہ تھانوی کی عبارت بدلی اور حفظ الایمان کی عبارت کے خلاف ظاہر کی خدا انھیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں مسلمانو! خدا تم پر رحم فرمائے ذرا المہند ملاحظہ تو فرماؤ انبہٹی جی کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی حفظ الایمان میں نہ پاؤ گے۔ تھانوی تو صراحۃً حضور محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چار پاؤں کے علم کی طرح لکھتا ہے اور انبہٹی جی لفظ عالم الغیب کے اطلاق پر بحث کرتے ہیں اور اُس عبارت کا تھانوی پر بہتان باندھتے ہیں جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار انبہٹی جی نے اسی جواب کے آخر میں لکھا ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین (یعنی جانوروں پاگلوں) کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا (تھانوی، دام مجدہ) ایسی واہیات منہ سے نکالیں اب ملاحظہ ہو انبہٹی جی نے تھانوی کے اس ملعون کفر پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا کیا فریب کئے

صاف انکار کیا کہ یہ مضمون حفظ الایمان میں نہیں حفظ الایمان میں اس مضمون کے ہونے کو جھوٹ کہا اور افترا بتایا ایک بالکل نئی عبارت جو دنیا بھر کی کسی حفظ الایمان میں نہیں گڑھ کر لکھی اور اُسے تھانوی کا کلام بتایا حفظ الایمان کی اصل کفری عبارت پیش نہیں کی پھر جو نئی عبارت گڑھی اس میں علم غیب کے حکم کو لفظ عالم الغیب کا اطلاق بتایا اور تخصیص کے انکار کو اقرار اور تخصیص کی طلب بتایا ایسا کے لفظ کو جو تشبیہ کے لئے تھا بالکل ہضم کر لیا تھانوی نے جو لکھا کہ علم غیب نبوت کے کمالات میں سے نہیں اُسے یوں بتایا کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق کمالاتِ نبوت میں سے نہیں جو مضمون حفظ الایمان میں ہے اُسے واہیات بتایا حتیٰ کہ جو شخص حفظ الایمان کے موافق سمجھے یا کہے اُس پر کفر کا فتویٰ دیا یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (۲۲) امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۵، پر لکھا فرمایا کہ مجھ کو مبالغہ خوش نہیں آتا سو میرا نام محمد ہے نہ اللہ نہ خالق نہ رزاق اور سب آدمیوں کی طرح اپنے باپ ہی سے پیدا ہوا ہوں اور بندہ ہی ہونا میرا فخر ہے مگر اور سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے کہ اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل ہاں ہاں کیا ہے دم تھانوی انبہٹی یا کسی وہابی دیوبندی غیر مقلد میں کہ بتا سکے کہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کہاں فرمایا ہے یہ کون سی

حدیث ہے کس کتاب میں ہے کون سے راویوں نے اس کو روایت کیا ہے اور جب کچھ نہ بتا سکیں اور ہرگز نہیں بتا سکتے تو ذرا آنکھ کھول کر اپنے امام کی بے ایمانی دیکھیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت اسے یہاں تک مجبور کرتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مراتبِ جلیلہ کو گھٹانے اور فضائلِ جمیلہ کو مٹانے کے لئے جھوٹی حدیثیں گڑھ لیا کرتا ہے الالعنۃُ اللہ علی الظلمین

(۲۳) اسی تقویت الایمان مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۲۸ پر لکھتا ہے انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب سے بڑا بنایا ہے سو ان میں بڑائی ہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھاتے ہیں یہ بھی وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا فرق اتنا ہے کہ اس عبارت میں اپنے جی سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل کو مٹایا اور اوپر کی عبارت میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا جڑ دیا کہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا۔ مسلمانو! ملاحظہ فرماؤ۔ امام الوہابیہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صرف اتنی بڑائی مانی کہ اللہ کی راہ بتاتے اور بھلے برے کاموں سے واقف ہیں تو معلوم ہوا کہ وہابی دھرم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اس کے سوا اور کسی قسم کی فضیلت ثابت نہیں تو اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام فضائل اور ظاہر و باطن کے تمام کمالات و محاسن اور معجزات سب سے انکار ہو گیا بلکہ

رسالت بھی اُڑ گئی کیونکہ راہ بتانا اور بھلے برے کاموں سے واقف ہونا خاص رسول کی شان نہیں خود امام الوہابیہ نے اسی عبارت میں اولیاء کے لئے بھی مانا تو وہابی دھرم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ صرف اتنا ہے جتنا ایک ہدایت کرنے والے عالم کا جو وہابیہ خود اپنے امام الوہابیہ وگنگوہی و نانوتوی کے لئے مانتے ہیں کہ وہ اللہ کی راہ بتاتے اور بھلے برے کاموں سے واقف تھے (۲۴) یہ سب کچھ تو ہوا مگر مسلمان بھائیو آپ حضرات نے ملاحظہ فرمایا کہ ان دونوں عبارتوں سے صاف صاف ثابت ہوا کہ وہابی دیوبندی دھرم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام بندوں سے صرف یہی بڑائی اور امتیاز حاصل ہے کہ اللہ عزوجل کے احکامِ شرعیہ سے واقف ہیں اور دوسروں کو بتاتے ہیں اور اس کے علاوہ ذات و صفات الٰہیہ و افعالِ ربانیہ و اسرارِ مخفیہ و رموزِ خفیہ و حکمتہائے الٰہیہ وغیرہ کسی بات کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دیوبندی وہابی دھرم نہیں مانتا کیونکہ تقویت الایمانی دھرم میں احکام جاننے کے سوا اور کوئی بڑائی یا امتیاز تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل نہیں اب انبہٹی جی کی بے ایمانی دیکھیے التلبیسات یعنی المہند میں اٹھارہواں سوال گڑھا کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکامِ شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات و صفات و افعال اور مخفی اسرار و حکمتہائے الٰہیہ کے اس قدر علوم عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق میں کوئی کیوں نہ ہو نہیں پہونچ سکتا۔ انبہٹی جی اگر سچے ہوتے تو صاف صاف

جواب دیتے کہ ہاں ہاں ہمارے وہابی دھرم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف اتنی ہی بڑائی حاصل ہے کہ احکام شرعیہ سے واقف ہیں اور وہی لوگوں کو بتاتے ہیں اس کے سوا کسی علم کی بڑائی انھیں حاصل نہیں دیکھو ہمارے دھرم گرو کی پستک تقویت الایمان مگر انبہٹی جی جانتے تھے کہ یہ ہندوستان نہیں جہاں ہر قسم کے کفر بکنے کی آزادی ہے یہ تو اللہ عزوجل کا گھر مکۂ معظمہ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آستانہ مدینہ طیبہ ہے یہاں اسلامی حکومت بھی باقی ہے لہٰذا اگر یہاں اپنے کفر کا اظہار کر دیں گے تو قتل یا قید کا حکم ہو جائے گا لہٰذا اپنے اصلی عقیدہ کو چھپا کر یوں جواب لکھا ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ اور حکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ و اسرار خفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی اُن کے پاس تک نہیں پہونچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے ملاحظہ ہو۔

انبہٹی جی نے تقویت الایمان کی اصل عبارتیں نہیں لکھیں اور اپنا عقیدہ اس کے خلاف بتایا مسلمانو! خدا کے لئے انصاف سے بتاؤ اگر انبہٹی جی کا فی الواقع یہی عقیدہ ہوتا تو تقویت الایمان سے کیا بیزاری نہیں کرتے مگر نہیں یہ سب جھوٹ اور فریب ہے وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ

ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ○ (۲۵) وہابی دھرم کے بہت بڑے گرو رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ گنگوہیہ حصہ اوّل مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی کے صفحہ ۸۴ پر لکھا عقد مجلس مولود اگرچہ اُس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام وتداعی اُس میں بھی موجود ہے لہٰذا اِس زمانہ میں درست نہیں اسی فتاویٰ گنگوہیہ حصہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند کے صفحہ ۱۳۱ پر لکھا محفل میلاد میں جس میں روایاتِ صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف وگزاف اور روایاتِ موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے الجواب ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے اسی حصہ دوم کے صفحہ ۹۲ پر لکھا انعقاد مجلس میلاد بدونِ قیام بروایاتِ صحیح درست ہے یا نہیں۔ الجواب انعقاد مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے اسی فتاویٰ گنگوہیہ کے حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد کے صفحہ ۱۴۳ پر لکھا جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرنی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں الجواب کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں انھیں گنگوہی جی کا ایک فتویٰ انھیں انبہٹی جی نے براہین قاطعہ مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ کے صفحہ ۱۴۸ پر نقل کیا اس کے آخر میں گنگوہی بھی لکھتے ہیں یہ مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت ومنکر ہے اور شرعاً کوئی صورتِ جواز اس کی نہیں ہو سکتی۔ پیارے سُنی بھائیو! ان پانچوں عبارتوں

میں گنگوہی جی نے کس طرح منہ بھر کر مجلس میلاد شریف کو ناجائز و ممنوع
و منکر و بدعت بتایا صاف کہا کہ جس مجلس میلاد میں کوئی نامشروع ناجائز
بات نہ ہو وہ بھی ناجائز ہے صاف کہا کہ جس مجلس میں صرف صحیح
روایتیں پڑھی جائیں اور کسی قسم کا کوئی لاف و گزاف نہ ہو وہ بھی
ناجائز ہے صاف کہا کہ جس مجلس میں قیام بھی نہ ہو اور صحیح روایتیں
پڑھی جائیں وہ بھی ناجائز ہے صاف کہا کہ ہر حال میں مجلس میلاد
ناجائز ہے صاف کہا کہ جس مجلس میلاد میں صرف قرآن عظیم کی آیات
کریمہ پڑھی جائیں وہ بھی ناجائز ہے صاف کہا کہ کوئی مجلس میلاد کسی
طرح سے بھی ہرگز جائز نہیں صاف کہا کہ مجلس میلاد بدعت اور منکر
یعنی گناہ ہے اور شرعاً کسی صورت سے جائز نہیں ہوسکتی یہ تو
وہابی دھرم کا اصلی عقیدہ آپ نے سُن لیا اب انبہٹی جی کی دجالی دیکھئے
التلبیسات یعنی المہند میں اکیسواں سوال گڑھا کیا تم اس کے
قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ ولادت
شرعاً قبیح اور بدعتِ سیئہ حرام ہے یا کچھ اور اگر انبہٹی جی سچے ہوتے
تو اس کا جواب یوں دیتے کہ ہاں ہمارے وہابی مذہب دیوبندی
دھرم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکرِ ولادت ضرور قبیح
اور بدعت سیئہ اور حرام ہے دیکھو ہمارے دھرم گرو رشید احمد گنگوہی
کے فتوے مگر وہ ملک ہندوستان نہ تھا مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علما
سے معاملہ پڑا تھا لہٰذا اپنے دھرم کو صاف نگل گئے اور اس سے بچکر

نکل گئے اس سوال کا جواب یوں لکھا حاشا ہم تو کیا کوئی مسلمان بھی
ایسا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ شریفہ کا ذکر بلکہ آپ
کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ
بھی قبیح و بدعتِ سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے اُن کا ذکر ہمارے نزدیک
نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکرِ ولادتِ شریفہ
ہو یا آپ کے بول و براز و نشست و برخاست اور بیداری و خواب
کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہینِ قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت
مذکور ہے اور ہمارے مشائخ کے فتاویٰ میں مسطور ہے اس کے چند
سطر بعد لکھا ہم ذکرِ ولادتِ شریفہ کے منکر نہیں بلکہ اُن ناجائز امور
کے منکر ہیں جو اس کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کی
مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ واہیات موضوع روایات
بیان ہوتی ہیں مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے چراغوں کے روشن
کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی ہوتی ہے اور اس مجلس
کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ ہو اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ
اور منکراتِ شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو پس
اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر
ولادتِ شریفہ ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قولِ شنیع کا کسی مسلمان
کی طرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا

افترا ہے خدا اُن کو رسوا و ملعون کرے خشکی و تری اور نرم و سخت زمین میں۔
پہلے تو انبہٹی جی کی کذابیاں ملاحظہ ہوں کہتا ہے کہ ہندوستان میں میلاد شریف کی مجلسوں میں یہ باتیں ضرور ہوتی ہیں موضوع اور واہیات روایتوں کا پڑھا جانا مردوں عورتوں کا ساتھ مل کر بیٹھنا چراغوں اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی مجلس میلاد کو واجب سمجھنا جو اس میں نہ آئے اس پر طعن کرنا اُسے کافر کہنا پھر کہتا ہے کہ شاید ہی کوئی مجلس میلاد اِن ناجائز باتوں سے خالی ہوتی ہو۔ بیشک ہندوستان میں بعض مجلسیں ضرور ایسی ہوتی ہیں جن میں موضوع روایتیں بیان ہوتی ہیں مگر بحمدہٖ تعالیٰ بہت سی مجلسیں ایسی ہوتی ہیں جن میں علماء ذکر ولادت شریف کرتے ہیں اُن میں ہرگز کوئی موضوع روایت بیان نہیں ہوتی بلکہ بعض میلاد خواں ایسے بھی ہیں خود عالم نہیں مگر علمائے کرام کی لکھی ہوئی کتابوں سے بیان کرتے ہیں اور وہ بھی کوئی موضوع روایت نہیں بیان کرتے پھر انبہٹی جی کا یہ کیسا کھلا جھوٹ ہے کہ اکثر مجلسوں میں موضوع روایات بیان ہوتی ہیں۔ پھر ہندوستان میں جس قدر مجالس میلاد ہوتی ہیں کسی میں مردوں کے ساتھ عورتیں مل کر نہیں بیٹھتی ہیں بلکہ عورتوں کی نشست مردوں سے بالکل علیحدہ ہوتی ہے انبہٹی جی کو ایسا کھلا جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آئی کہ مجلس میلاد میں عورتوں مردوں کا اختلاط ہوتا ہے ہاں شاید دیوبند یا گنگوہ یا تھانہ بھون یا انبہٹہ میں ایسا ہوتا ہو کہ گنگوہی و تھانوی و انبہٹی کے

لیکچر سننے کے لئے تمام دیوبندی مرد اور اُن کی ماں بہنیں بہو بیٹیاں بیویاں سب ساتھ مل کر بیٹھتی ہوں اُسی کو دیکھ کر انبہٹی جی نے اٹکل دوڑائی کہ مجلس میلاد میں ایسا ہی ہوتا ہے روشنی میں بھی فضول خرچ نہیں ہوتا بلکہ آدمیوں کی کثرت کے اندازہ سے روشنی بھی کی جاتی ہے اسی لئے جہاں آدمی زیادہ ہوتے ہیں اُسی مجلس میں روشنی بھی زائد ہوتی ہے اور جہاں کم وہاں تھوڑی۔ یہ بھی بالکل جھوٹ ہے کہ میلاد شریف کو واجب سمجھتے ہیں کوئی جاہل سا جاہل مسلمان بھی مجلس میلاد شریف کو واجب نہیں سمجھتا کتنے بیچارے غریب مسلمان ہیں جو کبھی میلاد شریف نہیں کرتے اور کبھی اُن کے دل میں خیال بھی نہیں آتا کہ ہم سے ایک واجب قضا ہو رہا ہے ہاں مجلس میلاد کو مستحب و مستحسن و بہتر و ثواب ضرور جانتے ہیں۔ یہ بھی سپید جھوٹ ہے کہ جو شخص مجلس میلاد میں شریک نہ ہوا اُسے طعنہ دیتے کافر کہتے ہیں ہر شہر میں کس قدر مجالس طیبہ ہوتی ہیں پھر سیکڑوں بلکہ ہزاروں وہ سُنی مسلمان ہوتے ہیں جو مجبوری یا معذوری یا سستی و کاہلی سے نہیں شریک ہوتے اُنھیں کون طعنے دیتا ہے اُنھیں کون کافر کہتا ہے ہاں جو شخص محفل میلاد کو بدعت و حرام کہے اُس پر ضرور طعن کرتے ہیں کہ وہ خدا کے حلال بلکہ نیک کام کو حرام ٹھہراتا ہے اور چونکہ اُس کے منکر وہابیہ ہی ہیں اور وہابیہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر ہیں لہٰذا اُنھیں کافر بھی کہتے ہیں مگر اس لئے نہیں کہ

وہ مجلس میلاد میں شامل نہیں ہوئے بلکہ اس لئے کہ عقائد کفریہ رکھتے ہیں انبھٹی جی نے علمائے حرمین شریفین کے سامنے ایسے کھلے جھوٹ اس لئے بولے کہ وہ حضرات بھی ہندوستان کی مجالس میلاد کو ناجائز و حرام لکھ دیں اِن تمام باتوں سے قطع نظر کر کے اصل مقصود پر آیئے انبھٹی جی نے گنگوہی کی اِن پانچوں عبارتوں کو علمائے حرمین کے سامنے نہیں پیش کیا جن سے اصل وہابی دیوبندی دھرم کھلتا۔ اپنا عقیدہ گنگوہی فتووں کے خلاف لکھا۔ گنگوہی کے قول کو شنیع کہا۔ جس بات کو گنگوہی نے بدعت اور منکر اور ناجائز لکھا اُسے انبھٹی نے نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب لکھا بلکہ صاف صاف گنگوہی کے قول پر کفر کا فتویٰ دے دیا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہہ سکتا جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ جو ایسا کہے وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے۔ پھر گنگوہی کی عبارتیں اوپر آپ سن چکے کہ جس مجلس میں کوئی ناجائز بات نہ ہو جس مجلس میں کوئی موضوع روایت بیان نہ کی جائے جس مجلس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے وہ بھی ناجائز و حرام و بدعت ہے اور انبھٹی جی نے دیوبندی دھرم کا عقیدہ یہ بتایا کہ مجلس میلاد اگر ناجائز بات نہ ہو موضوع روایت بیان نہ ہو فضول خرچی نہ ہو عورتوں مردوں کا اختلاط نہ ہو وہ مجلس جائز اور مستحب ہے اب نہیں معلوم وہابیہ دیوبندیہ گنگوہی و انبھٹی دونوں میں کس کو جھوٹا کہیں گے الالعنۃ اللہ علی الکذبین میں بھی المہندی کی مہذب زبان میں کہوں کہ یہ کذابی مکاری عیاری دجالی ملحد دجال مفتریوں کا کام ہے خدا اُن کو رسوا کرے اور اُن پر لعنت کرے خشکی و

تری میں نرم اور سخت زمین میں آمین (۲۶) وہابی دھرم کے گرو رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸ پر لکھا یہ وجہ ہے کہ روح پاک علیہ السلام کی عالمِ ارواح سے عالمِ شہادت میں تشریف لائی اُس کی تعظیم کو قیام ہے تو یہ بھی محض حماقت ہے کیونکہ اس وجہ میں قیام کرنا وقت وقوع ولادتِ شریفہ کے ہونا چاہیے اب ہر روز کون سی ولادت مکرر ہوتی ہے پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے ہے کہ نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکتِ قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اُس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخِ معین پر کرتے ہیں اِن کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں پیارے مسلمانو! لِلّٰہ انصاف سے دیکھو گنگوہی نے کس طرح سے منہ بھر کر محفل میلاد شریف کو کنہیا کے جنم کا سوانگ بلکہ معاذ اللہ اُس سے بدتر کہا اور چونکہ محفل میلاد کو کنہیا کا جنم بنانے کا کوئی موقع نہ تھا اس لئے محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی عداوت نے اُسے مجبور کیا کہ اُس نے اپنے جی سے ایک نئی صورت گڑھی جس کا کہیں دنیا میں کوئی وجود نہیں اور اُسے فرض کر کے ایسی ناپاک گالی بک دی۔ ہاں ہاں! انبھٹی جی ہوش و حواس درست کر کے سنو! تذکرۃ الرشید میں کئی جگہ گنگوہی کو بے نظیر اور بے مثل کہا گیا ہے اِس پر اگر کوئی شخص گنگوہی جی سے سیکھ کر یوں کہے کہ یہ وجہ

ہے کہ گنگوہی جی کے پیچھے پاخانہ پھرنے کا ایک سوراخ تھا اس لئے انھیں
بے نظیر کہا جاتا ہے تو یہ بھی محض حماقت ہے کیونکہ اس وجہ سے تو ہر ایک
جانور کو بھی بے نظیر کہنا چاہیئے کیونکہ چمگادڑ کے سوا ہر ایک جانور کے پیچھے
بھی پاخانہ پھرنے کا سوراخ ہوتا ہے کیا پاخانہ کا سوراخ صرف گنگوہی
جی کے پیچھے ہے جس کی وجہ سے بے نظیر کہلانے کے مستحق ہوئے۔ بولو!
انبہٹی جی! جو شخص یوں کہے اُس نے تمھارے پیر کی توہین و بے ادبی کی یا
نہیں اگر کی اور ضرور کی تو کیوں جو وجہ اُس نے بے نظیر کہنے کی فرض کی
ہے اُس کی بنا پر تو بیشک تمام جانور بھی بے نظیر ثابت ہوتے ہیں مگر
نہیں نہیں تم ضرور کہو گے کہ گنگوہی جی کو اس وجہ سے ہرگز بے نظیر نہیں
کہا جاتا بلکہ گنگوہی جی میں خوبیاں ایسی تھیں جن کی وجہ سے انھیں بے نظیر
کہا جاتا ہے اس شخص کا مقصود ہی یہ تھا کہ گنگوہی جی کو گالی دے اس لئے
اس نے اپنے جی سے بے نظیر کہنے کی یہ وجہ گڑھی اور گنگوہی جی کے پیچھے
کے سوراخ کو ذکر کر دیا اور ہم بھی کہیں گے کہ اس نے بہت بے ہودہ پن کیا
مگر ساتھ ہی یہ بھی کہیں گے کہ محفل میلاد شریف میں دنیا بھر کا کوئی مسلمان
اس لئے قیام نہیں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی وقت
پیدا ہوئے بلکہ ذکر ولادتِ مقدسہ کی تعظیم کے لئے یا دنیا میں حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا پیدا ہونا سُن کر اُس کی خوشی میں یا اس لئے کہ ذکرِ ولادت
اقدس کے وقت مجلس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضور خاص ہوتا
ہے قیام کیا جاتا ہے مگر گنگوہی کو مقصود ہی یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی جائے اس لئے انھوں نے یہ وجہ محض اپنے جی
سے گڑھی اور کہہ دیا کہ اگر مسلمان یوں سمجھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
اب پیدا ہوئے اُس کی تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں تو یہ کنہیا کے جنم
کے سوانگ کے مثل بلکہ اُس سے بدتر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ بولو بولو
انبہٹی جی! جس طرح اُس شخص نے گنگوہی جی کو گالی دی اُسی طرح گنگوہی
نے ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی یا نہیں
بولو دی اور ضرور دی فرق اتنا ہے کہ گنگوہی کو گالی دینے والا آپ لوگوں
میں بے ادب بے تہذیب بیہودہ کہلائے گا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دینے والا مسلمانوں میں کافر مرتد کا خطاب پائے گا۔
مسلمان بھائیو! یہ تو آپ اچھی طرح سمجھ لئے ہوں گے کہ گنگوہی جی کا اصل
مقصود معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلسِ میلاد کو کنہیا
کا جنم کہنا تھا صاف طور پر کہنے کا موقع نہ ملا تو ایک فرضی صورت خود
اپنے جی سے گڑھ کر کہہ دیا اب انبہٹی جی کی دجالی ملاحظہ ہو۔ المہند میں
بائیسواں سوال گڑھا کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت
کی ولادت کا ذکر کنہیا کے جنم اسٹمی کی طرح ہے یا نہیں پھر اس کا جواب
لکھا یہ بھی بدعتی دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر
باندھا ہے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر محبوب تر اور افضل
ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ
یوں کہے کہ ذکرِ ولادت شریفہ فعلِ کفار کے مشابہ ہے پھر گنگوہی کی عبارت

کا خلاصہ اور اس کی اصل عبارت جو ہم نقل کر چکے لکھ کر کہا پس اے
صاحبانِ عقول غور تو فرمایئے شیخ قدس سرہٗ (یعنی گنگوہی) نے تو
ہندی جاہلوں کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہے جو ایسے
واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس
ذکرِ ولادتِ شریفہ کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی
حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں ولیکن ظالم لوگ اہلِ حق پر افترا
کرتے اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں ملاحظہ فرمایئے پہلے تو مجلس
میلاد کو محبوب تر اور افضل ترین مستحب کہا حالانکہ سابق میں گزرا کہ گنگوہی
دھرم میں مجلس میلاد شریف ہر طرح ناجائز و بدعت سیئہ حرام ہے اور وہابی
دھرم میں اس کے جائز ہونے کی کوئی صورت نہیں. ابھی سن چکے کہ
گنگوہی نے ضرور مجلس میلاد کو کنہیا کا جنم کہا انبہٹی جی نے اس پر کفر کا حکم
لگا دیا کہ کسی مسلمان کی طرف ایسا گمان نہیں ہو سکتا جس کا صاف مطلب
یہ ہوا کہ جو شخص ایسا کہے وہ ہرگز مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے پھر اتنا ناپاک
ملعون جھوٹ اللہ و رسول کے گھر میں بولا کہ ہندوستان کے جاہل
مسلمان ہی سمجھ کر قیام کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اسی وقت پیدا ہوئے. انبہٹی جی! آپ کا وطن انبہٹہ حماقت میں مشہور ہے
اگر وہاں کے احمق لوگ ایسا سمجھتے ہوں تو ہم نہیں کہہ سکتے مگر الحمد للہ!
ہم سنیوں کا ایک ایک بچہ بھی آپ کے بڑے بڑے مولویوں سے
زیادہ سمجھ رکھتا ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ کوئی بے پڑھا مسلمان بھی ایسا

خیال نہیں رکھتا. مسلمانو دیکھو کفر سے پاک ہونے کی سچی تدبیر تو یہ ہے وہ
تو دیوبندیوں کو نصیب نہیں مگر جھوٹ بول کر علمائے حرمین شریفین کو
دھوکے دینا انھیں آسان ہے کہ کفر بکتے رہیں اور کوئی انھیں کافر نہ کہے.
الا لعنة الله على الجاحدين (٢٧) باوجودیکہ انبہٹی جی نے ایسا ناپاک
ملعون جھوٹ بول کر علمائے حرمین شریفین کو دھوکہ دیا پھر بھی بعض
علما اُن کی اس کیادی پر واقف ہو گئے اور انھوں نے اپنی تقریظ
میں المہند کی اس مکاری کا رد فرما دیا. جسے دزدِ دلاور بکف چراغ. انبہٹی
جی نے نقل بھی کر دیا چنانچہ صفحہ ٧٥ پر شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تقریظ میں
ہے بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ
کی روح مبارک کے عالمِ ارواح سے دنیا میں تشریف لانے کا پس
کبھی خواص میں سے کسی بزرگ کے لئے کسی خاص وقت میں جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح کے تشریف لانے میں
کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا
بر سر غلطی بھی نہ سمجھا جائے گا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر
شریف میں زندہ ہیں باذنِ خداوندی کون (یعنی عالم) میں جو چاہتے
ہیں تصرف فرماتے ہیں مگر نہ بایں معنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نفع اور نقصان کے مالک ہیں اس کے تین سطر بعد لکھا اب پیدائش
کے از سر نو ہونے کا عقیدہ سو کسی پوری عقل والے سے اس کا
احتمال بھی نہیں ہوتا صفحہ ٧٧ پر شیخ سلیم بشری کی تقریظ میں ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کا انکار
اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا روافض سے مشابہت دے کر تشنیع
مناسب نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکور کو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت وعظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے
اور یہ ایسا فعل ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی نہیں ان دونوں
عبارتوں سے چند باتیں معلوم ہوئیں محفل میلاد شریف میں حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لانا جائز ہے جو شخص یہ عقیدہ رکھتے کہ
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس میلاد مبارک میں تشریف لاتے
ہیں وہ حق پر ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات سے
خود نفع نقصان کے مالک نہیں مگر خدا کے حکم سے تمام عالم میں جو چاہتے
ہیں تصرف فرماتے ہیں بہت سے اماموں نے مجلس میلاد شریف میں
قیام کو مستحسن سمجھا ہے یہ قیام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت
شان وجلالت کے لئے کیا جاتا ہے مجلس میلاد مبارک کے قیام میں
کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں. پیارے بھائیو ملاحظہ فرماؤ! یہ کھلا رد ہے
یا تقریظ وتصدیق وتائید مکر ہے یہ کہ خدا کسی کو بے حیا نہ کرے. آمین
(۲۸) لطمہ شیر بر نجدی زادہ راندیر میں اچھی طرح دکھا دیا گیا ہے
کہ گنگوہی جی نے یقیناً اللہ عزوجل کو جھوٹا لکھا اور اس کے جھوٹ بولنے
کا فتویٰ دیا در بھنگی جی کی عبارت بھی دکھا دی تھی کہ وہ بھی یہی مانتے
ہیں کہ خدا معاذ اللہ جھوٹا ہے اس وقت گنگوہی وانبہٹی کی براہین قاطعہ

لیجئے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں
نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں.
چنانچہ درمختار میں ہے هَلْ يَجُوزُ الخُلْفُ فِي الوَعِيدِ فَظَاهِرُ مَا فِي المُوَاقِفِ
وَالمَقَاصِدِ اَنَّ الاَشَاعِرَةَ قَائِلُونَ بِجَوَازِهٖ لِاَنَّهُ لَايُعَدُّ نَقْصًا بَلْ
جُوْدًا وَّكَرَمًا ہاں انبہٹی جی ہم سے اس عبارت کا مطلب سنو کسی
جرم پر اس کی سزا مقرر کرنا اس کو وعید کہتے ہیں خلف وعید اس سزا
کے معاف کر دینے کا نام ہے کوئی عقلمند آدمی خُلفِ وعید کو کذب
یعنی جھوٹ نہیں کہہ سکتا. کذب عیب ہے اور خلف وعید کرم ہے
عرب میں ایک مثل مشہور ہے اَلْكَرِيْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰى وَاِذَا اَوْعَدَ عَفَا
یعنی کریم جب کسی بات کا وعدہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے اور جب
کوئی سزا مقرر کرتا ہے تو اسے معاف کر دیتا ہے تو معلوم ہوا کہ خلف
وعید جھوٹ نہیں بلکہ عفو ومغفرت ہے اب بھی نہ سمجھے ہو تو مثال سے
سمجھاؤں. ایک بادشاہ اعلان کر دے کہ جو شخص سرکاری ٹیکس نہ
ادا کرے گا اُسے سال بھر کی سزا ہوگی پھر ایک شخص ایسا ہی حاضر ہو
جس نے ٹیکس نہ ادا کیا ہو بادشاہ اس پر ترس کھا کر اُسے چھوڑ دے
اور سزا نہ دے تو کیا اُس بادشاہ کو جھوٹا کہا جائے گا کیا اس کا قانون
جھوٹا ہو جائے گا ہرگز نہیں بادشاہ بھی سچا اُس کا قانون بھی سچا
اور اس چھوڑ دینے کو عیب نہیں کہیں گے بلکہ مہربانی اور کرم اور
بخشش بولیں گے بادشاہ کو جھوٹا نہیں کہیں گے بلکہ اُسے

رحمدل مہربان کریم کہا جائے گا. اب سُنو ردالمختار کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کیا خُلفِ وعید ہو سکتا ہے تو مواقف اور مقاصد کی عبارتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اشاعرہ اس بات کے قائل ہیں کہ خلف اللہ تعالیٰ کی وعید میں ہو سکتا ہے اور دلیل یہ ہے کہ وعید کا خلاف کوئی نقصان نہیں بلکہ جود و کرم یعنی بخشش اور مہربانی ہے تو معلوم ہوا کہ اشاعرہ ضرور وعید الٰہی میں خلف ممکن مانتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن نہیں مانتے کیونکہ کذب اور جھوٹ نقصان اور عیب ہے اور اشاعرہ صاف کہہ رہے ہیں کہ خلف وعید کوئی نقصان نہیں بلکہ جود و کرم ہے اِس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اشاعرہ خلف وعید کو کذب ہی نہیں مانتے مگر گنگوہی وانبہٹی نے اِس عبارت سے امکانِ کذب یعنی اپنے خدا کا جھوٹ ممکن ہونا ثابت کیا ہے اور ظاہر ہے کہ اِس عبارت میں کہیں کذب کا لفظ نہیں تو ضرور ہے کہ گنگوہی وانبہٹی خلف وعید ہی کو کذب مانتے ہیں اور یہ بھی اسی عبارت میں ہے کہ خلف وعید جود و کرم ہے اور اللہ تعالیٰ کا جود و کرم صرف ممکن ہی نہیں بلکہ یقیناً واقع ہے تو اب یہاں چند مقدمے ہیں. گنگوہی وانبہٹی کے نزدیک خلف وعید کذب ہے اور خلف وعید جود و کرم ہے اور جود و کرم ضرور واقع ہے تو ثابت ہوا کہ گنگوہی وانبہٹی کے دھرم میں اُن کا خدا یقیناً جھوٹا ہے اُس کا جھوٹ صرف ممکن ہی نہیں بلکہ واقع ہے اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۳ پر لکھا کہ

امکان کذب کہ خلف وعید کی فرع ہے جو قُدما یعنی اگلے اماموں میں مختلف فیہ ہو چکا ہے اُس پر مصنف انوار ساطعہ طعن کرتا ہے پیارے مسلمانو! دیکھو اس عبارت کا مطلب بھی وہی ہوا کہ خلف وعید کے لئے کذب لازم ہے یعنی گنگوہی وانبہٹی کے نزدیک بغیر کذب کے خلف وعید واقع نہیں ہو سکتا اور ابھی سُن چکے کہ خلف وعید یقیناً واقع ہے تو گنگوہی وانبہٹی دھرم میں اگلے زمانہ کے اماموں میں اختلاف ہو چکا ہے کہ خدا سچا ہے یا جھوٹا کسی نے کہا خدا سچا ہے کسی نے کہا جھوٹا ہے اور اس مسئلہ پر طعن کرنے والا اگلے اماموں پر طعن کرنے والا ہے سراسر وہی مضمون ہے جو گنگوہی فتوے میں ہے پھر نہیں معلوم ع نمودار چیز میں چھپانے سے حاصل کیا ہے. خیر اب انبہٹی جی کی دجالی کذابی ملاحظہ ہو. المہند میں تیئسواں سوال گڑھا کیا گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے یا یہ اُن پر بہتان ہے اور اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اِس بات کا کیا جواب کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے پھر اس کا جواب لکھا گنگوہی کی طرف مبتدعین نے جو یہ منسوب کیا ہے یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا ہے اور منجملہ اُنھیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا اُن کو ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں جناب گنگوہی اس زندقہ والحاد سے بری ہیں اور اُن کی تکذیب

خود وہ فتویٰ کر رہا ہے جو جلد اوّل فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے اس کے بعد وہ فتویٰ نقل کیا ہے جس کی بحث ہم رسالۂ لطمۂ شیر بر نجدی زادہ رانڈ یر میں کر چکے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے انبہٹی جی نے گنگوہی فتویٰ نہیں پیش کیا اس بات کو بالکل جھوٹ کہا اُسے بہتان بتایا خود براہین قاطعہ کی عبارت بھی نہیں پیش کی جس سے وہی مضمون ثابت ہوتا ہے مرتضیٰ حسن دربھنگی کی اسکات المعتدی کی عبارت جسے ہم لطمۂ شیر بر نجدی زادہ رانڈ یر میں پیش کر چکے اُسے بھی نہیں پیش کیا بلکہ جو مضمون اُس فتوائے گنگوہی و اسکات المعتدی میں ہے جو خود براہین قاطعہ سے ثابت ہوتا ہے اُس پر عقیدہ رکھنے والے بلکہ ویسا کہنے والے پر زندیق اور ملحد ہونے کا فتویٰ دیا۔ پیارے بھولے مسلمانو! ذرا اپنی اپنی مسلمانی کو ان دجالوں کے حلقۂ فریب میں پھنس جانے سے بچاؤ دیکھو تمھاری مسلمانی کو جڑ سے صاف کر دینے کے لئے کیسی کدّابیاں کی جارہی ہیں۔ اس کے بعد انبہٹی جی فرماتے ہیں یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اُس کے پاس مولانا کے فتوے کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا گنگوہی پر بہتان باندھنے کو یہ جعل ہے جس کو گڑھ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اُسے آسان ہیں کیونکہ وہ اس میں استاذوں کا استاذ ہے اور زمانہ کے لوگ اُس کے چیلے کیوں کر تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اُس کی عادت ہے اکثر ٹھہریں بنا

لیتا ہے مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں اس لئے کہ وہ رسالت کا کھُلم کھُلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے علمائے امت کو کافر کہتا رہتا ہے جس طرح کہ محمد عبدالوہاب کے چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اُس کو بھی اُنھیں کی طرح رسوا کرے۔ پیارے مسلمانو! ملاحظہ فرماؤ یہ دیوبندی دھرم کے ایک پیشوا کا مہذّب کلام ہے یہ انبہٹی جی کی تہذیب ہے وہ سوال کا جواب نہیں دے سکتے جب تک حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو تین گالیاں نہ دے لیں اور وہ جوشِ تعصب میں اہلسنت کے امام کو گالیاں دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں انکی پاک عبارت کو دیکھئے ایک ایک فقرہ میں دو دو تین تین اور چار چار گالیاں بھری ہوئی ہیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بغیر گالیاں دیئے ہوئے انبہٹی جی جواب نہیں دے سکتے تھے مگر اُن کے دھرم کی تعلیم کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس کا جواب صاف ہے کہ جس گروہ کا دن رات کا شغل ہی ہو کہ اللہ و رسول جلّ جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دی جائیں وہ اگر امام اہل سنّت مجدد دین و ملّت حضور پُرنور مرشدِ برحق سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دے تو کیا جائے شکایت ہے گالیاں بکنا تو دیوبندیوں کے لئے نمک سلیمانی ہے کہ جب تک وہ اہلسنت کے پیشواوں کو گالیاں نہ دیتے ہوں گے اُن کا کھانا بھی ہضم نہ ہوتا ہوگا آخر ابلیس کی فرزندی دجّال کی قائم مقامی ابوجہل کی نیابت کچھ آسان ہے یہ تو دیوبندیوں ہی کا

جگر گردہ ہے کہ ان سب کی غلامی پورے طور پر بجالاتے ہیں فلا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ یعنی ہرگز اللہ عز وجل کو ان ظالموں کے کاموں سے غافل مت سمجھو وہ تو ان کو اس دن کے لئے ڈھیل دے رہا ہے جس میں آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی (۲۹) اس عبارت میں انبہٹی جی نے حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت جو گالیاں بکی ہیں وہ یہ ہیں بہتان باندھنے والا جعل گڑھنے والا ایسے جھوٹ اور جعل اُسے آسان ہیں وہ جھوٹوں اور جعل گڑھنے والوں کے استاذوں کا استاذ ہے زمانہ کے جھوٹ اور جعل گڑھنے والے اُس کے چیلے ہیں محرف ملبس دجال مکار جھوٹی مہریں بنانے والا مرزا قادیانی کے برابر علمائے امت کو کافر کہنے والا محمد بن عبدالوہاب نجدی کے چیلوں کی طرح مسلمانوں کو کافر کہنے والا خدا اُس کو رسوا کرے ملاحظہ فرمایئے سترہ گالیاں ہیں جو اسی عبارت میں انبہٹی نے دی ہیں کوئی انبہٹی جی سے پوچھے کہ جس گنگوہی فتوے کے نام سے آپ کو اس قدر غصہ آیا ہے اس کی وجہ سے آپ نے اِس قدر گالیاں بک ڈالی ہیں اُس فتوے کے جعلی ہونے کا ثبوت آپ نے کیا پیش کیا تو صاف کھل جائے گا کہ گالیوں کے سوا انبہٹی جی کے پاس کچھ جواب نہ تھا وہ گالیاں دینے پر مجبور تھے کیونکہ اُن کے پاس گنگوہی فتوے کے جعلی ہونے کا کوئی ثبوت نہ تھا اور اُن کا مقصود المہند میں صرف

یہی تھا کہ حرمین شریفین کے علمائے کرام کو دھوکے دیے جائیں اگر گنگوہی فتوے کے جعلی ہونے کے ثبوت میں کوئی دلیل پیش کرنے کے بدلے گالیاں بھی نہ بکتے تو مکاری پوری نہ ہوتی اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الدَّجَّالِيْنَ (۳۰) دیوبندی دھرم کے ایک بڑے پرچارک محمود حسن دیوبندی اپنی کتاب جہد المقل مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ کے صفحہ ۳ پر امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی یکروزی کی عبارت نقل کرتے ہیں اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد یعنی اگر محال سے مراد محال بالذات ہے جو قدرت خداوندی میں داخل نہیں ہے تو ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ بولنا محال بالذات ہے جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ خدا کا جھوٹ بولنا ضرور ممکن بالذات ہے پھر لکھتے ہیں و الّا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد یعنی اگر خدا کا جھوٹ بولنا ممکن نہ ہو تو لازم آئے گا کہ انسان کی قدرت خدا کی قدرت سے زیادہ ہو جائے کیونکہ انسان کا جھوٹ بولنا ممکن ہے خدا اگر جھوٹ نہ بول سکے تو بندہ کی قدرت خدا کی قدرت سے بڑھ جائے گی اِس ناپاک عبارت کا ردِ کامل تو سُبْحٰنَ السُّبُّوْح شریف میں ملاحظہ ہو یہاں اس عبارت کے لکھنے سے صرف اتنا مقصود کہ وہابیوں دیوبندیوں کے دھرم میں خدا جھوٹ بول سکتا ہے اُس کا جھوٹ بولنا ممکن ہے اور اس سے پہلے براہین گنگوہی

وانبہٹی کی عبارت گزری اس میں بھی خدا کے جھوٹ بولنے کو ممکن لکھا ہے۔ اب انبہٹی جی کی عیاری ملاحظہ ہو۔ المہند میں چوبیسواں سوال گڑھا کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کلام میں وقوع کذب ممکن ہے یا کیا بات ہے وہابی دھرم کے مطابق تو اس کا جواب یہی تھا کہ ہاں بیشک ہم اور ہمارے بڑے سب اس کا یقین رکھتے ہیں کہ بیشک خدا کے کلام میں جھوٹ ممکن ہے دیکھو ہمارے دھرم گرو اسمٰعیل دہلوی کی یکروزی اور ہماری براہین قاطعہ مگر انبہٹی جی نے اس کا جواب یوں لکھا کہ ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اُس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم بھی کرے وہ کافر ملحد زندیق ہے کہ اُس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں دیکھئے انبہٹی نے براہین قاطعہ اور یکروزی کسی کی عبارت نہیں پیش کی اپنا عقیدہ اُن کتابوں کے خلاف بتایا بلکہ براہین و یکروزی و جہد المقل کی عبارتوں پر کافر ملحد زندیق ہونے کا فتویٰ دیا صاف کہا کہ اُس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں اور اس میں انبہٹی جی بیچارے مجبور ہیں کفر کو اسلام بنانا ایسا ہی مشکل کام ہے جس میں مکر و فریب جھوٹ، دغا دجالی، کذابی کے بغیر کام چل ہی نہیں سکتا فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۔

(۳۱) المہند میں پچیسواں سوال گڑھا کیا تم نے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کی طرف امکانِ کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا سند ہے واقعی امر ہمیں بتاؤ پھر اس کے جواب میں لکھا اگر وعدہ خبر وغیرہ کا خلافِ قدرت ماننے سے امکانِ کذب تسلیم بھی کر لیا جائے تو وہ بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کی طرح ذاتاً مقدور اور عقلاً و شرعاً ممتنع ہے اس عبارت کا بھی وہی صاف مطلب ہوا کہ وہابی دھرم میں خدا جھوٹ بھی بول سکتا ہے، بے عقلی کی باتیں بھی کر سکتا ہے مگر کرے گا نہیں یہ سب ناپاکیاں خدا کے لئے ممکن ہیں مگر واقع نہیں ہوں گی۔ یہاں تو ناظرین تعجب کریں گے کہ اس سوال میں تو انبہٹی جی نے علمائے حرمین کے سامنے اپنا دھرم صاف صاف ظاہر کر دیا مگر نہیں نہیں ہرگز نہیں علمائے حرمین شریفین کے سامنے جب یہ رسالہ پیش کیا گیا تھا اُس وقت یہ جواب اس طرح نہیں لکھا تھا جب وہاں سے بکمال دجالی و کذابی چند مہریں حاصل کر لیں تو ہندوستان میں آکر اُس کی عبارت کو اس طرح بدل کر چھاپ دیا۔ میں بعونہ تعالیٰ یہ بات بغیر ثبوت کے نہیں کہتا میرے پاس بحمدہٖ تعالیٰ اِس کے روشن ثبوت ہیں۔ جن کے سُننے کے بعد ہر با انصاف میرے اس قول کی تصدیق پر مجبور ہو گا۔ **پہلا ثبوت** یہ ہے کہ انبہٹی جی ابھی چوبیسویں

سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ کے کلام میں وقوع کذب ممکن ماننے والے کو کافر ملحد زندیق لکھ چکے ہیں اور اس کی وجہ صرف علمائے حرمین شریفین کا خوف اور اُن کا رعب تھا پھر یہ بات کس طرح سمجھ میں آسکتی ہے کہ جس بات کو ابھی ابھی کفر والحاد و زندقہ کہہ چکے ہیں اُسی کا خود اقرار کریں اگر یہی عبارت اصل جواب میں ہوتی تو کیا علمائے حرمین شریفین نہ فرماتے کہ تو کیسا بیوقوف ہے جس بات کو کفر والحاد و زندقہ کہتا ہے اُسی کا خود اقرار کرتا ہے اور اپنے منہ خود ہی کافر ملحد زندیق بنتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ یہ عبارت ہرگز اصل رسالہ میں نہ تھی بعد میں بڑھائی گئی ہے **دوسرا ثبوت** یہ ہے کہ المہند کے آخر میں مفتی برزنجی کے رسالہ کا خلاصہ لکھا اُس میں یہ عبارت موجود ہے خلاصہ ان جوابات کا جن کو شیخ خلیل احمد نے ذکر کیا ہے مذکورۂ علمائے کرام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں اللہ تعالیٰ کے وعدا اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کرنا حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے جو اُن کے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف کا وقوع ہرگز نہ ہوگا دیکھئے برزنجی صاحب انبہٹی جی کے کلام کا خلاصہ نقل کر رہے ہیں اُس میں کہیں امکانِ کذب کا نام نہیں صرف خُلفِ وعدو خلفِ وعید و خُلفِ خبر کا ذکر ہے اور ان تینوں باتوں کو بالذات ممکن اور محال بالغیر لکھا ہے جس کا

مطلب یہ ہے کہ جس بات کا خدا نے وعدہ فرمالیا یا جس امر کی خدا نے خبر دی اُس کے خلاف کرنا بالذات تو ممکن ہے مگر ایسا ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ اگر اُس کے خلاف ہو تو خدا کے کلام کا جھوٹا ہونا لازم آئے گا اور جھوٹ بولنا خدا کے لئے محال بالذات ہے اس لئے خدا کے وعدہ اور اُس کی خبر کے خلاف بھی نہیں ہوسکتا جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وعدہ اور خبر پر نظر نہ کی جائے تو اُس کا خلاف بھی ممکن ہے اپنی ذات میں محال نہیں ہاں محال بالغیر ہے یعنی اگر ایسا واقع ہوجائے تو اس کے سوا ایک اور بات ماننی پڑے گی یعنی خدا کے وعدہ اور خبر کا جھوٹا ہونا لازم آئے گا اور یہ محال بالذات ہے اس سے ثابت ہوا کہ انبہٹی جی نے ہرگز اصل رسالہ میں کذب باری کو ممکن نہیں لکھا تھا ورنہ علامہ برزنجی ضرور اس کا ذکر کرتے یہ عبارت انبہٹی جی نے بعد کو بڑھائی ہے **تیسرا ثبوت** یہ ہے کہ یہی مفتی برزنجی اپنی اسی تحریر میں نصیحت کرتے ہیں کہ اگرچہ خُلفِ وعدو خُلفِ وعید و خُلفِ خبر تینوں ممکن بالذات اور محال بالغیر ہیں مگر اس مسئلہ کو عوام تو عوام خواص بھی نہیں سمجھیں گے وہ لکھتے ہیں اس لئے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم آیا اُس کلامِ لفظی میں جو اللہ کی جانب منسوب ہے کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو پھیلا اس کے تمام لوگوں میں تو عوام کے

ذہن فوراً اسی طرف جائیں گے کہ یہ لوگ کلامِ خداوندی میں کذب کے جواز کے قائل ہیں پس یا تو جس طرح ان کی سمجھ میں آیا ہے اُسی کو قبول کر کے مان لیں گے پس کفر والحاد میں پڑیں گے اور یا اس کو قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کریں گے اور اس کے قائل پر طعن و تشنیع کریں گے اور ان کو کفر والحاد کی طرف نسبت کریں گے اور یہ دونوں باتیں دین میں فسادِ عظیم ہیں ۔

دیکھئے اس عبارت سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ برزنجی صاحب امکانِ کذب کو کفر والحاد کہتے ہیں تو اگر انبہٹی جی نے اصل المہند میں امکان کذب کا اقرار لکھا ہوتا تو برزنجی صاحب کیا فوراً فتویٰ نہ دیتے کہ خود اللہ عزوجل کے جھوٹ بولنے کو ممکن کہہ رہا ہے تو خود کافر و ملحد ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ عبارت اصل رسالہ میں نہیں تھی بعد میں بڑھائی گئی ہے **چوتھا ثبوت** یہ ہے کہ اسی المہند میں شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تقریظ چھپائی اُس میں یہ عبارت ہے جب یہ مسئلہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق ہوا اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہوا کہ پچیسویں جواب میں انبہٹی نے جس مسئلہ پر بحث کی ہے وہ اشاعرہ و ماتریدیہ کے درمیان مختلف فیہ ہے اشاعرہ اُسے ممکن کہتے ہیں اور ماتریدیہ اُسے محال مانتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ اشاعرہ و ماتریدیہ کا کس مسئلہ میں اختلاف ہے کذب کے

ممکن و محال ہونے میں یا خُلفِ وعید کے ممکن و محال ہونے میں تو یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اللہ عزوجل کا معاذاللہ جھوٹ بولنا اشاعرہ و ماتریدیہ دونوں کے نزدیک بالاتفاق محال ہے ہاں خُلفِ وعید کو اشاعرہ ممکن کہتے ہیں اور ماتریدیہ اسے بھی محال مانتے ہیں جس مواقف میں ہے لَا يُعَدُّ الْخُلْفُ فِي الْوَعِيْدِ نَقْصًا خلف وعید کوئی عیب نہیں گنا جاتا ۔ اُسی مواقف میں ہے اِنَّهٗ تَعَالٰى يَمْتَنِعُ عَلَيْهِ الْكِذْبُ اِتِّفَاقًا اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا اشاعرہ و ماتریدیہ سب کے نزدیک بالاتفاق محال ہے جس شرح طوالع میں ہے اَلْخُلْفُ فِي الْوَعِيْدِ حَسَنٌ خلف وعید عیب نہیں بلکہ خوبی ہے اسی میں ہے اَلْكِذْبُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَالٌ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے جن علامہ جلال الدین دوانی نے شرح عقائد میں لکھا ذَهَبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اِلٰى اَنَّ الْخُلْفَ فِي الْوَعِيْدِ جَائِزٌ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لَا فِي الْوَعْدِ وَبِهٰذَا وَرَدَتِ السُّنَّةُ بعض علما اس طرف گئے کہ وعید میں خلف اللہ پر جائز ہے وعدہ میں نہیں اور یہی مضمون حدیث میں آیا وہی علامہ جلال فرما چکے اَلْكِذْبُ عَلَيْهِ تَعَالٰى مُحَالٌ لَا تَشْمَلُهُ الْقُدْرَةُ اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے قدرتِ الٰہی میں داخل نہیں جس شرح مقاصد میں ہے اِنَّ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مِنْهُمْ يُجَوِّزُوْنَ الْخُلْفَ فِي الْوَعِيْدِ پچھلے زمانہ کے بعض علما خلف وعید جائز مانتے ہیں اُسی شرح مقاصد میں ہے اَلْكِذْبُ مُحَالٌ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ لِاَنَّ الْكِذْبَ نَقْصٌ بِاِتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ

وَهُوَ عَلَى اللهِ تَعَالٰى مُحَالٌ اللہ تعالیٰ کا معاذ اللہ جھوٹ ہونا تمام علماء کے اجماع سے محال ہے کیونکہ جھوٹ ہونا تمام عقلا کے نزدیک بالاتفاق عیب ہے اور اُس پاک بے عیب اللہ تعالیٰ پر ہر عیب محال ہے. عبارتیں تو اور بھی بہت سی ہیں مگر اتنی ہی عبارتوں سے ہر انصاف پسند جان لے گا کہ جو اشاعرہ خلف وعید کو جائز و ممکن کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے کذب کو وہ بھی محال بتاتے ہیں. تو اشاعرہ و ماتریدیہ کا اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ خلف وعید جائز ہے یا نہیں اور کذب الٰہی تو دونوں کے نزدیک بالاتفاق محال ہے. اب دیکھئے شنفیظی صاحب کہتے ہیں کہ انبہٹی جی کا مسئلہ اشاعرہ و ماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو ثابت ہوا کہ اصل رسالہ میں انبہٹی جی نے خلف وعید کے ممکن ہونے کی بحث لکھی تھی اور اور یہاں آکر اُس کی عبارت بدل دی. پیارے مسلمانو! ملاحظہ فرماؤ. دجالی کذابی اور کس کا نام ہے. قاعدہ ہے کہ آئینہ میں اپنی ہی صورت نظر آتی ہے خود تو دجالی کذابی تحریف تلبیس مکر و فریب کرے اور حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں یہ ناپاک الفاظ اپنے گندے منہ سے نکالے اَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (۱۳) انبہٹی جی نے چھبیسواں [۲۶] سوال گڑھا. کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونے کا مدعی ہے کیونکہ تمھاری طرف لوگ نسبت کرتے ہیں کہ اُس سے محبت رکھتے اور اس کی تعریف کرتے ہو. پھر اُس کے

جواب میں لکھا جب اُس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اُس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا. قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں. میں کہتا ہوں یہ سب ٹھیک ہے. بیشک دیوبندیوں نے مرزا قادیانی پر کفر کے فتوے دیئے اور وہ چھپ کر شائع بھی ہو گئے مگر اُس سے دیوبندیوں کا کفر کس طرح اُٹھ گیا. جیسے کفریات قادیانی نے بکے اُن سے زیادہ ناپاک کفریات خود دیوبندیوں نے بکے پھر دیوبندی کس منہ سے قادیانیوں کو کافر کہہ سکتے ہیں اور جس دلیل سے قادیانیوں کا کافر مرتد ہونا ثابت کریں گے اسی دلیل سے خود دیوبندیوں کا کافر مرتد ہونا ثابت ہو جائے گا. میں ایک بار بریلی شریف سے گجرات کو براہ اجمیر شریف آرہا تھا. باندی کوئی کے اسٹیشن پر ایک قادیانی اور ایک دیوبندی بھی ریل میں سوار ہوئے اُن دونوں میں باہم جو گفتگو ہوئی دلچسپی سے خالی نہیں تھی. اس لئے اپنی یاد کے موافق اُسے یہاں نقل کرتا ہوں.

دیوبندی (قادیانی سے). کیوں جناب! آپ کہاں جائیں گے.

قادیانی. جناب! میں بھروچ کے ضلع میں کوئلے چونے وغیرہ کی

تجارت کے لئے جایا کرتا ہوں وہیں جارہا ہوں احمد آباد کچھ کام تھا اس لئے اُدھر سے چلا آیا اور آپ کہاں تشریف لے جائیں گے۔

دیوبندی۔ جی میں راندیر ضلع سورت جارہا ہوں تھانہ بھون حاضر ہوا تھا حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی صاحب سے مرید ہوکر آرہا ہوں اور آپ کس کے مرید ہیں؟

قادیانی۔ جناب میں حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید ہوں۔

دیوبندی۔ استغفراللہ! لاحول ولاقوۃ الا باللہ!! معاذاللہ!!!

قادیانی۔ کیوں جناب آپ کو اس قدر غصّہ کیوں آگیا؟ خیر تو ہے!

دیوبندی۔ آپ اُسی مرزا قادیانی کے مرید ہیں جو کافر مرتد تھا۔ پھر غصّہ کی وجہ پوچھتے ہیں۔

قادیانی۔ جناب غصّہ کی کوئی بات نہیں اگر کوئی کفر مرزا صاحب کا آپ کو معلوم ہو تو بتایئے۔

دیوبندی۔ آپ کے مرزا کا ایک کفر ہے۔ اجی اُس نے سیکڑوں کفریات بکے ہیں۔

قادیانی۔ میں پھر کہتا ہوں آپ غصّہ کیوں فرماتے ہیں مرزا صاحب کا کوئی کفر بتایئے۔

دیوبندی۔ اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ دافع البلا صفحہ ۱۵ پر لکھا خدا ایسے شخص (یعنی عیسٰی) کو کس طرح

دوبارہ دنیا میں لاسکتا جس کے پہلے ہی فتنے نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

دیکھئے اس عبارت میں مرزا نے اللہ تعالیٰ کو عیسٰی علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں لانے سے عاجز بتایا۔

قادیانی۔ اگر خدا کو عاجز بتانا کفر ہے تو آپ کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے خدا کو جھوٹا لکھا اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے گنگوہی جی بھی کافر ہیں اور اگر گنگوہی مسلمان ہیں تو مرزا صاحب بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی (جواب سے عاجز ہوکر) اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سخت توہینیں کی ہیں۔

قادیانی۔ اگر مرزا صاحب نے عیسٰی علیہ السلام کی توہینیں کیں تو دیوبندیوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت گستاخیاں کیں آپ کے گنگوہی جی نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو شیطان کے علم سے کم لکھا آپ کے پیر تھانوی جی نے حفظ الایمان صفحہ ۸ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو بچوں پاگلوں جانوروں اور چارپاؤں کے مثل لکھا اور اس کے سوا بھی بہت عبارتیں ہیں اگر عیسٰی علیہ السلام کی توہین کفر ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین بھی کفر ہے اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو گنگوہی وانبہٹی تھانوی صاحبان بھی ضرور کافر ہیں اور اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔

دیوبندی۔ آپ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں کیا مرزا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا؟ کیا ایسا شخص کافر نہیں۔

قادیانی۔ اجی جناب! مرزا صاحب نے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا بلکہ اس کے ایک عجیب وغریب معنی بتائے ہیں وہ فرماتے ہیں خاتم النبیین کے معنی لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ سب سے پچھلے نبی صرف یہی معنی لینا صحیح نہیں بلکہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کی مُہر مُہر کی وجہ سے فرمان شاہی کا اعتبار ہوتا ہے اور جس فرمان پر مُہر شاہی نہ ہو اُس کا اعتبار نہیں کیا جاتا تو خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بالذات نبی ہیں یعنی حضور کو خود اللہ نے بغیر کسی کے واسطہ اور وسیلہ کے نبوت عطا فرمائی ہے اور حضور کے سوا اور جتنے نبی ہوں گے سب کو حضور کے طفیل سے نبوت ملے گی تو اور سب نبی بالعرض نبی ہوں گے تو اب جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھ کو بغیر حضور کے واسطہ کے نبوت ملی ہے وہ جھوٹا ہے اور جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں حضور کا غلام ہوں مجھ کو حضور کے طفیل سے نبوت ملی ہے تو وہ سچا ہے خاتم النبیین کے اگر یہ معنی لئے جائیں جو مرزا صاحب نے بیان فرمائے تو حضور کا خاتم النبیین ہونا صرف انبیائے سابقین کے اعتبار سے خاص نہ ہوگا بلکہ اگر حضور کے زمانہ میں بھی بلکہ حضور کے بعد بھی ایک نہیں لاکھوں نبی پیدا ہوں تو پھر بھی حضور کا خاتم النبیین ہونا ویسا ہی باقی رہتا ہے اور حضور اگلے پچھلے تمام نبیوں کے خاتم یعنی مُہر ہوں گے۔ یہ وہی مضمون ہے جو دیوبندی گروہ کے نانوتوی جی نے اپنی تحذیر الناس کے صفحہ ۱۳ وصفحہ ۱۴ وصفحہ ۲۸ پر بیان کیا۔ اگر اس وجہ سے

مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے نانوتوی جی بھی کافر ہیں اور اگر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی۔ آپ فضول بات بڑھاتے ہیں بھلا بتائیے کیا مرزا قادیانی اپنی بیوی کو اُمّ المومنین نہیں لکھتا تھا۔ کیا یہ اُس کا کُفر نہیں۔

قادیانی۔ جناب مرزا صاحب نے تو اپنی زوجہ کو ام المومنین لکھا۔ مگر آپ کے پیر تھانوی صاحب نے تو معاذ اللہ ام المومنین سے اپنی بیوی کی تعبیر دی۔ چنانچہ الامداد صفر ۱۳۲۵ھ میں ہے ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (یعنی اشرف علی) کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں اُنھوں نے مجھ سے کہا میرا ذہن فوراً اُس طرف منتقل ہوا کہ کمسن عورت ملے گی، اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے دیکھئے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنے کا خواب گڑھا اور کمسن عورت ملنا اُس کی تعبیر بیان کیا گیا اگر اس وجہ سے مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی کافر ہیں اور اگر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی۔ آپ فضول ضد کئے جاتے ہیں بھلا بتائیے کیا مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۵۱ سے

صفحہ ۶۳ آنکھ مسمریزم اور لہو ولعب وغیرہ نہیں بنایا۔ کیا ایسا کہنے والا بھی
کافر نہیں ہوگا۔ آپ اُسے کافر نہ کہیں مگر میں تو اُسے دس بار کافر کہوں گا۔

قادیانی۔ یہ تو آپ کو اختیار ہے آپ جسے چاہیں سو مرتبہ کافر کہیں مگر
مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آپ کے دیوبندی گروہ کے امام مولوی اسمٰعیل
دہلوی نے اپنے رسالہ منصبِ امامت صفحہ ۳۱ و ۳۲ پر لکھا بسیار چیز
است کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردن می شود حالانکہ
امثال ہماں افعال بلکہ اقوی واکمل ازاں از ارباب سحر واصحاب طلسم
ممکن الوقوع باشد (منقول از حصہ سوم فتاوی گنگوہیہ صفحہ ۲۳) یعنی بہت
سی چیزیں جن کا اللہ کے مقبولوں سے ظاہر ہونا معجزہ سمجھا جاتا ہے۔
حالانکہ ویسے اُن سے زیادہ قوی اُن سے بڑھ کر کامل باتیں تو جادوگر
اور طلسمات والے دکھا سکتے ہیں۔ خرق عادت میں معجزہ اور کرامات دونوں
داخل ہیں مگر کرامت کو تو آپ لوگ کیا مانیں گے اس لئے میں نے
صرف معجزہ ہی پر بحث کی۔ اب فرمایئے اگر مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام
کے معجزات کو مسمریزم کہہ کر کافر ہو گئے تو آپ کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی
جادو اور شعبدہ کو معجزہ سے زیادہ قوی اور کامل بتا کر کافر ہو گئے اور اگر
یہ کافر نہیں تو وہ کس طرح کافر ہوں گے۔

دیوبندی۔ آپ خواہ مخواہ اپنی ضد کو پال رہے ہیں کیا مرزا قادیانی
نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت
کا دعویٰ کرنے والا کافر نہیں۔

قادیانی (مسکراکر) دیکھئے آپ ہر ایک بات سے گریز فرما رہے ہیں مگر
میں برابر آپ کے پیچھے لگا ہوا ہوں اور میں آپ کا پیچھا نہیں چھوڑوں
گا اچھا سنیئے الامداد صفر ۱۳۳۹ھ میں ایک شخص کا خواب چھپا ہے کہ وہ
خواب میں لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے جب جاگتا
ہے تو اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی پڑھتا ہے
اور دن بھر اُسے یہی خیال رہتا ہے اور جھوٹا بہانہ کرتا ہے کہ میری
زبان میرے اختیار میں نہیں تھی وہ اپنا یہ واقعہ آپ کے پیر تھانوی صاحب
کو لکھتا ہے تھانوی صاحب اسے جواب دیتے ہیں کہ اس واقعہ میں
تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے
اگر تھانوی صاحب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ
کرنے کو کفر جانتے تو صاف جواب دیتے کہ تو کافر ہو گیا تو نے دن بھر
مجھے نبی جپا تو اسلام سے نکل گیا تو نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان
ہو اگر بیوی رکھتا ہے تو وہ تیرے نکاح سے نکل گئی اُس سے دوبارہ
نکاح کر ورنہ جماع زنا ہوگا اور اولاد حرامی اور زبان کی بے اختیاری
کا بہانہ جھوٹا ہے دن بھر جاگتے ہیں ہوش کے ساتھ مجھے نبی کہتا رہا
اور پھر کہتا ہے میری زبان میرے اختیار میں نہیں تھی ایسی بے اختیاری
نہ دیکھی نہ سُنی گویا زبان تیرے منہ میں ایک علیحدہ جانور تھی تو تو چاہتا
تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی کہے مگر تیری زبان
کہتی تھی میں تو نہیں مانتی میں تو اشرف علی کو نبی کہوں گی مگر آپ کے

پیر صاحب نے یہ کچھ نہ کہا بلکہ اُسے تسلی دی کہ اس طرح پیر کے متبع سنت ہونے کی تسلی ہوتی ہے اور پھر اُسے اُس رسالہ میں چھاپا گیا. جس کا مقصود امت محمدیہ کے عقائد و اخلاق و معاشرت کی اصلاح بتایا گیا ہے جس سے صاف معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب ہرگز دعوائے نبوت کو کفر نہیں جانتے ہیں بلکہ چھاپ کر شائع کرنے سے تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ سب مریدوں کو دعوت دی گئی ہے کہ پیر کے متبع سنت ہونے کی تسلی اس طرح ہوتی ہے کہ اُسے نبی و رسول کہا جائے لہٰذا جس مرید کو میرے متبع سنت ہونے کی تسلی منظور ہو تو وہ اسی طریقہ پر عمل کرے اور متبع سنت ہونا نبوت کے کچھ مخالف نہیں ہمارے مرزا صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرنے کے صدقہ میں نبوت عطا فرمائی گئی ہے بلکہ کامل اتباع سنت تو یہی ہے کہ جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبی و رسول ہو کر امت کو ہدایت فرمائی ہے اُسی طرح حضور کا غلام بھی حضور کے طفیل سے نبوت پاکر مخلوق کو ہدایت کرے تو تھانوی صاحب نے جو اپنے آپ کو متبع سنت کہا اس کا مطلب یہی ہوا کہ مجھ کو حضور کی غلامی اور حضور کی سنت کے کامل اتباع کے صدقہ میں نبوت ملی ہے. اگر مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو تھانوی صاحب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اگر مرزا صاحب اس وجہ سے کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی اس وجہ سے کافر ہوں

گے اگر ان کو آپ مسلمان مانتے ہیں تو انھیں بھی مسلمان ماننا پڑے گا

دیوبندی. جناب! میں کس قدر تھوڑا بولتا ہوں اور آپ فضول باتوں میں وقت گزار دیتے ہیں. سنیئے جناب! تمام علمائے دیوبند نے مرزا صاحب پر کافر مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے پھر ہم مرزا کو کیوں کر کافر نہ کہیں.

قادیانی. جناب غور فرمائیے یہ میری بات کا جواب نہیں ہوا میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ علمائے بریلی نے علمائے دیوبند پر کافر مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے.

دیوبندی. اجی حضرت! آپ میرا مطلب نہیں سمجھے مطلب یہ ہے کہ مرزا کے کافر مرتد ہونے پر علمائے بریلی و علمائے دیوبند سب نے کفر کا فتویٰ دیا ہے اور مرزا کو دونوں گروہ کافر مرتد جانتے ہیں کہیئے اب تو آپ کی سمجھ میں آیا.

قادیانی. میں اب بھی آپ کا مطلب سمجھنے سے عاجز ہوں، سنئے! علمائے دیوبند کو تمام قادیانی اور تمام علمائے بریلی سب کافر کہتے ہیں. قادیانی صاحبان دیوبندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ وہ مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان نہیں لاتے اور علمائے بریلی دیوبندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ اُن کے نزدیک دیوبندی صاحبان اللہ و رسول کی توہینیں اور گستاخیاں کرتے ہیں تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ جس فریق کے کافر مرتد ہونے پر دو گروہ متفق ہوں وہ ضرور کافر ہے تو آپ اپنا اور تمام

دیوبندی صاحبوں کا کافر مرتد ہونا تسلیم کیجئے۔

دیوبندی۔ آپ کسی طرح مانتے ہی نہیں سنئیے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے تمام علمائے کرام نے بھی مرزا اور اس کے ماننے والوں پر کافر مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے

قادیانی۔ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے جن علماء نے ہم پر اور ہمارے مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ دیا ہے انھیں علماء نے آپ تمام دیوبندی صاحبوں پر اور آپ کے پیشواؤں رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی خلیل احمد انبہٹی اشرف علی تھانوی صاحبان پر کافر مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے اگر آپ اُسے مانتے ہیں تو اِسے بھی مانئے اور اگر یہ فتویٰ آپ کے نزدیک غلط ہے تو اُس فتوے کے صحیح ہونے کا ثبوت کیا ہے۔

یہاں تک گفتگو پہونچی تھی دیوبندی صاحب بالکل عاجز ہو چکے تھے قادیانی صاحب نے جو معلوم ہوتا ہے پہلے خود دیوبندی ہوں گے کیونکہ وہ دیوبندی عقائد سے پورے واقف تھے الزامی جوابوں سے دیوبندی صاحب کو بالکل مبہوت کر دیا تھا اب دیوبندی صاحب مجبوراً سخت کلامی و دشنام بازی پر آمادہ ہو گئے اور قریب تھا کہ چلتی ریل میں فساد ہو جائے یہ حالت دیکھ کر فقیر سے نہ رہا گیا اور فقیر نے یہ کہہ کر دونوں کو آپس میں لڑنے سے باز رکھا

فقیر۔ آپ دونوں صاحبان آپس میں کیوں لڑتے ہیں میرے

نزدیک آپ دونوں صاحبان اس بات میں سچے ہیں۔

دیوبندی۔ (غصہ میں آکر) میں تو ضرور سچا ہوں مگر آپ نے اس قادیانی مردود کو کس طرح سچا کہہ دیا۔ آپ بھی قادیانی معلوم ہوتے ہیں

قادیانی۔ آپ ان کی بات پر توجہ نہ فرمائیں آپ اپنا فیصلہ ارشاد فرمائیے

فقیر۔ (دیوبندی سے مخاطب ہو کر) الحمد للہ کہ نہ میں قادیانی ہوں نہ میں دیوبندی ہوں الحمد للہ کہ سنّی حنفی ہوں۔ آپ دونوں صاحبان بحث کر رہے تھے میں سُن رہا تھا آپ نے کہا کہ قادیانی کافر ہیں۔ میں کہتا ہوں اس بات میں بیشک آپ سچے ہیں ضرور قادیانی کافر ہیں۔ ان صاحب نے فرمایا کہ دیوبندی کافر ہیں میں کہتا ہوں کہ اِس بات میں یہ بھی سچے ہیں ضرور دیوبندی کافر ہیں۔ مرزا قادیانی کے جو کفریات آپ نے بتائے یقیناً وہ سب کفر ہیں مگر آپ کے عاجز ہونے کا سبب یہ ہے کہ آپ اُن کفریات کے سبب مرزا کو تو کافر کہتے ہیں اور ویسے ہی بلکہ اُن سے بڑھ کر جب آپ کے پیشواؤں کے کفر دکھائے جاتے ہیں تو آپ اُنھیں کافر نہیں کہتے اسی وجہ سے آپ کو ان قادیانی صاحب نے دبا لیا اور آپ جواب نہیں دے سکے۔ مگر میرے نزدیک تو دونوں کافر ہیں اور جس دلیل سے مرزا قادیانی کا کافر مرتد ہونا ثابت ہوتا ہے اُسی دلیل سے دیوبندیوں کا کافر مرتد ہونا ثابت ہوتا ہے۔

فقیر کی اِس تقریر کو سن کر دونوں صاحبان خاموش مست خواب خرگوش ہوگئے

اور پھر ان دونوں صاحبوں نے کوئی مذہبی بحث نہیں چھیڑی اور راستہ بخیر وخوبی ختم ہوگیا وللہ الحمد۔

یہاں پر اس تقریر کے نقل کرنے سے صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ دیوبندی لوگ جو قادیانیوں کو کافر کہتے ہیں یہ محض ان کا تقیہ اور فریب ہے ورنہ مرزا کے کفریات سے بڑھ کر گندے کفریات خود دیوبندی دھرم میں داخل ہیں اگر اسلام کی ہمدردی سے مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا ہوتا تو مرزا پر ایک بار فتوائے کفر دیا تھا دیوبندی دھرم کے ان پیشواؤں پر دس بار کفر کا فتویٰ دیتے مگر[1] وہاں تو مقصود محض مسلمانوں کو دھوکے دینا اور نئے نئے حلقۂ تزویر بنا کر ان سے مسلمانوں کی مسلمانی اور بھولے سُنیوں کی سُنت کو پھانسنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں ہر سُنی مسلمان کو ان کے اور ہر بدمذہب کے مکروفریب سے ہمیشہ محفوظ رکھے آمین۔

اس واقعہ سے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ انبہٹی جی نے المہند کے چھبیسویں سوال کے جواب میں عیاری مکاری سے کام لیا مرزا قادیانی

[1] یا قادیانیوں پر غصہ کا اصلی سبب یہ ہوگا کہ دیوبندی دھرم میں مدتوں سے نئی نبوت کا سکہ چلانے نئے نبی کا کلمہ پڑھوائیں گے منصوبے باندھے جارہے تھے اسی لئے حضور کو بڑا بھائی بتایا۔ اسی لئے حضور کا نظیر ممکن گایا اسی لئے خدا کو جھوٹا ٹھہرایا اسی لئے حضور کے بعد نئے نبی کے آنے کو جائز کرایا غرض ساری کھیتی بوئی جوتی دیوبندیوں نے اب وہ وقت قریب آگیا تھا کہ دیوبندی دھرم میں کھلم کھلا کسی نبی جدید کی نبوت کا اعلان کردیا جائے کہ مرزا قادیانی کود پڑا۔ اور دیوبندیوں کی ساری کھیتی کاٹ کر لے بھاگا۔ اور نبی بن بیٹھا۔ اب دیو کے بندے جل جل کر اس کو کافر مرتد کیوں نہ کہیں۔ فلعنۃ اللہ علی الکافرین۔ ۱۲ منہ

کو تو کافر کہہ دیا مگر خود دیوبندی گروہ کے کفریات جو کسی طرح مرزا کے کفریات سے کم نہیں انھیں علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش نہیں کیا۔

مسلمانو اگر تم سے کبھی یوں پوچھ لے کوئی	کہا دجال ہے اور کام اسکے کیسے ہوتے ہیں
دکھا کر المہند اور انبہٹی کو یوں کہدو	اسے کہتے ہیں دجالی تو دجال ایسے ہوتے ہیں

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

یہ تو آپ حضرات نے ملاحظہ فرمالیا کہ المہند کے ہر جواب میں کیسی کیسی مکاریاں عیاریاں ناپاکیاں چالاکیاں بے باکیاں دجالیاں کذابیاں بھری ہوئی ہیں۔ اس کے آگے کے حصہ کو تو توسنِ قلم برق رقم نے اپنی ٹاپ مار مار کر اس کے پرخچے اڑا دیئے المہند کے اگلے حصہ سے خون کے دریا بہا دیئے اور مزّقنٰهم كل ممزّق کے جلوے دکھا دیئے اور اب اس کے پچھلے حصہ کی طرف بھی اپنے نیزۂ خاراشگاف کو چلانا مناسب ہے تاکہ المہند کو یہ شکایت باقی نہ رہے کہ رد کرنے میں میرے اگلے حصہ کو ذکر کیا مگر میرے پیچھے کے حصہ کو ایسا ہی کورا چھوڑ دیا اگرچہ عقلمند لوگ کہیں گے کہ اس کی یہ ضد فضول ہے جب رد میں اس کے آگے کے حصہ کو پوری طرح ذکر کردیا گیا تو خواہ مخواہ اس کے پیچھے کے حصے کو بھی ذکر کرکے اپنے قلم کو آلودہ کرنا کیا ضرور ہے مگر سچی بات یہ ہے کہ مدتوں کے بعد تو المہند یاروں کے ہتھے چڑھی ہے اس وقت بھی اگر کوئی ہوس اس کی باقی رہ گئی

تو یہ مردانگی وجوانمردی سے دور ہے لہٰذا ہمیں اُس کی ہر تر اہٹ اس وقت منظور ہے۔ سُنیئے اور المہند کو اس کی ہمت پر شاباش سنایئے

(۳۲) جب انبہٹی جی نے دیکھا کہ کھایا اور کال بھی نہ کٹا اس قدر کذب و فریب کے بعد بھی حرمین شریفین سے کچھ زائد مُہریں نہیں ملیں تو مجبوراً اپنے ہبرگہ کے دیوبندیوں سے ہی تقریظیں لکھواکر اُن کے ترجمے کر کے چھاپ دیں اور اسی طرح حسام الحرمین شریف کی نقل اُتاری مگر بات تو یہ ہے کہ ؎

المہند نقل میں ہے کچھ نہ کم   آنچہ آدم میکند بوزینہ ہم

جس قدر دیوبندی وہابیوں کی تقریظیں المہند پر ہیں اُن کے نام یہ ہیں۔ محمود حسن[1] دیوبندی احمد حسن[2] امروہی عزیز الرحمٰن[3] دیوبندی دیوبندی دھرم کے حکیم الامۃ اشرف علی[4] تھانوی محمد حسن[5] دیوبندی قدرت اللہ[6] مرادآبادی حبیب الرحمٰن[7] دیوبندی قاسم[8] نانوتوی کے لخت جگر محمد احمد نانوتوی غلام رسول[9] مدرس دیوبند سہول[10] مدرس دیوبند عبد الصمد[11] بجنوری مدرس دیوبند محمد اسحٰق[12] نہٹوری ریاض الدین[13] میرٹھی امام الوہابیہ[14] کے نئے خلیفہ اور جمعیۃ الوہابیہ کے صدر کفایت اللہ شاہجہاں پوری ضیاء الحق[15] مدرس امینیہ دہلی محمد قاسم[16] مدرس امینیہ دہلی عاشق الٰہی[17] میرٹھی سراج احمد[18] مدرس سردھنہ ضلع میرٹھ محمد اسحٰق[19] میرٹھی حکیم مصطفٰے[20] بجنوری۔ رشید احمد[21] گنگوہی کے دلبند مسعود احمد گنگوہی محمد یحییٰ[22] سہسرامی مدرس مظاہر علوم سہارنپور کفایت اللہ[23] گنگوہی عبد الرحیم[24] رائے پوری بلاحظہ ہوچکے ہوئے

دیوبندیوں وہابیوں سے تقریظیں لکھوائیں اور ترجمہ کے ساتھ چھپوائیں تاکہ دیکھنے والا سرسری نظر سے دیکھ کر تو شبہ میں پڑ جائے کہ آہا المہند پر بھی بہت سے علماء کی مُہریں ہیں مگر یہاں ایک بات اور ہے انبہٹی جی بیچارے جانتے تھے کہ جب تک کسی شیر سنت نے المہند کی طرف توجہ نہیں فرمائی اسی وقت تک خیر ہے اور جس وقت کسی غضنفر اسلام کو اس بیچاری لومڑی المہند کی طرف توجہ ہوگئی تو پھر لینے کے دینے پڑ جائیں گے کچھ بنائے نہ بنے گی اس لئے اُنھوں نے ان چوبیسوں دیوبندیوں کو بھی المہند کی پشت پر سوار کردیا کہ اگر وقت پڑے تو سارا بوجھ بیچاری المہند ہی پر نہ آپڑے بلکہ سب مل کر بانٹ لیں اور کُل پچیسواں حصہ المہند پر رہے کہ اس کی ننھی سی جان زار کے اوپر اتنا ہی بہت ہے (۳۳) مکہ معظمہ کے مفتی حنفیہ کے دستخط المہند پر نہیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن پر انبہٹی جی کی مکاری کُھل گئی اور انھوں نے اس کی تصدیق نہیں فرمائی۔ حالانکہ حسام الحرمین میں اُن کی تقریظ موجود ہے (۳۴) حضرت شیخ الدلائل مولانا مولوی شاہ عبد الحق صاحب الٰہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریظ شریف حسام الحرمین میں موجود ہے اور المہند پر اُن کے دستخط بھی نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت شیخ الدلائل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُردو عربی دونوں زبانیں جانتے اور دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے بخوبی واقف تھے اگر انبہٹی جی اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ان کی ساری دجالی کا لفافہ

حضرت ہی کھول ڈالتے اس لئے اُن کے دستخط بھی نہیں لئے گئے یہ بھی کذابی کی دلیل ہے (۳۵) مدرسہ صولیتہ جو مکہ مکرمہ میں تھا اس کے مدرسین اکثر دیوبندیوں کے عقائد سے واقف تھے اُن میں کے بعض حضرات نے حسام الحرمین پر تقریظ لکھی مگر المہند میں اُن میں سے کسی کے دستخط بھی نہیں۔ یہ بھی کذابی کی دلیل ہے (۳۶) اسی المہند کے صفحہ ۶۶ پر ہے جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلۂ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے اُن کی نقل کرلی گئی تھی سو ہدیۂ ناظرین ہے اول تو مسلمانو! یوں جو شخص چاہے ہزار عالموں کی مہریں چھاپ دے اور کہہ دے اُن کی اصل ہمارے پاس نہیں ان عالموں نے مہریں کرکے ہم سے واپس لے لی ہیں مان کر مکر گئے ہیں۔ دوسرے اگر یہ سچ بھی ہو تو جب اُن عالموں نے رجوع کرلی اور تمہارے فریب پر مطلع ہوکر اپنی مہریں تم سے واپس لے لیں اب[1] تمہیں اُن کے چھاپنے کا کیا اختیار رہا مگر بے ایمانی دجالی کذابی کا کیا علاج (۳۷) اسی المہند کے صفحہ ۶۸ سے صفحہ ۷۲ تک مفتی برزنجی سید احمد شافعی کے رسالہ

لے اور اگر مخالفین کی رعایت کی وجہ سے انھوں نے امر حق کو چھپایا تو وہ اس قابل ہی کب ہے کہ ان کی تحریر لائق اعتبار ہو۔ غرض کسی طرح سے ان کی تحریر چھاپنا اور ان کی طرف نسبت کرنا درست نہیں۔ مگر ہے یہ کہ کذابین دجالین پر واحد قہار کی لعنت اور پھٹکار۔ ۱۲ منہ

کمال التثقیف والتقویم کے شروع کا کچھ کلام نقل کیا اور کچھ اخیر کا اور بیچ سے ذرا زیادہ لمبا پکڑ لیا اور سارا رسالہ ہضم کر گئے غرض تین جگہ سے تین کلام نقل کر لائے اور اس طرح ظاہر کیا کہ برزنجی صاحب نے المہند کی تصدیق لکھی ہے (۳۸) برزنجی کے رسالہ کمال التثقیف والتقویم پر تیئیس مہریں تھیں انبہٹی جی وہ سب المہند پر اُتار لائے کہ جاہل لوگ سمجھیں کہ یہ سب لوگ المہند کی تصدیق کر رہے ہیں (۳۹) المہند پر مکہ معظمہ و مدینۂ طیبہ کی کل اکتیس مہریں ہیں اُن میں دو تو مفتی مالکیہ اور اُن کے بھائی صاحب کی مہریں فرضی ثابت ہوئیں اور ایک مہر مفتی برزنجی کی اُن کے رسالہ سے اتاری گئی ہے تیئیس اس کے ساتھ کی المہند پر نہیں علامہ برزنجی کے رسالہ پر ہیں اور ایک محمد صدیق افغانی کی ہے ایک کسی محب الدین مہاجر کی ہے تو المہند پر حرمین شریفین کی نہ رہیں مگر تین مہریں[1] یہی المہند تھی۔ جسے راندیر کے دیوبندیہ لے کر بہت ناز سے اچھلتے تھے کہ المہند میں حرمین شریفین کی پچاس مہریں ہیں جب اصل واقعہ انھیں اچھی طرح کھول کر دکھا دیا گیا تو سب ساکت و مبہوت ہوگئے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہوتی

لہ اُن تین کا بھی یہ ہے کہ علامہ شنقیطی نے تو المہند ہی کا رد لکھا اور احمد رشید خاں نواب میں نواب اور خاں بتا رہا ہے کہ یہ بھی کوئی الہندی ہیں انبہٹی جی کی تلبیس ہے کہ نواب کو نام کے بعد ڈال دیا اب رہے علامہ محمد سعید بابصیل تو ان کی تقریظ پوری نقل نہیں کی بلکہ کتر بیونت کاٹ چھانٹ کرکے خلاصہ لکھا جس کا صفحہ ۷۰ پر اقرار بھی ہے تو المہند کے پاس ایک سر بھی قابل اعتماد نہیں رہی۔ ۱۲ منہ

ہے کہ انبھٹی جی المہند کے ساتھ ردّ وہابیہ میں بھی کوئی رسالہ لکھ کر لے گئے تھے جن پر المہند کا جادو چل گیا اُن سے المہند پر تقریظ لکھوائی اور جہاں فریب و مکر سے کام بنتا نہ دیکھا وہاں ردّ وہابیہ کا رسالہ پیش کر کے اس پر تقریظ لکھوائی اور ہندوستان آکر وہ سب مہریں المہند پر چھاپ دیں چنانچہ دمشق کے علامہ شیخ مصطفےٰ بن احمد شطی حنبلی کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے خاصان خدا میں سے جناب عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسلکو اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کے لئے اسی طرح علامہ شیخ محمود رشید عطار کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر بس پایا اس کو جامع ہر باریک و باعظمت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر ان دونوں عبارتوں سے صاف ثابت ہو گیا کہ ان دونوں صاحبوں نے کسی ایسے رسالہ پر دستخط کئے تھے جو وہابیوں کے رد میں تھا اور ظاہر ہے کہ المہند وہابیوں کے رد میں نہیں بلکہ دیوبندیوں کے اوپر سے وہابیت کا الزام دور کرنے میں ہے تو ظاہر ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے المہند پر مہریں نہیں کیں بلکہ انبھٹی جی نے ردِ وہابیہ کے رسالہ پر حاصل کیں اور اس پر سے المہند پر اتار لیں۔ ؎

ہم نظر باز سے تو چھپ نہ سکا اے ظالم
تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

(۴۰) جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ انبھٹی جی نے رسالہ ردّ وہابیہ پر

بھی کچھ مہریں اور اُس پر سے المہند پر اُتار لیں تو اب جتنی تقریظیں ایسی ہیں جن میں مضمون کا تذکرہ نہیں صرف اتنا لکھ کر تصدیق کر دی ہے کہ ہم نے یہ رسالہ دیکھا اسے صحیح پایا وغیرہ وہ سب اعتبار کے قابل نہیں رہیں کیا معلوم وہ مہریں بھی ردّ وہابیہ ہی کے رسالہ پر سے المہند پر اُتاری گئی ہوں۔

المہند کی دجّالیاں مکّاریاں

ہاں اشرف علی تھانوی و خلیل احمد انبھٹی و مرتضیٰ حسن دربھنگی و مبلّغ وہابیہ ایڈیٹر النجم عبدالشکور کاکوروی و محمد حسین راندیری و غلام نبی تاراپوری و احمد بزرگ ڈابھیلی اور تمام وہابی دیوبندی صاحبان آپ لوگ ملاحظہ فرمائیے آپ صاحبوں کی مایۂ ناز المہند کیسی کیسی دجّالیاں کر رہی ہے اپنے [1] دھرم کے پیشواؤں کی اصل عبارتیں پیش نہ کرنا اپنا [2] عقیدہ اپنی مذہبی کتابوں کے خلاف بتانا۔ چھپی [3] ہوئی کتابوں کے مضمون سے انکار کر جانا خلاصہ [4] کے نام سے بالکل نیا مضمون لکھنا جس کے معنی کا بھی اُن کتابوں میں پتہ نہیں ایک [5] نئی عبارت گڑھ کر اُسے اپنی کتابوں کی عبارت بنا دینا جو [6] مضمون اصل کتابوں میں ہے اُس پر کفر کا فتویٰ دے دینا جو [7] اُن کی کتابوں میں چھپے ہوئے مضمون کے مطابق عقیدہ رکھے اُسے ملحد [8] زندیق ملعون [9] کافر [10] مرتد [11] کہنا جس [12] بات کو اُن کی کتابوں میں شرک یا بدعت سیئہ یا حرام لکھا ہے اُسے اعلیٰ درجہ کی عبادت جنت [13] کے درجے حاصل ہونے کا ذریعہ نہایت [14] ثواب بلکہ [15] واجب کے قریب [16] نہایت

پسندیدہ اعلیٰ درجہ کا مستحب علم غیب[18] کے حکم کو لفظ عالم الغیب کا اطلاق بنانا انکار تخصیص کو اقرار تخصیص بنانا انکار فرق کو طلب فرق بنانا ایسا کے لفظ کو اڑا دینا جھوٹ[22] بول کر علمائے حرمین کو دھوکے دینا حضور اعلیٰحضرت[23] امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دینا[24] علما کی مہریں لے کر المہند کی عبارت بدل ڈالنا دیوبندی جرگہ کے مولویوں کی تقریظیں چھاپنا مہریں[26] چھاپ کر کہہ دینا کہ انکی اصل ہمارے پاس نہیں دوسرے[27] رسالہ سے المہند پر مہریں اتار لینا ردّ وہابیہ کے رسالہ پر مہریں لے کر المہند پر اتار لینا وغیرہ وغیرہ۔ ارے بولو بولو جلد بولو کیا اسی کا نام حقانیت ہے کیا اسی المہند پر اُچھلتے کودتے ناچتے تھے کیا اسی المہند کو حسام الحرمین شریف کے سامنے پیش کرتے تھے ارے شرم! شرم!! شرم!!! خدا سے ڈرو۔ دیوبندی دھرم سے توبہ کرو۔

مسلمانو! اللہ انصاف! ایسے ناپاک تقیوں ایسے ملعون جھوٹوں فریبوں اور ناپاکیوں بیباکیوں چالاکیوں عیاریوں مکاریوں دغابازیوں خباثتوں شناعتوں شرارتوں سے اگر انبہٹی جی نے اپنے موافق فتاویٰ حاصل کر بھی لئے ہوں تو کیا اس سے دیوبندیوں کا کفر اٹھ سکتا ہے ہرگز نہیں۔ پھر کچھ معلوم ہے یہ ناپاک حرکتیں کسی جاہل دیوبندی کی نہیں بلکہ ایسی خبیث ملعون کتاب کا مصنف دیوبندی دھرم کا گنگو خلیل احمد انبہٹی ہے اور اس پر تصدیق کرنے والا دیوبندی دھرم کا بڑا گرو طائفہ وہابیہ کا حکیم الامۃ اشرف علی تھانوی ہے پھر اس پر بہت سے

بڑے چھوٹے چنگی پوٹے وہابیوں دیوبندیوں کی تصدیقیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ اور تقیہ اور فریب جس پر سنیوں کا بچہ بچہ لعنت بھیجتا ہے وہی دیوبندیت کے تاج کا سب سے اعلیٰ موتی ہے فلعنۃ اللہ علی الکذبین۔

پیارے بھائیو! اب تم خود ہی انصاف کر لو حسام الحرمین شریف میں تو دیوبندیوں کی اصل عبارتیں لکھی گئی ہیں جن پر علمائے کرام ومفتیان عظام مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ نے بالاتفاق کفر وارتداد کے فتوے دیئے ہیں لیکن المہند میں اُن کفری عبارتوں میں سے کسی ایک کا بھی پتہ نہیں تو اب تم خود ہی سمجھ لو کہ حسام الحرمین شریف حق و صحیح اور المہند جھوٹی ناپاک ملعون فضیح ہے یا نہیں۔ بھلا بتاؤ تو اگر ایک خبیث دیوبندی مندر میں جا کر مہادیو کی بندگی اور اس کی پوجا کرے اس کے آگے گھنٹہ بجائے سنکھ پھونکے موہن بھوگ چڑھائے ڈنڈوت کرے بم بولے علمائے اہلسنت شریعت طاہرہ کے مطابق اُس پر کفر کا فتویٰ دیں اس پر وہ دیوبندی روتا چیختا بلبلاتا چلاتا ہوا علمائے کرام کی خدمت میں حاضر ہو اور قسم کھا کر کہے کہ حاشا میں ہرگز مہادیو کی بندگی نہیں کرتا میں تو اللہ عزوجل کو وحدہ لاشریک لہ مانتا ہوں اس کے سوا کسی کو عبادت کے لائق اور پوجا کے قابل نہیں جانتا ہوں بلکہ جو کسی دوسرے کی پوجا کرے یا اسے جائز سمجھے میں اُسے کافر مشرک کہتا ہوں اور مندر میں تو میں صرف اس لئے جاتا ہوں کہ مندر کے

اندر شرک وبت پرستی کا رد کروں اور توحید کی دعوت دوں علمائے کرام
اس کی لمبی چوڑی قسموں پر اعتبار کر کے اسے مسلمان لکھ دیں تو کیا اس
سے اس دیوبندی کا کفر اُٹھ جائے گا کیا اُس کی پیشانی سے شرک کا
ناپاک ٹیکا مٹ جائے گا جبکہ وہ دیوبندی اُس فتویٰ کو اپنی بغل
میں دبائے ہوئے روزانہ مندر میں جا کر مہادیو کی بندگی اور بُت کی
پوجا کرتا ہو اور جب کوئی اُس پر اعتراض کرے کہ تو مشرک و کافر ہے
تو وہ فتویٰ نکال کر دکھا دے جس میں علمائے کرام نے لکھ دیا ہو کہ فلاں
دیوبندی نے ہمارے سامنے آ کر قسمیں کھائیں کہ وہ اللہ عزوجل کو وحدہٗ
لاشریک لہٗ مانتا اور اس کے سوا کسی دوسرے کو عبادت کے لائق
نہیں جانتا بلکہ جو شخص اللہ عزوجل کے سوا کسی دوسرے کو پوجے اُسے
کافر مشرک کہتا ہے لہٰذا وہ اس وجہ سے کافر مشرک نہیں اور جب
وہ مندر میں جا کر شرک اور بت پرستی کا رد کرتا ہے تو صرف اتنی بات
سے وہ کافر مشرک نہیں ہو گا۔ مسلمانو! کیا جس طرح اُس دیوبندی
کے ہاتھ میں علمائے کرام کا وہ فتویٰ ہے جس سے اسے ہرگز کچھ فائدہ
نہیں بالکل بعینہٖ اسی طرح دیوبندی مولویوں کے ہاتھوں میں المہند
کا حال نہیں؟ بیشک ہے اور ضرور ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ حسام الحرمین شریف
میں دیوبندی مولویوں کی اصل عبارتیں علمائے کرام حرمین شریفین کے
حضور پیش کر کے دیوبندیوں پر کفر وارتداد کا فتویٰ حاصل کیا گیا ہے
دیوبندیہ وہابیہ اگر سچے ہوتے تو اس فتویٰ کے حکم سے برارت کی صرف

یہی صورت ہو سکتی تھی کہ اپنی وہ تمام اصل عبارتیں جنہیں علمائے اہلسنت
کفر بتاتے ہیں اور جن پر حسام الحرمین شریف کفر کا فتویٰ لیا گیا ہے سب
کی سب بعینہا بلا کم و کاست بغیر کسی قسم کی تغیر و تبدیل و تحریف اور کمی
بیشی کے علمائے کرام حرمین طیبین کے سامنے پیش کر دیتے پھر جس قدر
چاہتے اُن کی تاویلیں بھی عرض کرتے علمائے کرام اُن عبارتوں کو ملاحظہ
کرتے ان کی تاویلوں پر نظر فرماتے پھر اگر کفر ہوتا تو کفر کا فتویٰ دیتے
کفر نہ ہوتا تو صاف لکھ دیتے کہ ان عبارتوں میں کفر نہیں ان کے لکھنے
والے کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اس قسم کا اگر فتویٰ لاتے تو بیشک وہ
اعتبار کے قابل ہوتا مگر انبہٹی جی نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کی کفری
عبارتوں میں سے ایک بھی نہیں پیش کی بلکہ سب کی سب اپنی اندرونی
جیب میں چھپالیں اور جھوٹی عبارتیں گڑھ کر پیش کیں جو اُن کی کسی کتاب
میں نہیں اور بکمال بے حیائی لکھ دیا کہ ہم نے اور ہمارے پیشواؤں نے
اپنی کتابوں میں اس طرح لکھا ہے بلکہ کمال بے شرمی سے اپنی اصل
کفری عبارتوں پر فتویٰ بھی دے دیا کہ جو شخص اُن کے موافق عقیدہ
رکھے وہ کافر مرتد ہے۔ حرمین شریفین کے علمائے کرام نے جو اُردو
زبان سے بالکل ناواقف تھے۔ ان کی موٹی موٹی بھاری بھاری
قسموں پر اعتبار کر کے اگر لکھ دیا ہو کہ یہ لوگ ان عبارتوں کے لکھنے
کے سبب جو المہند میں پیش کی گئی ہیں کافر نہیں تو کیا اس سے
دیوبندیوں کا کفر اٹھ گیا بلکہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ فتویٰ حفظ الایمان

وبراہین قاطعہ وتقویت الایمان وتحذیرالناس وغیرہ کی عبارتوں پر ہرگز نہیں ہوا بلکہ ان عبارتوں پر ہوا جو المہند میں پیش کی گئی ہیں اور ہم سنیوں کے خلاف کیا ہوا ہم کب کہتے ہیں کہ دیوبندیہ وہابیہ اُن عبارتوں کے لکھنے کی وجہ سے کافر مرتد ہیں جو براہین قاطعہ وتحذیرالناس وتقویت الایمان وحفظ الایمان وغیرہ میں لکھی ہیں۔ ہاں ہاں تمام وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں امرتسریوں دہلویوں۔ گنگوہیوں تھانویوں انبہٹیوں دربھنگیوں امروہیوں کاکورویوں بنارسیوں راندیریوں ڈابھیلیوں تاراپوریوں نڑیادیوں ٹڈہادیوں سامرودیوں ٹملکیوں بڑوں چھوٹوں جنگی پوٹوں کو اذن عام واعلان تام ہے کہ اون میں سے کسی کے پاس اگر حرمین شریفین کے علمائے اہلسنت کا کوئی اصلی فتویٰ مہری دستخطی براہین قاطعہ اور تقویت وحفظ الایمان وتحذیرالناس کی اُن اصلی عبارتوں کے کفر نہ ہونے پر ہو تو وہ اعلان دے مجمع عام میں سنیوں کے سامنے پیش کرے۔ ارے نجدیو وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو کیوں کچھ ہمت رکھاتے ہو ہیں وہ فتوی دکھاتے ہو ہاں ہاں سارے کے سارے وہابیو دیوبندیو! ذرا ہوشیار ہوگے ہاتھوں ایک اور سوال تمھارے اوپر ناز کرتا چلوں۔ ذرا فرماؤ تو اس کا سبب کیا تھا کہ انبہٹی جی نے اصل کفری عبارتیں پیش نہیں کیں اور اپنی طرف سے نئی عبارتیں گڑھ کر دکھائیں۔ بولو بولو! کچھ بول سکتے ہو اس کے جواب میں اپنے لب کھول سکتے ہو۔ ارے تم پر خدا کی مار ہے ہاں تم پر واحد قہار

کی پھٹکار ہے تم کیا بتا سکتے ہو اچھا لو سنو، ہم تمھیں سناتے ہیں اور اچھی طرح کھول کر تم سب کو یہ دکھاتے ہیں اس کا سبب یہی اور صرف یہی ہوا کہ انبہٹی جی اور سارے کے سارے دیوبندی وہابی سب کے سب جانتے تھے کہ ضرور ضرور بیشک بلاشبہ ان کی ان ملعون عبارتوں میں قطعًا یقینًا اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی اور ضروریات دین کا انکار اور کفر وارتداد ہے اگر وہی اصل عبارتیں پیش کر دیں گے تو پھر وہی کفر وارتداد کا فتویٰ لگے گا جو حسام الحرمین شریف میں پہلے لگ چکا ہے ہزار بہانے کریں گے ایک نہیں چلے گا لاکھ تاویلیں گڑھیں گے۔ ایک نہیں سُنی جائے گی اسی لئے اُن اصل عبارتوں کو پیش کرنے کی ہمّت نہیں ہوئی اور نئی عبارتیں گڑھ کر پیش کرنی پڑیں تو المہند سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی یہ عبارتیں کفر اور ان کے لکھنے والے کافر مرتد ہیں وَلِلّٰہِ الحمد۔ ارے وہابیو دیوبندیو دیکھو اسے حق کا غلبہ کہتے ہیں کہ تمھاری ہی المہند تمھارے ہی ہاتھوں سے تمھاری ہی گردنوں پر چل گئی اور دیوبندیت کا کام تمام کر گئی۔ یہ المہند کیا ہے گویا حسام الحرمین شریف کی صیقل ہے۔ حق وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ اب تو دیوبندیو کی وہی مثل ہوئی کہ لینے گئی خَسَم اور کھو آئی لڑکا۔ یعنی چاہا تو یہ تھا کہ حسام الحرمین شریف کے وار پر وار پڑ رہے ہیں گردنیں کٹ رہی ہیں خون کی ندیاں بہ رہی ہیں کفر وارتداد پھانسی کی طرح گلے گھونٹ رہا ہے ساری پارٹی میں ہلچل مچی ہوئی ہے سر اُٹھانا دشوار ہے سَر اٹھا اور

حسام الحرمین سر پر چمکی گردن اڑالے گئی مدتوں تو ساری پارٹی اوندھی پڑی اپنی پشت پر سارے وار کھاتی رہی۔ بالآخر جھوٹ فریب تقیہ مکاری عیاری دغا بازی بیباکی ناپاکی چالاکی کے مسالوں سے ایک بوسیدہ ڈھال تیار کی جس کا نام اَلْمُہَنَّد رکھا یعنی ہندوستان کی تلوار خیال تھا کہ کچھ دنوں تو اُس کے ذریعہ سے جان بچے گی کچھ تو دم لینے کی مہلت ملے گی. مگر حسام الحرمین یعنی مکۂ معظمہ ومدینۂ طیبہ کی تیغ برقِ تاب کا مقابلہ بیچاری ہندوستانی تلوار کیا کر سکتی ہے حق کی شمشیروں کی کڑکتی بجلیاں کہیں جھوٹ کی ڈھالوں کی بدلی سے رک سکتی ہیں اب وہی المہند ہے جو حسام الحرمین کی دھار کے لئے صیقل بن گئی ہے جو کام حسام الحرمین شریف کرتی تھی اب وہی کام المہند کر رہی ہے خود دیوبندیوں کے منہ سے دیوبندیوں کا کافر مرتد ہونا ثابت کر رہی ہے۔ وَلِلّٰہِ الحمد اسی مناسبت سے ہم نے اپنے اصل رسالہ کا تاریخی نام رَادُ الْمُہَنَّدْ عَلَی التَّہْتِیْقِ الْمُفَنَّدْ رکھا ہے یعنی المہند کو خود انبہٹہ کے بے عقل خرانٹ بڈھے کی گردن پر پھینکنے والا وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ صَاحِبِ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

پیارے مسلمانو! یہ کیا ہے یہ اُسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ کا جلوہ ہے کہ دیو کے بندے عقیدوں کے گندے دیوبندی کفار چاہتے تھے کہ المہند کی پھونک سے نور الٰہی حسام الحرمین شریف کو بُجھا دیں لیکن اللہ نے اپنے نور کو کامل ہی کر دیا اور دیوبندی ملاعنہ جو اپنے مونہوں سے اُسے بُجھا چاہتے تھے انھیں کے منہ جھلس گئے